صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ یکم اگست 2025ء بمطابق 06 صفر المظفر 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چودہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕo وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚo هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُo هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚo اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُo سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَo هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕo یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

(ترجمہ): اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لیے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔

<u>جناب سپیکر</u>: جزاکم اللہ۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>جناب سپیکر</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔

Item No. 02, 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

(1) Mian Muhammad Umar;
(2) Mr. Taj Muhammad Khan;
(3) Mr. Riaz Khan (PK-25); and
(4) Mr. Muhammad Ijaz Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 03, 'Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chair of Ms Suriya Bibi, Deputy Speaker:

(1) Mian Muhammad Umar;
(2) Mr. Anwar Zaib Khan;
(3) Mr. Zahidullah Khan;
(4) Mr. Aurangzeb Khan;
(5) Arbab Muhammad Wasim; and
(6) Mr. Zahir Khan.

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: 'Leave applications' معزز اراکین کی طرف سے چھٹی کی درخواستیں: 20 جولائی 2025ء اور یکم اگست 2025ء دونوں کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 20 جولائی 2025ء کے لئے؛ جناب مشتاق غنی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 20 جولائی 2025ء کے لئے؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، صوبائی وزیر، ایک یوم، 20 جولائی 2025ء کے لئے؛ مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 20 جولائی 2025ء کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 20 جولائی 2025ء کے لئے؛ سردار شاہجہان یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فتح الملک علی ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ ملک عدیل اقبال صاحب، پارلیمانی سیکرٹری آج کے لئے، جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب رجب علی عباسی

صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب اشفاق احمد خان صاحب، پارلیمانی سیکرٹری، اکتیس یوم، یکم اگست سے 31 اگست 2025ء کے لئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے (PK-25)، آج کے لئے؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Ji Arbab Usman.

ارباب محمد عثمان خان: سر، ایک تجویز ہے کہ آپ ہاؤس کے کمپیوٹرز میں اسمبلی رولز اینڈ ریگولیشنز کو ڈال دیں اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہم اس پر Object کریں گے، آپ ہمارا اس پر کیوں Time waste کرتے ہیں؟ ایک تجویز ہے اگر آپ۔

جناب سپیکر: چلیں سیکرٹری صاحب، اس کو دیکھ لیں۔ اچھا چھٹی ہاؤس کا Domain ہے، House collectively جب چھٹی دیتا ہے تو تب وہ Approved تصور ہوتی ہے، And that's all، ابھی پریولیج موشنز لے رہے ہیں یا کیا کر رہے ہیں؟ اس کے بعد کیا کرتے ہیں؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جناب سپیکر، ہماری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ یہ پریولیج موشن لے لیں، ہماری ریکویسٹ ہوگی تمام آنریبل ممبران صاحبان کی طرف سے کہ باقی ماندہ جو ہمارا Business ہے، اس کو سسپنڈ کیا جائے اور لاء اینڈ آرڈر کے اوپر بات کی جائے، اس حوالے سے میں موشن پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی اپوزیشن لیڈر صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، لاء منسٹر نے ٹھیک بات کی، یہ جو مختلف Incidents ہوئے جب Assembly in session نہیں تھی، سوات Incident میں جو لوگ شہید ہوئے، سیلابوں میں مختلف جگہوں پر جو لوگ شہید ہوئے، Militant attacks میں جو لوگ شہید ہوئے، چاہے فورسز کے لوگ ہیں، چاہے سویلین ہیں، ایک ہمارے ایم پی اے منعم خان صاحب کا بھائی فوت ہوا ہے تو فاتحہ خوانی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر امجد صاحب، یہ جتنے بھی شہداء ہیں، حالیہ واقعات جو Tribal belt میں ہوئے ہیں جو ان میں شہید ہوئے اور جو ہمارے لوگ فوت ہوئے، منعم خان صاحب کے جو بھائی فوت ہوئے، ان سب کے لئے دعائے مغفرت کرلیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز، آج ہمارے اس ہاؤس میں بہت سے نئے ممبرز نے Join کیا ہے، اس دن ہمارا ہاؤس In session تھا تو کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا، دوسرے دن کی ہم نے Date دے دی، الیکشن کمیشن کو پتہ نہیں کہ کیا جلدی تھی، الیکشن کمیشن نے فوری طور پر چھٹی کے دن خط لکھا اور جناب آنریبل چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ نے ایک نوٹیفکیشن نکالا جس کے تحت ان ممبران نے جناب گورنر خیبر

پختو نخوا سے اس آرڈر کے نیچے حلف لے لیا، ہم ضرور یہ سمجھتے ہیں، گو کہ ہم اس فیصلے سے متفق نہیں تھے اور نہ ہیں، اس کو ہم نے Contest بھی کیا ہے اور As a Speaker بھی اس کو میں نے Contest کیا ہے (تالیاں) چونکہ ہم جمہوری لوگ ہیں، ہم سسٹم کے اندر رہ کر سسٹم کے ساتھ اپنا مؤقف رکھتے ہیں، اس کے تحت ہی ہم آگے بڑھتے ہیں، چونکہ اس آرڈر کے تحت انہوں نے حلف لیا ہے، اس لئے ہم اس کو Honour کرتے ہیں، ان کو اس ہاؤس میں ویلکم کرتے ہیں (تالیاں) جی کون موشن پیش کرے گا؟ اچھا یہ ایجنڈے پر دیا ہوا ہے، دیکھیں، ایک چیز وہ بھی انہوں نے مجھے۔ جی عبدالسلام آفریدی صاحب۔

تحریک استحقاق

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں مورخہ 26 جولائی 2025ء کی رات اپنے حجرے میں موجود تھا کہ میرے حلقہ نیابت کی یونین کونسل کس کورونہ کے کچھ عمائدین جن میں اسی یونین کونسل کے دو بلدیاتی نمائندے بھی شامل تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے علاقے سے ایک لڑکے کو پار ہوتی کے ایس ایچ او عجب خان نے بے گناہ گرفتار کیا ہے، اس سلسلے میں آپ ہماری مدد کریں۔ جناب سپیکر، میں نے ایس ایچ او عجب خان سے بذریعہ فون بار بار رابطہ کیا تو میری تیسری کوشش پر انہوں نے میری کال وصول کی، میں نے ان سے اس سلسلے میں پوچھنا چاہا جس پر جواب میں اس نے میرے ساتھ نہایت تضحیک آمیز رویہ اختیار کیا، بعد از اں میں نے جناب نثار خان، ڈی پی او، مردان کو بذریعہ فون رابطہ کر کے تمام تفصیل سے اگاہ کیا اور ساتھ میں نے بتایا کہ میں پولیس سٹیشن پار ہوتی جا رہا ہوں، آپ بھی وہاں تشریف لے آئیں جس پر وہ خود تو نہیں آئے لیکن جناب شفیع خان، ایس پی کو بھیج دیا، پولیس سٹیشن میں ایس ایچ او عجب خان نے میرے استفسار پر وہاں موجود تمام لوگوں کے سامنے میرے ساتھ ایک بار پھر نہایت بدتمیزی کا سلوک کرتے ہوئے حد درجہ تضحیک آمیز رویہ اختیار کیا، یہاں تک کہ مجھ پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی گئی جسے وہاں موجود لوگوں نے ناکام بنایا، اس تمام واقعے کے عینی شاہدین بھی موجود ہیں، جن میں جناب شفیع خان، ایس پی سر فہرست ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس سٹیشن پار ہوتی کے ایس ایچ او عجب خان کے اس رویہ پر بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا آپ اس استحقاق کو مزید کارروائی کے لئے متعلقہ کمیٹی کے حوالے کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the privilege motion No. 21 moved by the honourable Member may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is refer to the Committee concerned.

میرے خیال میں دو قرار دادیں ہیں وہ آخر میں لے لیتے ہیں، ایک کشمیر کے ساتھ یکجہتی کے اوپر چونکہ پانچ تاریخ کو ہم In session نہیں ہونگے تو اس پر۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں وہ لے لیتے ہیں، پہلے یہ دو قرار دادیں لے لیتے ہیں پھر میں سارا کچھ ہی سسپنڈ کر دوں گا، آپ آرام سے بیٹھ جائیں ناں۔ جی میاں شرافت علی، ایم پی اے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Sharafat Ali: Thank you Mr. Speaker, I wish to move that the rule 124 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business rule, 1988 may be suspended and allow me to move a resolution in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under the rule 240 and allow the honourable Member to move a resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Mr. Sharafat Ali, MPA, to please move his resolution in the House.

قرار دادیں

جناب شرافت علی: شکریہ۔ جناب سپیکر، ہم خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی کے منتخب نمائندے جموں و کشمیر کے عوام کے جائز مقصد کے غیر متزلزل حمایت میں متحد کھڑے ہیں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 47 میں درج ان کے ناقابل تنسیخ حق خود ارادیت کی دوبارہ توثیق کرتے ہیں، ہم آرٹیکل 370 اور 35A کی منسوخی جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزی، جعلی انتخابات اور کشمیریوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں اور بربریت کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ یہ اقدامات جمہوری اصولوں اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہیں، یہ ایوان تمام جابرانہ اقدامات کے فوری خاتمے کا مطالبہ کرتا ہے اور جموں و کشمیر کے عوام کے لئے بنیادی حقوق اور آزادیوں کی مکمل بحالی کا مطالبہ کرتا ہے، عالمی برادری اور خاص طور پر اقوام متحدہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مداخلت کرکے جموں و کشمیر کے مستقبل کے تعین کے لئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ریفرنڈم کو یقینی بنائے، یہ ایوان اقوام متحدہ سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن قائم کرے تاکہ متاثرہ آبادیوں کو انسانی امداد فراہم کرنے کے ساتھ سفارتی بات چیت کے ذریعے پرامن حل کے لئے راہ ہموار کی جاسکے۔ مزید یہ کہ یہ ایوان جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور ان کے حقوق، آزادی اور وقار کے لئے اپنی حمایت جاری رکھنے کا عہد کرتا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Fazal Elahi, MPA.

جناب فضل الٰہی: شکریہ۔جناب سپیکر، ہر گاہ کہ کشمیر پوائنٹ مری پنجاب میں واقع Ashley Green Apartments کی غیر قانونی مسماری پر گہرے افسوس اور تشویش کے ساتھ اس امر کی نشاندہی کرتا ہوں کہ ایک قانونی اور منظور شدہ تجارتی عمارت یعنی Ashley Plaza جو کہ کشمیر پوائنٹ مری صوبہ پنجاب میں واقع ہے جس کے مالک سابق سینیٹر اور موجودہ خیبر پختونخوا کے ایم پی اے جناب اورنگزیب خان (PK-94) ضلع اورکزئی سے ہیں، گو کہ پنجاب حکومت عدالتی احکامات کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر مسمار کر دیا، یہ واضح رہے کہ Ashley Green Apartments کی تعمیر تمام قانونی تقاضوں By laws 2020-21، نقشہ جات، NOCs اور متعلقہ اداروں کی منظوری سے کی گئی تھی۔ جناب سپیکر، اس Ashley Green Apartments کے حوالے سے راولپنڈی ہائی کورٹ کی طرف سے واضح ہدایات موجود تھیں کہ یہ قانونی عمارت ہے اور اسے مسمار نہ کیا جائے لیکن پنجاب حکومت نے ان عدالتی احکامات کو نظر انداز کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ کے Stay order کی خلاف ورزی کی جو کہ توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔ اس وقت سپریم کورٹ میں باقاعدہ ایک رٹ پٹیشن بھی زیر سماعت ہے اور قانونی عمل مکمل ہونے سے پہلے پلازہ کو مسمار کرنا آئین، قانون اور انصاف کے تمام اصولوں کی خلاف ورزی ہے چونکہ مذکورہ Apartment کا مالک ایک اوورسیز پاکستانی ہیں چونکہ اوورسیز پاکستانی ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہیں، جنہوں نے یہ پلازہ خالصتاً قانونی طریقے سے بینک کے ذریعے تقریباً چار ملین امریکن ڈالر پاکستان منتقل کر کے تعمیر کی، لہذا معزز رکن کو انصاف فراہم کیا جائے اور شفاف تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ اس غیر قانونی عمل کے پیچھے موجود سیاسی مداخلت کو بے نقاب کیا جا سکے اور ساتھ ہی مالک کو ہونے والے مالی نقصان کا ازالہ کیا جائے، ان کو اپنی قانونی ملکیت پر دوبارہ پلازہ تعمیر کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ یہ معزز ایوان اس غیر قانونی مسماری کی مکمل عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے اور اس اقدام میں ملوث افراد اور اداروں کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کے لئے سپریم کورٹ آف پاکستان سے رجوع کرنے کی حمایت کرتا ہے نیز وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ متاثرہ ایم پی اے اورنگزیب خان جو کہ اوورسیز پاکستانی ہیں، اس سے تحریری معذرت کی جائے اور تمام مالی و جانی نقصان کا ازالہ کیا جائے اور آئندہ کسی بھی قانونی جائیداد کو بغیر عدالتی فیصلے کے مسمار کرنے جیسے اقدامات سے گریز کیا جائے تاکہ پاکستانی شہریوں کے بنیادی حقوق محفوظ رہیں۔ یہ ایوان خیبر پختونخوا کے عوام اور ان کے نمائندے کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اس غیر آئینی اور غیر قانونی اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، وجہ اس میں یہ ہے، میں ایک بات کرتا ہوں پلیز، ایک منٹ جی-----

جناب سپیکر: میرا خیال ہے، قرار داد آپ کی پیش ہو گئی ہے۔

جناب فضل الہیٰ: دیکھیں، قرار داد پر بات کرنا بھی ضروری ہے، جناب سپیکر صاحب، پلیز ایک منٹ کے لئے بات کرتا ہوں، یہ جو اورنگزیب صاحب نے پلازہ بنایا ہوا ہے، یہ پنجاب کی وزیر اعلیٰ صاحبہ کے گھر کے سامنے تھا، اس گھر کی خوبصورتی متاثر ہو رہی تھی، لہذا میرے بھائی جو اوور سیز پاکستانی ہیں جو ہم سلام پیش کرتے ہیں اوور سیز پاکستانیوں کو، اس وجہ سے اوور سیز پاکستانی کا پلازہ گرایا گیا ہے، ایسا نہ ہو کہ ہم بھی۔ سر، ہمارے جو ایم پی اے صاحب ہیں، ان کا جو پلازہ ہے وہ مریم نواز کے گھر کے سامنے ہے، چار کنال کا ہے، آپ کے ایم پی اے کا 15 یا 16 کنال کا ہے، اس کو یہ کہا تھا کہ میرے گھر کی خوبصورتی جب نہ ہو تو بناوٹ سنگار ہو نہیں سکتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، آپ کا Point plead ہو گیا۔

جناب فضل الہیٰ: لہذا میں ایک اور پوائنٹ آپ کو بتاتا چلوں کہ دیکھیں، نتھیا گلی میں بھی ان کے بڑے بڑے محلات ہیں جو کہ خیبر پختونخوا کے جنگلات پر آباد ہیں، ایسا نہ ہو کہ ہم قرار داد لائیں اور ان کی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قائد حزب اختلاف: ابھی تو پاس ہو چکا ہے لیکن ایک Correction کے لئے کہ اوور سیز پاکستانی ایم پی اے نہیں بن سکتا، اوور سیز پاکستانی ایم پی اے نہیں بن سکتا، یہ ایم پی اے صاحب وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے یہ اوور سیز پاکستانی تھے پھر یہ وہاں سے آ گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: میں Correction کے لئے کر رہا تھا کہ آپ کا کام ٹھیک ہو جائے۔

جناب سپیکر: اورنگزیب صاحب، بس ٹھیک ہے۔ اورنگزیب صاحب کا مائیک On کریں، ان کی دل گرفتگی ہوئی ہے، یہ ٹھیک کہتے ہیں۔

جناب اورنگزیب خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپوزیشن لیڈر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں 1999ء سے اوور سیز پاکستانی ہوں اور اب تک، آپ ہمارا ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں کہ میرے بچے باہر ہیں، میری وائف باہر ہے، ٹھیک ہے، سیاست میرا حق ہے، اللہ تعالیٰ نے ایک عزت دی ہے، آزاد حیثیت سے میں سینیٹر منتخب ہوا اور ڈائریکٹ دبئی سے پارلیمنٹ میں آ گیا، اس کے بعد میں نے پی ٹی آئی جائن کی (تالیاں) جناب آپ لوگوں کو تکلیف ہے، برداشت نہیں کر سکتے تو اوور سیز پاکستانی کا بھی یہ حق ہے کہ وہ اس معزز ایوان کا ممبر بن سکے۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ہم دور نکل جائیں گے۔ تھا، میں یہ بتانا چاہتا ہوں، یہ بات ضروری ہے کہ اپوزیشن لیڈر صاحب کی پارٹی وفاق میں ہے جو ہمارے ساتھ ظلم ہوا، آپ لوگ اس کی شفاف تحقیقات کریں، آپ ابھی بات کریں کہ ہمارے ساتھ جو ظلم ہوا کہ وہ پیسہ باہر سے آ چکا ہے، میں آپ کو Encashment certificate دیتا ہوں کہ یہ پیسہ کدھر سے آیا ہوا ہے، افغانستان سے آیا ہوا ہے، پاکستان سے یا باہر سے آیا ہوا ہے، جناب میں آپ پوری اپوزیشن سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف ایک اورنگزیب خان نہیں ہے، کوئی اور ہوگا، یہ ملک کے لئے بہت بڑا دھچکا ہے اور نقصان دہ بات ہے، میں ابھی دیکھتا ہوں کہ اپوزیشن میں اوورسیز پاکستانیوں کے لئے کتنا جذبہ ہے، میں ابھی دیکھتا ہوں کہ دکھاؤ یہ جذبہ۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: میں کوئی Cross talk نہیں کر رہا، یہ ریزولیوشن تو ان کی پاس ہو چکی ہے، ہم نے یہ Oppose نہیں کیا، میں نے صرف یہ کہا کہ آرٹیکل 62 آپ پڑھ لیں، میں تو Wording کا کہہ رہا تھا کہ یہ Wording ٹھیک کریں، میں ان کے فائدے کے لئے بول رہا ہوں، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ میں Oppose کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس کو درست کر دیا ہے، نثار باز کا مائیک On کریں، اب میں نثار باز کی قرارداد لے لیتا ہوں اور یہ چیزیں میں نے آنریبل منسٹر کے کہنے پر لی ہیں، ورنہ میں نے تو شروع میں آپ کو کہا تھا۔ جی نثار باز۔

جناب محمد نثار: جناب سپیکر صاحب، رولز تو ویسے بھی ریلیکس ہو چکے ہیں، میں قرارداد پڑھ لیتا ہوں، یہ قرارداد پختونوں کے امام شہید مولانا خان زیب کے حوالے سے ہے، بدقسمتی سے وہ اجلاس نہیں ہو رہا تھا تو ڈزالیٹ ہوا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس قرارداد پر آ جائیں جی، قرارداد پر آ جائیں جی۔

جناب محمد نثار: جناب سپیکر، قرارداد پیش کر رہا ہوں، ویسے بھی ایک مہینہ ایسا ہی گزر گیا، ہر گاہ کہ 10 جولائی 2025ء کو ضلع باجوڑ کے علاقہ خار شنڈئی موڑ کے ساتھ توحید آباد کے نزدیک سول ہیڈ کوارٹر ہسپتال دن دیہاڑے چار بجے کے قریب عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما، مخلص شخصیت اور امن کے داعی مولانا خان زیب جو 13 تاریخ کو باجوڑ میں ہونے والے امن پاسون کے لئے کمپین کر رہا تھا، پولیس اہلکار شیر زادہ کو ان کے ساتھ بے دردی سے شہید کر دیا گیا، ان کے ساتھ تین ساتھی بھی شدید زخمی ہوئے، مولانا صاحب اس وقت امن پاسون کے لئے کمپین کر رہے تھے اور خود بدامنی کے شکار ہوئے جس جگہ پر یہ دلخراش واقعہ رونما ہوا، وہاں پر ایف سی کے کمپاؤنڈ قلعہ، بریگیڈئیر کی رہائش گاہ، ڈی پی او اور ڈی سی آفس موجود ہیں لیکن 22 دن گزرنے کے باوجود نہ قاتل گرفتار ہوئے اور نہ ہی قاتلوں کے بارے میں کوئی رپورٹ سامنے لائی گئی حالانکہ واقعہ کی جگہ پر سی سی ٹی وی کیمرے لگے تھے اور نزدیک پٹرول پمپ میں بھی سی سی ٹی وی کیمرے لگے تھے، واقعے کے فوراً بعد تمام سی سی ٹی وی کیمرے اور DVRs کو نامعلوم

لوگوں نے اٹھایا جس سے ریاست، ریاستی اداروں کی کارکردگی، ناکامی اور نیت صاف ظاہر ہو رہی ہے کہ مظلوم اور دہشتگردی کے ستائے ہوئے قبائلی اضلاع کے عوام امن وامان اور جائز آئینی حقوق کے لئے آواز اٹھانے والوں کے ساتھ اس طرح سلوک کیا جاتا ہے، مولانا خان زیب پختون افغان قوم کے امام اور امن کے داعی تھے، حکومت اور سیکیورٹی ادارے قاتلوں کو کٹہرے میں لانے میں غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اہل علاقہ اور تمام پختون قوم میں شدید غم وغصہ پایا جارہا ہے، لہٰذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ اس واقعہ کی فوری طور پر شفاف اور غیر جانبدارانہ انکوائری کروا کر مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، پختونخوا اور ضم اضلاع میں امن وامان کے قیام کے لئے ہنگامی بنیادوں پر جلد از جلد اقدامات اٹھائے جائیں، بصورت دیگر عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے، اس کے علاوہ صوبہ بھر اور خاص کر قبائلی اضلاع میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر بھی غور کیا جائے، عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما مولانا خان زیب شہید کے قاتلوں کی گرفتاری تک خاموش نہیں رہیں گے، اس کے لئے ہر قسم کے اقدامات اٹھانے پر غور کریں گے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جی وزیر قانون صاحب۔

صوبے میں موجود امن وامان کی صورتحال پر بحث

Minister for Law: Mr. Speaker! I wish to move that the 'Order of the Day' may be suspended and allow to discuss the current law and order situation in the Province.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the order of the day may be suspended and allow to discuss the current law and order situation in the Province? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The order of the day is suspended.

جناب اجمل خان کا مائیک On کر دیں۔

جناب اجمل خان (پارلیمانی سیکرٹری کھیل وامور نوجوانان): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، آج ہمارا باجوڑ، ہم قبائل، ہم پختون اور ہمارا پورا صوبہ ایک تاریخی اور مشکل دور سے گزر رہا ہے، ہم امن وامان کے مسئلے سے دوچار ہیں۔ جناب سپیکر، آج میں بات کروں گا، میں ابھی یہاں پر سیدھا باجوڑ سے اسمبلی پہنچ گیا ہوں، ہمارا کل رات کو جرگہ تھا، اس میں باجوڑ

کے پورے سٹیک ہولڈرز اور انسپکٹر جنرل ایف سی اس جرگے میں موجود تھے، اب بھی وہاں پر جرگے کے مذاکرات شروع ہیں، انور زیب خان اور حمید وہاں پر جرگے میں ہیں، میں یہاں پر اس ایوان، اس اسمبلی میں باجوڑ کا اپنا مقدمہ، اپنا Case رکھ دیتا ہوں۔ جناب سپیکر، باجوڑ میں عجیب صورتحال ہے، وہاں پر حالات بہت گھمبیر ہیں، وہاں ایک ہو کا عالم ہے، وہاں پر جو حالات ہیں، اس وجہ سے ہمارے بچوں، ماؤں، بہنوں اور ہمارے بزرگوں کے ذہنوں پر بہت برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں، ہمارے بچے شہید ہو گئے، ہمارے بزرگ، ہماری بہنیں، مائیں زخمی ہو گئیں، اس طرح ہماری فورسز کے پھول جیسے جوان شہید ہو رہے ہیں، اس سے پہلے ہمارا مشر مولانا خان زیب صاحب شہید ہو گیا، ایک عالم، فاضل اور مدبر، ہمارے افسران اسسٹنٹ کمشنر فیصل جو ایک ایماندار آفیسر تھا، تحصیلدار، وکیل میر اقریبی عزیز اور اس طرح پولیس کے جوان شہید ہو رہے ہیں، اس سے پہلے سینیٹر ہدایت اللہ، ریحان زیب شہید ہمارے مشران کی شہادتیں ہو رہی ہیں، ایک اچھے سوچ والے لوگ، قوم کے اثاثے مشران شہید ہو رہے ہیں۔ سر، اس پر ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے رابطے میں ہیں، ان کا Focus ہے وہ کر رہے ہیں لیکن میرا اس اسمبلی سے جو کہ ساڑھے چار کروڑ عوام کا نمائندہ جرگہ ہے، اس اسمبلی سے میری درخواست ہے، اس اسمبلی سے میری اپیل ہے کہ آپ اپنا کردار ادا کریں، ہم قبائل کو امن دو، وہاں پر امن و امان کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے لوگ بہت بڑی تعداد میں وہاں سے نکل رہے ہیں، نقل مکانی کر رہے ہیں، مقتدر حلقوں اور تمام اداروں سے میری اپیل ہے کہ ہمیں امن دو، ہمیں امن دو اور کچھ نہیں چاہیئے۔ جناب سپیکر، ہمارے قبائل کے ساتھ مرجر کے وقت جو وعدے کئے گئے تھے وہ پورا کریں، ہمیں روزگار دو، ہمارا وہ Reforms implementation کہاں پر رکا ہوا ہے وہ کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ ہمارا وہ حق وہ این ایف سی کا تین فیصد حصہ کیوں نہیں مل رہا ہے اور ابھی انضمام کے خلاف سازشیں بھی ہو رہی ہیں۔ جناب سپیکر، ہم تو کسی بھی صورت اور کہیں پر بھی، یہاں تک تو آ گئے ہیں، ہم آگے بھی جائیں گے، پیچھے کی طرف نہیں چونکہ یہ ہمارے قبائل کے بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے، ہم کسی بھی صورت میں انضمام کے خلاف کسی بھی سازش کو نہیں مانیں گے اور نہ کامیاب ہونے دیں گے، اب تو خیر ہمارا امن کا مسئلہ ہے، ہمارے قبائل کو کچھ بھی نہیں چاہیئے، قبائل بنیادی ضروریات اور سہولیات سے دور ہیں لیکن یہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے جو حالات ابھی باجوڑ میں چل رہے ہیں، سوچنا ہو گا، ہمیں بیٹھنا ہو گا کہ کس طرح ہم قبائل کو امن دے سکیں؟ باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک قبائل ایک عجیب صورتحال سے گزر رہے ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم بارڈر پر پڑے ہیں، بارڈر پر ہمارا برادر ملک، ہم چیخ رہے ہیں کہ افغانستان سے مذاکرات کریں، افغانستان سے بات چیت کریں اور وزیر اعلیٰ اس صوبے کا چیف ایگزیکٹیو کہہ چکا ہے تو کیوں ہماری آواز نہیں سن رہا اور وہ کہہ رہا ہے کہ یہ State کا معاملہ ہے یا وفاق کا مسئلہ ہے وہ مذاکرات، کیا ہم اس State کا حصہ نہیں ہیں؟ کیا ہم اس ملک کے شہری نہیں ہیں؟ ہماری آواز نہیں سنی جائے گی، ہماری آواز سن لیں اور افغانستان کے ساتھ مذاکرات کریں، افغانستان کے حالات کا ہمارے اوپر اثر ہوتا ہے، جب تک

افغانستان میں امن نہ ہو تو ہمارے ہاں مستقل امن اور حالات ٹھیک نہیں ہونے والے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، افغانستان سے مستقل حل کے لئے بات کرنا پڑے گی لیکن وفاق اور ادارے تو ادھر لگے ہوئے ہیں کہ عمران خان کو کس طرح جیل میں رکھیں، کیا کریں کہ وہ جیل سے باہر نہ نہ نکلے، کس طرح ہم تحریک انصاف کو خراب کریں، کس طرح ہم ایم این ایز کو نااہل کریں، کس طرح ہم اس ایوان کے ایم پی ایز کو نااہل کریں، کس طرح ہم سینیٹرز کو نااہل کریں تاکہ ان کا دو تہائی اکثریت بن جائے، اس ملک پر وہ قبضہ کرے اور پھر یہی حالات ہوں جو آج باجوڑ میں اور ہمارے پورے صوبے میں ہیں وہ تو اس پر لگے ہیں، ہماری بہت بڑی تعداد میں وہاں سے نقل مکانی ہو رہی ہے، ہمارے بچے، ہماری بہنیں، ہماری مائیں، ہمارے بزرگ، ہمارے لوگ Suffer ہو رہے ہیں، اس کا بندوبست کیا جائے، ان کی رہائش، ان کے رہن سہن، ان کے کھانے پینے، ان کی دوائیوں کے لئے اور بچوں کے لئے دودھ کا یہ بہت بڑا مسئلہ آنے والا ہے، اس کا بندوبست کریں، تمام ادارے، تمام مقتدر لوگ اس پر Focus کریں اور یہ مسئلہ ہمارے لئے حل کریں۔ جناب سپیکر، ہم سب اپنا اپنا کردار ادا کریں گے، امید ہے کہ ان شاء اللہ امن ہوگا، خوشحالی ہوگی، میں نے یہ جو باتیں کیں ہیں، یہ امن کی ضمانت ہیں، جہاں پر روزگار ہوگا، جہاں پر ترقی ہوگی، جہاں پر خوشحالی ہوگی، جہاں پر جرگہ ہوگا، جہاں پر بات ہوگی تو ادھر پھر بدامنی ختم ہو جاتی ہے۔ جناب سپیکر، میں آخر میں ایک شعر، د موجوده حالاتو مطابق:

ےدې تیارې د نیا ته خدایه ما مشال کړی
لوئې د ربار کښې مې قبول د غه یو سوال کړی
د وطن ناوې سر توره پاتې مه کړی
دا په وینو سور کفن مې ورته شال کړی

ستا سو ډیره شکریه۔ مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب عجب گل وزیر۔

<u>جناب عجب گل (پارلیمانی سیکرٹری ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ ملک میں جاری بدامنی، بے سکونی اور کسی رخ کے بغیر ہم جس طرف گامزن ہیں، کسی کو یہ بھی علم نہیں کہ ہم کیا Targets achieve کر رہے ہیں، باقی دنیا ترقی کی باتیں کر رہی ہے، ہم امن امن اور امن کے لئے پتہ نہیں عرصہ دراز سے چیخ رہے ہیں، نہ ہمیں کوئی سن رہا ہے اور نہ ہم کسی کو سنائی دے رہے ہیں، اس ہاؤس کا جو مقصد ہے، جہاں سے قوموں کی تقدیر بدل جاتی ہے وہ بھی مذاق بنایا جاتا ہے، عوام کے مینڈیٹ کی جو توہین کی جاتی ہے، میرے خیال میں ہماری History میں ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کسی بھی قوم کو آگے لے جانے کے لئے کسی لیڈر کی ضرورت ہوتی ہے، یہاں پر الٹی گنگا بہہ رہی ہے کہ جو پرائم منسٹر ہیں، جو Looter ہیں، جو اس قوم کا خون چوسنے والے ہیں، اس

قوم کو بدنام کرنے والے ہیں، اس ملک کا ستیاناس کرنے والے ہیں وہ Top corridor میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہماری اس بدقسمت قوم کا تقدیر کا فیصلہ کرنے والے ہیں، آپ کا جو اصل پرائم منسٹر ہے، جس نے مینڈیٹ لیا ہوا ہے وہ جیل میں بیٹھا ہوا ہے (تالیاں) اور یہاں پر اس ہاؤس میں جب ہم آ جاتے ہیں، ہم تو Suffocate ہو جاتے ہیں، ہم Feel نہیں کرتے کہ ہم عوامی نمائندے ہو کر آ رہے ہیں، ہمیں ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں پر کوئی ڈرامہ رچایا جا رہا ہے، جب ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں، اپنے ووٹر سپورٹر سے ملتے ہیں، ان کے سامنے بھی شرمندہ ہوتے ہیں، آخر ہم نے کب کوئی رخ، کوئی پالیسی اختیار کرنی ہے؟ جب کوئی پالیسی ہی نہ ہو تو ہم کیا مذاکرات کریں گے، کس کے ساتھ مذاکرات کریں گے، اس ملک کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اس کو Encourage کیا جاتا ہے، اس کو ستارہ امتیاز بخشا جاتا ہے، اس کو بہت زیادہ Dramatize کیا جاتا ہے اور وہ خود اپنے آپ پر لیبل لگا لیتے ہیں کہ جناب یہ فیلڈ مارشل بن گئے ہیں، ابھی ملک بہت آگے کی طرف جا رہا ہوگا۔ جناب سپیکر، میں پچھلے دنوں اپنے حلقے میں گیا تو میرے سامنے ان لوگوں نے ناکہ ڈالا ہوا تھا، مجھے روک کر مجھ سے پوچھتے ہیں کہ بھئی کہاں کس طرف رخ کر رہے ہو؟ یہ ہے ہماری گورنمنٹ کی رٹ اور ہم شادیانے بجا رہے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ بہت بڑی Deal ہو رہی ہے، یہاں پر تیل نکل آئے گا، پتہ نہیں کیا کون کونسے خزانے نکلیں گے، جب کسی قوم کا اپنا کوئی Stand نہیں ہوگا، اگر ان کے اپنے فیصلے نہیں ہونگے، کوئی پالیسی نہیں ہوگی تو یہ امن ایسے ہی رہے گا، جس طرح ابھی حال میں ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، مجھے تو ڈر ہے کہ آپ کے اس ہاؤس پر بھی قبضہ نہ جمائیں، یہی تو مجھے نظر آ رہا ہے، پہلے تو آپ کے فاٹا بلٹ کا بڑا مسئلہ بنا ہوا تھا، ابھی آپ کے Settle میں ماشاء اللہ بڑا ماحول بنا ہوا ہے، ہم سب کو پتہ ہے، یہ ہماری سابقہ پالیسوں کی وجہ سے ہم یہ سارے نتائج بھگت رہے ہیں، کوئی پالیسی آج تک عوام کی منشاء، عوام کی خواہشات کے مطابق نہیں بن سکی، ان کا ہمیں افسوس ہے، ہم لوگ ابھی ابھی جس انداز سے Suffer ہو رہے ہیں، میرے خیال میں اس ہاؤس میں کوئی بھی ایسا نمائندہ نہیں ہوگا جس کو Pressurize نہیں کیا ہو کہ آپ کے مستقبل کا یہ فیصلہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزاد پیدا کیا ہوا ہے، ہم آزاد جینا بھی چاہتے ہیں، عزت سے جینا چاہتے ہیں، عزت سے مرنا چاہتے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم بار بار عوام کے سامنے بھی شرمندہ ہوں، ہم سے کچھ ہو بھی نہ سکے تو اس سے بہتر ہے کہ میرے خیال میں اس ہاؤس میں ہونا نہ ہونا ایک جیسا ہے، جناب سپیکر صاحب، آپ کی یہ کرسی ہمارے لئے بہت قابل تقدس ہے، اس کا اپنا احترام ہے، یہ پورے صوبے کی نمائندہ ایک چیئر ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ عزت وہ Grace وہ Honour اس ہاؤس کو ابھی تک ملی ہی نہیں ہے، آپ تو کہتے ہیں کہ چلو ہم سسٹم کے ساتھ چلتے ہیں لیکن آپ کی جو یہ مخصوص سیٹیں ہیں جس انداز میں اس کا Precedent بنا وہ بھی میرے خیال میں تاریخ کے الٹ جا رہا ہے، حالانکہ یہ Grace آپ کی کرسی کی طرف سے ہونی چاہیئے تھی لیکن وہ کہتے ہیں کہ "تنگ آمد بہ جنگ آمد" آج میرے ایم پی ایز ہاتھ میں کلاشنکوف لے کر لہرا رہے ہیں کہ ایک طرف طالبان دوسری طرف آرمی، درمیان میں عام Civilian

suffer ہو رہے ہیں، یہ ایک سال سے نہیں، کئی دہائیوں سے اور ہم سوچ رہے ہیں کہ پاکستان کا مستقبل بڑا شاندار اور جاندار ہوگا، میں تو اس سلسلے میں بڑا Pessimistic ہوں، اللہ معاف کرے جس طرح ہم چل رہے ہیں جس طرح کا نظام ہم نے اپنے کندھوں پر اٹھا کر ایک مردہ لاش کی طرح لڑکھڑاتے آگے کی طرف جارہے ہیں، مجھے خدشہ ہے، اللہ نہ کرے کہ اس ملک کی Integration بھی اپنی جگہ قائم نہ ہو، یہ سب جانتے ہیں، ایک میں نہیں، عام ریڑھی بان سے پوچھیں، آپ عام Common man سے پوچھیں وہ آپ کو آپ کے حال کا بتادیں گے کہ آپ کا کیا حال ہے، آپ کی کتنی پوزیشن ہے، کیا جمہوریت ہے، یہ جمہوریت اس طرح تو ہمیں راس نہیں آتی، جمہوریت یا تو ایسی ہو جس میں Spirit بھی ہو جو ملک کی پالیسی کو مرتب بھی کر سکے اور قوم کو ایک Target بھی دے سکے تاکہ ہم اپنے Target کو Achieve کر سکیں۔ جناب سپیکر، میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا لیکن ایک ہی بات مجھے کہنا پڑتی ہے، جب تک ہم اصل مینڈیٹ کی طرف آئیں گے نہیں، اس ملک میں صحیح جمہوریت کو نافذ نہیں کریں گے، تب تک As a stamp کٹھ پتلیوں کی طرح تماشہ بن کر عوام کے سامنے بھی ہماری جگ ہنسائی ہوگی، اس ملک کا مستقبل بھی بڑا تاریک ہوگا، اس کو چلانے والے کے حوالے کریں جو اس کو ابھی بھی چلاتے ہیں وہ چلانے کے بڑے ماہر بھی ہیں، ان کو چلنے دو وہ اس ملک کو سنبھالیں گے، اس ملک کے مستقبل کو سنبھالیں گے، بجائے یہ کہ جمہوریت کا نام لیں، ایک جمہوریت کا سسٹم ابھی وہ Fold کریں، اپنا اپنا سسٹم کھلے عام کریں وہ کھلے عام باہر آئیں وہ تو پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، ابھی تو وہ ڈوریاں ہلا رہے ہیں وہ سامنے سے آئیں، ہم بھی آرام سے بیٹھ جائیں گے، ہم دیکھ لیں گے کہ ملک کہاں تک ترقی کرتا ہے، بار بار اسی پوائنٹ پر ہم بولیں گے اور بولنے پر مجبور ہوں گے، ہمیں کوئی سپیچ کا شوق نہیں ہے لیکن میں اپنے حلقے میں ابھی پھر جارہا ہوں، پتہ ہے کہ ہم کھل کر نہیں جا سکتے، ہم اپنا بھیس بدل کر چلے جاتے ہیں، جیسے ہم کسی غیر ملک میں Entry کر رہے ہیں، اپنے آبائی گاؤں میں جب ہم جاتے ہیں تو بڑی احتیاط سے چلتے ہیں اگر یہ حال ہو اپنے گھر کا تو آپ اس گھر میں کیا آرڈر لائیں گے؟ سارا انتشار، ساری بدامنی، کوئی یکسوئی نہیں، کوئی یکسانیت نہیں، کوئی امن نہیں، اس سے آگے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ Thank you so much، بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب نثار باز صاحب۔

<u>جناب محمد نثار</u>: شکریه جناب سپیکر، چې تاسو نن دا اهم اجلاس په یو داسې موقع باندې رابللے دے چې کوم د ټول قوم په شریکه او اجتماعی مسئله ده او دې قوم ته وریپښنه ده، دې نه مخکښې چې ما کوم قرارداد دلته وړاندې کړو، په 10 جولائی باندې په باجوړ کښې چې کوم د باجوړ هیډ کوارټر دے، خار شنډئی موړ کښې په غلور بجې یو واقعه کیږی، د پختون وطن امام، د علم او د دانش فکر خوارولو والا انسان، په دې وطن کښې د امن غوښتولو والا انسان، یو سکالر مولانا خانزیب صاحب په رڼرا ورځ باندې په نخه کیږی او سره د یو سپاهی هغه هلته په شهادت رسی او درې کسان ورسره زخمیان کیږی۔ جناب سپیکر، دا

واقعه چې په کوم ځائې کښې راغلے ده، د دې خواته نزدې د ایف سی کمپاؤنډ دے چې هلته بریګیډیئر ناست وی، د هغه سره ډی سی ناست وی، د ډی سی کمپاؤنډ دے، بیا د ډی پی او کمپاؤنډ دے، په پینځه سوه ګزه کښې دا ټول کمپاؤنډز موجود دی او دا یو کمرشل ایریا ده، د ستې ایریا ده او دا واقعه په هغه ځائې کښې کیږی، دلته کیمرې لګیدلی دی، په لارو کوڅو کښې هم لګیدلی دی۔ جناب سپیکر، کله چې دا واقعه اوشوه، د هغې نه وروستو زمونږه سیکیورټی فورسز والا راغی او د هغه ځائې نه کیمرې او د هغې چې کوم ریکارډنګ دے، DVRs دی، هغه ټول اوړی۔ جناب سپیکر، د مولانا خانزیب د هیچا سره دشمنی نه وه، مولانا خانزیب پخپله خاؤره باندې امن غوښتلو او په دغه ورځ باندې هم مولانا خانزیب صاحب د باجوړ سیاسی او قومی مشرانو فیصله کړے وه چې د جولائی په دیارلسم به باجوړ کښې امن پاسون کیږی، مولانا خانزیب د هغې دپاره کمپین کوؤ، په بازارونو، په جماعتونو او په دوکانونو ګرځیدو چې اولس رابیدار کړی او دغه په دیارلسم جولائی چې کوم احتجاج کیږی چې په هغې کښې په ګنړ شمیر شرکت اوکړی، د هغه ګناه صرف دا وه چې په دغه خاؤره ئے امن غوښتولو او په دې ریاست کښې چې اقتصاد ئے په جنګ ولاړ دے، د امن داعیان دا خلق نه معاف کوی، د هغه ګناه دا وه چې هغه په شتمنه پختونخوا باندې ریسرچ اوکړو او یو کتاب ئے اولیکلو چې د قبائلی اضلاع او د پختونخوا وطن چې څومره قدرتی وسائل دی، د تیلو او ګیس نه واخله د Lithium, Nephrite, Chromite(s)، د دې ټولو په حوالې سره ئے یو منظم کتاب اولیکلو او هغه کتاب ئے په دې اولس کښې خور کړو چې په خپل قوم کښې سیاسی بیداری راولی، د هغه ګناه دا وه۔ جناب سپیکر، نن دویشتمه ورځ ده چې د نن ورځې پورې د مولانا خانزیب شهید قاتلان ګرفتار نه کړے شو، نه سیکیورټی ادارو، نه سی ټی ډی او نه پولیس مونږ ته دا تسلی راکړه، په دې دویشت ورځو کښې چې مونږ د مولانا خانزیب شهید په حوالې سره څه اقدامات اوچت کړی دی، دلته خو بعض نیم واقعات اوشی، په څلیریشتو ګهنټو کښې دننه دننه چې د ریاست پکښې Interest وی، د هغې مجرمان ګرفتاریږی خو بل خواه چې څوک په دې خاؤره باندې امن غواړی، څوک د خپلو وسائلو د اختیار خبره کوی، څوک چې په دې وطن کښې د خوشحالئ او د ترقئ خبره کوی نو چې هغه کله په شهادت اورسولے شی، قتل کړے شی او د ریاست پکښې Interest نه وی او ریاست پکښې ملوث وی نو د هغه قاتلان بیا کله هم نه ګرفتاریږی۔ جناب سپیکر، آج بھی باجوڑ میں بدامنی کی جو صورتحال ہے، سب کے سامنے ہے، تین دن پہلے باجوڑ میں صبح سویرے ریاست کی طرف سے غیر اعلانیہ طور پر آپریشن شروع کیا گیا، علاقہ ماموند میں اس غیر اعلانیہ آپریشن کی

وجہ سے جو ایک طرف فورسز ہیں اور دوسری طرف Militants ہیں، بیچ میں سے عوام پھنس چکے ہیں، پوری دن لڑائی کے دوران 12 بے گناہ لوگ اس میں زخمی ہو گئے ہیں، جس میں زیادہ تر بچے شامل ہیں اور تین لوگ اس میں شہید ہو گئے۔ جناب سپیکر، کل سے باجوڑ میں جو لوکل سیاسی قیادت ہے، اس میں سابقہ پارلیمنٹیرین اور موجودہ پارلیمنٹیرین بھی شامل ہیں، علماء کرام بھی شامل ہیں، نوجوان بھی شامل ہیں وہ مسلسل جرگے کر رہے ہیں، سیکیورٹی فورسز کے پاس جاتے ہیں، ان سے منت سماجت کرتے ہیں کہ خدارا قبائلی اضلاع میں جو نام نہاد آپریشن آپ لوگوں نے شروع کر رکھا ہے، اس کو فوری طور پر روک دیں، سیکیورٹی فورسز کی جانب سے ان کو جواب ملتا ہے کہ آپ لوگ جائیں طالبان کے پاس اور ان سے درخواست کریں کہ ہمارے علاقے چھوڑ دیں، آج بھی وہاں پر جرگہ ہو رہا ہے، میں باجوڑ سے ہو کر ادھر آیا ہوں، ہمارے دو پارلیمنٹیرین وہاں جرگے میں موجود ہیں جبکہ ہم دو پارلیمنٹیرین یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ہم یہاں پر باجوڑ کی صورتحال سے اس ایوان کو بھی اگاہ کریں، اس ریاست کی عوام کو بھی آگاہ کریں، پوری دنیا کو اگاہ کریں کہ ہمارے ساتھ جو ظلم اور بربریت ہو رہی ہے، ہماری قوم کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے، اس پر ہمارے ساتھ آواز اٹھائیں، اس بے انصافی کے خاتمے کے لئے ہمارے ساتھ یک آواز بھی ہو جائیں۔ جناب سپیکر، میں اپنی بات کو مختصر کر رہا ہوں جو جرگہ آج ہو رہا ہے، طالبان کے پاس جرگہ جا رہا ہے تاکہ ان کی منت سماجت کرے کہ آپ ان علاقوں کو چھوڑ دیں، یہ Responsibility تو ریاستی اداروں کی ہے، ریاستی ادارے اپنی ہی Responsibility پبلک پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، عوام کو تحفظ فراہم کرنا، علاقے میں امن و امان قائم کرنا، ملک میں امن و امان قائم کرنا، Insurgency کو کنٹرول کرنا، یہ سیکیورٹی اداروں کی ذمہ داری ہے، سیکیورٹی ادارے اپنی ذمہ داریاں کیوں پوری نہیں کر رہے ہیں کہ وہ عوام پر ملبہ ڈال رہے ہیں کہ عوام جا کر ان لوگوں کی منت سماجت کرے، جب دو مہینے پہلے اسی Floor پر ہم چلا رہے تھے، صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سمیت ان سیکیورٹی اداروں سے یہی شکوہ اور شکایت ہم کر رہے تھے کہ خدارا قبائلی اضلاع میں دوبارہ Militancy سر اٹھا رہی ہے، مسلح لوگ جو مختلف جگہوں میں گھوم رہے ہیں، اس حوالے سے کچھ اقدامات اٹھائیں لیکن کسی قسم کے اقدامات نہیں اٹھائے گئے ہیں جس کی وجہ سے آج سیکیورٹی کے لوگوں کو یہ موقع فراہم ہوا کہ وہ آپریشن کے نام پر ہم سے ہمارے علاقے خالی کروائے تاکہ یہ لوگ امریکن ایجنڈے کو پورا کرنے کے لئے قبائلی اضلاع میں جو منرلز اور مائنز ہیں، وہاں پر جو Lithium ہے، وہاں پر جو کرومائیٹ، گیس، تیل اور تانبے کی کانیں ہیں، اس پر کسی قسم کا قبضہ کیا جائے، ہم سمجھتے ہیں کہ ان ساری چیزوں کو، قبائلی اضلاع کا بچہ بچہ، جوان بوڑھا سب ان حالات کو بخوبی سمجھتا ہے، ان آپریشنز کی وجہ سے ہم کئی بار اپنے علاقے چھوڑ چکے ہیں، یہ تیئسواں میگا آپریشن ہونے جا رہا ہے، کہتے تو یہ ہیں کہ ہم لوگ وہاں پر چھوٹے آپریشن کرتے ہیں، Intelligence based operation کرتے ہیں، Targeted operation کرتے ہیں تو آپ لوگوں کے جو Intelligence based operations ہیں یا Targeted operations ہیں، اس میں

Civiliansکیوں زخمی ہو رہے ہیں، شہید ہو رہے ہیں، دو دن آپریشن کے دوران ان لوگوں کے مارٹر گولوں کی وجہ سے وہاں پر یہ شہادتیں ہوئیں، جب ادھر سینیٹ کا الیکشن ہو رہا تھا تو وہاں پر ہم جنازے اٹھا رہے تھے، یہ صورتحال ہے باجوڑ کی۔ میں اس ایوان میں موجود تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندہ گان سے اپیل کرنا چاہتا ہوں، جتنی بھی پولیٹیکل پارٹیز ہیں، چاہے وہ اس ایوان کا حصہ ہیں یا اس ایوان کا حصہ نہیں ہیں، بدامنی کا یہ مسئلہ پوری پختونخوا قوم کا مسئلہ ہے، اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہم سب کو اکٹھا ہونا ہوگا، ایک پیج پر ہونا ہوگا، اس کے لئے صوبائی حکومت نے بھی اقدامات اٹھانے ہیں، وفاقی حکومت نے بھی اقدامات اٹھانے ہیں، جن اداروں کی ذمہ داری ہے، ان کا تو فرض بنتا ہے کہ خدارا قبائلی اضلاع کو Buffer zoneکے طور پر مزید رکھنا چھوڑ دیں، اسے Black holeمیں رکھنے کی کوشش نہ کریں، خدارا یہ آپریشن جو آپ لوگ کر رہے ہیں، یہ جو آپ لوگ کہتے ہیں کہ وہاں پر Militancy ہے، ان کو Counterکرنے کے لئے آپریشن ضروری ہے، آپ لوگ پہلے کیوں نہیں کرتے اور جو آپریشن آپ لوگ کر چکے ہیں، اس آپریشن کا نتیجہ کیا ہے؟ جناب سپیکر، آپ خود اندازہ لگالیں کہ 22 میگا آپریشن ہو چکے ہیں، ہر آپریشن کے بعد ہمارے ریاستی ادارے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے دہشتگردوں کی کمر توڑ دی، یہ کیسی کمر ہے کہ دوبارہ جڑ جاتی ہے، دوبارہ سے بدامنی وہاں پر سر اٹھانا شروع کر دیتی ہے، آج باجوڑ کے عوام اس ایوان کی طرف دیکھ رہے ہیں، آج باجوڑ کے عوام اس Politicianکی طرف دیکھ رہے ہیں، آج باجوڑ کے مظلوم اور محکوم عوام جو اس ریاست کے نظر میں ایک قسم کا مقبوضہ علاقہ ہے، اس ایوان کی طرف دیکھ رہے ہیں، اس ایوان نے اقدامات اٹھانے ہیں، آج میں یہاں جو کچھ بھی کہہ رہا ہوں، یہ باجوڑ عوام کے احساسات اور ان کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوں تاکہ میں ان کا مقدمہ یہاں رکھوں، مجھے یہ بھی احساس ہے کہ اس وقت اس اسمبلی کا، نیشنل اسمبلی کا اور سینیٹ کا سٹیٹس اس مقتدر قوتوں نے کتنا کمزور کر دیا ہے، مجھے یہ بھی احساس ہے کہ سیاستدانوں کے پاس Floor of the Houseکے علاوہ ہے کیا؟ ہم تو نہ بندوق اٹھا سکتے ہیں اور نہ لڑ سکتے ہیں، لڑنے کے لئے ہم نے فوج بھرتی کی ہے اور اپنے سر کے تحفظ کے لئے ہم ان کو ٹیکس دے رہے ہیں اور وہ ٹیکس بھی اتنا نہیں وہ تین ہزار ارب روپے ان کو سالانہ وہ ان کو اس لئے ملتے ہیں تاکہ ہمارے سروں کو محفوظ کر سکیں، ہمارے مال و جان کو محفوظ کر سکیں، ہماری عزت کو محفوظ کر سکیں، یہ ذمہ داری ان لوگوں کی ہے۔ لہٰذا میں اس ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس ایشو کو سیریس لیں، اس ایوان میں اس پر مکالمہ ہونا چاہیئے، اجتماعی دانش شریک کر کے اس کے حل کے لئے عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر، صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت مل کر اس حوالے سے عملی اقدامات اٹھائیں، ہمیں بدامنی سے نجات دلائیں، Thank you so much۔ میں ایک شعر پر آپ لوگوں سے اجازت چاہتا ہوں۔ مولانا خانزیب صاحب به دا شعر ډیر زیات وئیلو او د مولانا خانزیب صاحب قاتلان چې نه وی گرفتار شوی تر هغې پورې به مونږ خپل مزاحمت جاری ساتو:

ـ که وم ژوندې د آزادئ د اتڼ برخه به یم
که چېرې مړ ومه دا زیرے مې تر *گوره راوړئ*
د تور پنجاب تورې گیدړې دومره مستې شولې
راتلې راتلې د پښتونخوا د غروزمرې يې *مات کړل*

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل ممبرز، میں اس ہاؤس میں فیڈرل یوتھ پالیمنٹیرین کے نوجوان بچوں اور بچیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں (تالیاں) اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ ان کی اس اسمبلی کے اس Visit سے ان کو اس اسمبلی کو سمجھنے کا، اس کے مختلف ڈیپارٹمنٹس کو سمجھنے کا، لیجسلیشن کے عمل کو سمجھنے کا ایک موقع ملا ہوگا جس سے ان شاء اللہ وتعالیٰ آئندہ آنے والے وقت میں صوبے کی تمام عوام اس سے مستفید ہوں گے، میں ان کے جو چیف منسٹر ہیں، ساتھ آئے ہوئے جوان کے منسٹرز ہیں، مدثر، ہمایون اور اس کے دیگر ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں (تالیاں) اور میں اپنی پیاری بہن نادیہ خٹک کو بھی اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں (تالیاں) اپوزیشن لیڈر صاحب، یہ ڈاکٹر اسرار صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب محمد نثار:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرا خیال ہے، آپ کو کوئی نیا شعر یاد آیا ہے لیکن اس کے بعد۔

<u>جناب محمد نثار:</u> جناب سپیکر، مولانا خانزیب شہید نے قبائلی اضلاع یا پختونخوا میں جتنے قدرتی وسائل ہیں، اس پر لکھی تھی، ایک ریسرچ تھی، میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں موجود تمام معزز اراکین میں اس کتاب کو بانٹوں، آپ کو بھی گفٹ کر دوں، سب نے اس کو پڑھنا ہے، اس مقدے کے لئے سب نے لڑنا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، سٹاف کو Handover کر دیں۔ جناب ڈاکٹر اسرار صاحب۔

<u>جناب محمد اسرار:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، نن د ترقئ په دې ټائم سره چې دنیا کوم ځائې ته اورسیده، زمونږ د قبائلو یا د مرجڅ ایریاز بچي او مشران اوس هم په دې سوچ کښې دي چې ماته د ریاست نه صرف زما د تحفظ ذمه داري راکړے شي چې ماته د دې خبرې ذمه داري راکړے شي چې تا به بے گناه څوک په دې خاؤره کښې نه قتلوي، تا به نه لوټ کوي، تا به د بل چا په گناه باندې داسې نه رانیسي چې لکه څنگه پهلا په دغه علاقو کښې یو غیر لا قانونیت وو او اوس مونږ دا وئیل چې مونږ چونکه مرجڅ شو نو په مونږ باندې د پاکستان هغه قانون راغلو، ان شاءالله وتعالیٰ چې زمونږ د مال او زمونږ د جان تحفظ به د دوئ اولنئ خو چونکه اوس تاسو اوگورئ نو زمونږ نه د ترقئ کارونه، د سکولونو

کارونه، د ایجوکیشن، د هیلتھ هغه هر څه هیر دی، صرف د خپل ځان د تحفظ د پاره لګیا یو، لکه وائی چې:

اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

زما د دې شعر مطلب دا وو چې مونږ په دې وخت سره د ترقئ سوال هم تاسو نه کوؤ، زمونږ دې اسمبلئ ته د راتلو نه بعد د یو فوجی آپریشن خبره د وفاق نه شروع شوه او بیا راغله زمونږ اسمبلئ ته، مونږ راغلو او دې اسمبلئ د آپریشن د کولو اجازت ور نه کړو، د هغې نه بعد بیا د مائنز اینډ منرلز بل په حوالې سره خبره شروع شوه چې په هغې هم زمونږ تحفظات وو او دا خبره مو اوکړه چې په مرجډ ایریاز کښې زمونږ چې کوم څومره هم منرلز دی، د دې حق مونږ هیچا له نه ورکوؤ چې دا په بل چا باندې خرڅ کړی نو هغه اونه شوه، د هغې نه بعد مونږ څه ګورو چې وفاق د امیرمقام صاحب او یا د نورو کومو مشرانو په Through باندې مرجډ ایریاز کښې هلته جرګې شروع کړے او مختلف قسمه خبرې ئے هلته شروع کړے، کوم چې ډائریکټ د اتھارھویں ترمیم په صوبائی خود مختیارئ باندې یو اولنئ حمله وه او د هغه ځائې نه د مرجډ ایریاز ټول چې څومره هم منتخب نمائندګان دی، هغه لاړل او پریس کانفرنس ئے اوکړو او ئے وئیل چې دا نن کومه غونډه شوے ده، په دې زمونږه د تحفظاتو اظهار دے او دا صرف په دې ځائې نه Stop کیږی، دا به د دې نه بعد نورې هم داسې قصې کیږی چې زمونږ په نقصان باندې به هغه مبنی وی او نن د باجوړ چې کومه بدامنی ده، د تیراه چې کومه بدامنی ده، د وزیرستان چې کومه بدامنی ده او د آپریشنو کومې بهانې شروع دی، دا د هغه ځائې نه شروع شوی وی او زمونږ چې کوم تحفظات وو، نن دا د هغې ریزلټ دے، د دې ریزلټ نه مونږه یریدو، ګورئ جی زه به یو خبره اوکړم It doesn't matter who is doing all this, it doesn't matter کہ ہم عوام کو یہ کہیں کہ جی کون کر رہا ہے؟ Matter کیا کرتا ہے؟ Matter یہ کرتا ہے کہ آپ کی عوام بیس سال سے مر رہی ہے، ان کو تحفظ دلانا ہمارا اولین فرض بنتا ہے، ہم کم سے کم یہ ایک بات کہہ کر بھی ان کی تسلی کر سکتے ہیں کہ جناب ہم بیس سال سے آپ کو تحفظ دلانے میں ناکام ہو چکے ہیں کیونکہ اگر بیس یا پچیس سالوں میں آپ نے مجھے محفوظ نہیں کیا تو آگے آپ کیا گل کھلائیں گے کہ آپ مجھے محفوظ بنا دیں گے، اس چیز کی کیا گارنٹی ہے؟۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر آپریشنز ہوتے ہیں، یہاں پر بیٹھے ہوئے مرجڈ ایریاز کی ٹھیک ٹھاک نمائندگی موجود ہیں، عوام نے ان کو ووٹ دے کر Elect کر کے یہاں بھیجا ہے، آپ ہمیں بتائیں، امیر مقام صاحب کون ہوتے ہیں کہ وہ مرجڈ ایریاز کے وہاں پر مشری کر کے بیٹھ کر میرے فیصلے کرتے ہیں پھر میں نے ووٹ کیوں لیا ہوا ہے؟ میں اس ایوان میں پھر کس حیثیت

سے بیٹھا ہوا ہوں؟ آپ کو سب سے پہلے اگر پرائم منسٹر بلاتا ہے، اگر چیف منسٹر بلاتا ہے، امیر مقام صاحب کو بلاتا ہے، کوئی بھی بندہ اگر بلاتا ہے تو مرجڈ ایریاز اور پاکستان کی خوشحالی کی بات ہو گی، وہاں کی بدامنی کی بات ہو گی، ہم سارے وہاں پر حاضر ہوں گے جو غلط بات ہو گی، ہم اس پر ان کو Excuse کریں گے کہ اس پر اب ہم آپ کے ساتھ نہیں لیکن اس طرح ڈائریکٹ ہونا اس پارلیمنٹ کی توہین ہے، صوبائی خود مختاری کی بھی توہین ہے، اس علاقے کے عوام کی بھی توہین ہے، یہ ہماری بھی توہین ہے کیونکہ آج وہاں پر جو حالات ہیں، اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ جناب سپیکر صاحب، آپ یقین مانیں، میں رات کو سوشل میڈیا دیکھ رہا تھا تو غزہ کے بچوں پر آنکھوں سے آنسو جاری تھے لیکن باجوڑ کے چھوٹے سے بچے کی میں نے تصویر دیکھی ہے، اب وہ بچہ ہے یا بچی ہے، میں کہتا ہوں کہ پورے پاکستان کی اعلیٰ نمائندگی، چاہے اس میں کوئی بھی آتا ہو بمعہ میرے، میں کہتا ہوں کہ وہ سارے اس کے صدقے جائیں کیونکہ وہ اتنی چھوٹی سی بچی خون میں لت پڑی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، مجھے بتائیں کہ میں وہاں خوشحالی، ترقی، ایجوکیشن اور ہیلتھ کی کیا بات کروں گا جب میرے بچے ہی محفوظ نہیں ہیں، اب میری ویران سڑکیں، میرے ویران سکول، میرے ویران ہسپتال ابھی تک چیخ چیخ کر یہ آواز بلند کر رہے ہیں کہ مجھ پر ایک ایسا ٹائم پانچ، چھ، سات سال گزرے ہیں کہ جو دو ملکوں کے بیچ میں جب لڑائی ہوتی ہے، تب بھی ایسی حالت نہیں ہوتی، ابھی تک میری وہ مسمار بلڈنگ، میری وہ کھنڈرات بنی ہوئی سڑکیں، ابھی تک بنی نہیں تھی کہ دوبارہ مجھ پر میرے سر پر آپریشن مسلط کیا گیا، میں یہاں پر ایک بات یہ بھی واضح کرنا چاہوں کہ مرجڈ ایریاز کے عوام اس ٹائم دو طرف سے پھنسے ہوئے ہیں، رات کو اسلحے کے ساتھ کوئی بھی بندہ اگر آتا ہے تو وہ مسلح آتا ہے، اسلحہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ کسی بھی گھر کا دروازہ Knock کر کے پندرہ (15)، بیس (20)، تیس (30)، چالیس (40) اور پچاس (50) کلاشنکوفوں کے ساتھ آکر وہ ان کو نکالتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ آپ نے ہمیں کھانا دینا ہے، آپ نے میرے ساتھ امداد کرنا ہے، آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس گھر میں بچے ہیں، لیڈیز ہیں، دو تین مرد ہوں گے، ان کا کیا Reaction ہو گا، وہ کیا کریں گے؟ میری ان سے پہلے یہ ریکویسٹ ہے کہ بھائی جان آپ جب اسلحے کے ساتھ آکر اس کا دروازہ Knock کرتے ہیں تو آیا آپ کو اس بات کا علم ہے کہ کل صبح کو اس سے پوچھا جاتا ہے وہ ریاست کا ایک باشندہ ہے، وہ ریاست اس سے صبح جواب طلب کرتی ہے کہ رات کو مسلح بندے آپ کے پاس آئے ہوئے تھے، آپ نے اس کو کھانا دیا ہوا ہے، پہلے تو میری اس سے درخواست ہے کہ کل کو، آپ سے اگر جہاد کی باتیں کرتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کے پروردگار صبح آپ سے، کل کو مرنے کے بعد یہ پوچھنا ہے کہ آپ کے ایک کھانا مانگنے کی وجہ سے صبح جوان کو تکلیف ہوتی ہے اور ریاستی ادارے ان کو اٹھا کر لے جاتے ہیں، پھر اس کے گھر والے، اس کی فیملی ذلیل و خوار ہو کر بیٹھ جاتے ہیں، اپنے بچوں کو تلاش کرتے ہوئے، ان کا گناہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے زبردستی کھانا لیا جاتا ہے، اس کا گناہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے زبردستی پانی کسی نے پیا ہوتا ہے یا اس کے گھر سے کسی نے پیسے لئے ہوتے ہیں، میرے خیال میں یہ تو امداد نہیں، بلکہ اس کو تو ڈاکہ کہتے ہیں، پھر بھی، میں ان کو، دوسری طرف میری

اپنی حکومت، اپنے اداروں اور ہر ذمہ دار سے یہ سوال ہے کہ جناب جب ان سے یہ زبردستی سب کچھ کرایا جاتا ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ مجھے محفوظ رکھنا یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے، بھئی آپ اتنے تگڑے ہو جائیں، بھئی آپ مجھے اتنا محفوظ بنائیں کہ کوئی مسلح فرد مجھے چھیڑے ہی نہیں، یہ میری ذمہ داری نہیں ہے، یہ آپ کی ذمہ داری ہے، آپ مجھے ایک بات پر پکڑ سکتے ہیں کہ افغانستان میں یا بارڈر پار کہیں پر کوئی بیٹھا ہوا ہے، میں ریاست کے خلاف اس کے ساتھ مل کر کوئی ایسا قدم اٹھاتا ہوں جس سے ریاست کو نقصان ہو، میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا میں ایسا بندہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو اپنی ریاست کے خلاف جائے یعنی ہم اس ملک سے باہر جب نکلتے ہیں، ہمارے پاس اپنا پاسپورٹ ہوتا ہے، ہمارے پاس اپنی ایک نیشنلٹی ہوتی ہے، سب سے پہلے ہم اس بات پر Proud feel کرتے ہیں، Being as a Pakistani کہ میں پاکستان کا رہائشی ہوں، میں پاکستانی ہوں۔ جناب سپیکر، آج مرجڈایریاز کے جتنے بھی لوگ ہیں جو اس مشکل سے گزر رہے ہیں، میری اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر بندے سے یہ درخواست ہوگی کہ بھئی آج ہم پر ہے، آپ یقین مانیں، کل آپ پر ہے، اگر مرجڈایریاز تک یہ بات نہیں رکی، مرجڈایریاز میں یہ بدامنی ختم نہیں ہوئی تو میں آپ کو یقین کے ساتھ کہتا ہوں، میں وہ بچہ ہوں، میں وہ بچہ تھا، جب وہ بدامنی کی لہر چل رہی تھی تو میں پشاور سے تعلیم حاصل کر رہا تھا، پشاور کے دھماکوں کی آوازیں میرے خیال سے کوئی ایسا پشتون نہیں ہوگا کہ اس کے کانوں سے وہ دھماکوں کی آوازیں ابھی تک نکلی ہوئی ہوں، آیا وہ حالات آپ لوگ اتنی جلد بھول گئے ہیں، ہم Politicians اتنے کمزور ہیں کہ ہماری کوئی نہیں مانی جاتی۔ جناب سپیکر، ابھی نثار نے ایک بات کی کہ اس ایوان سے میری درخواست ہے، یہ ٹھیک ہے، ہم یہ بات کریں گے لیکن ایوان کی کس نے کتنی حیثیت چھوڑی ہے وہ مجھے بھی پتہ ہے، آپ سب کو بھی پتہ ہے لیکن پھر بھی ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم آئین کو بچانے والے لوگ ہیں، میں پھر بھی سب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس وقت یہ بات چھوڑیں کہ میں فلانے پارٹی سے ہوں، ابھی اس بار ہمیں متحد ہو کر پختونخوا کو بچانا ہے، ادھر کے امن کو بچانا ہے، مرجڈایریاز میں جو بدامنی ہے، اس کو ختم کرانا ہے کیونکہ میں آپ سب سے یہ ایک بات کرتا ہوں کہ اگر میرے علاقے میں امن نہ ہو، میں نہ پھر سکوں تو میں کیسے الیکشن کے لئے کھڑا ہونگا، پھر کسی اور پارٹی کا بندہ کیسے الیکشن کے لئے کھڑا ہوگا، آپ مجھے یہ بتائیں کہ وہاں پر ڈاکٹرز کیسے جائیں گے، وہاں پر ایجوکیشن کی کیا حالت ہوگی؟ لہذا میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے پہلے بھی ہمارے ساتھ دیا ہوا ہے، ابھی بھی آپ سے درخواست ہے کہ مرجڈایریاز کے لئے آواز اٹھائیں، پختونخوا کے لئے آواز اٹھائیں، پاکستان کے لئے آواز اٹھائیں اور میں بحیثیت ممبر پراونشل اسمبلی یہ عہد کرتا ہوں، یہ قسم کھاتا ہوں کہ مجھ پر میرے علاقے کے لوگوں نے جو اعتماد کیا ہے، خواہ اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے لیکن مجھ سے میرا رب اس چیز کا پوچھے گا، ان شاء اللہ جہاں تک میری ذمہ داری ہوگی، اس میں مجھے جس قسم کا بھی خطرہ ہوگا، میں اپنی ذمہ داری پوری کروں گا، آپ لوگ اپنی اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ مہربانی، تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> میں صنم جاوید صاحبہ کو جو ہماری Young leader ہیں، اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ شفیع اللہ جان صاحب، میں کہہ رہا ہوں کہ ذرا تھم جائیں تو پھر۔

<u>جناب شفیع اللہ جان:</u> بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، ہاؤس میں اس وقت صوبے کے امن وامان پر بات ہو رہی ہے، اپوزیشن کی بینچز سے بھی بات ہو رہی ہے اور ٹریژری بینچز سے بھی ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، اس وقت صوبے میں دوبارہ آپریشن کا کھیل کھیلنے کی تیاری ہو رہی ہے، بات بڑی واضح اور سادہ ہے کہ آپریشن کا کھیل صرف اسی ریجن میں کیوں ہے؟ آپریشن اسی بارڈر پر ہمیشہ کیوں ہو رہا ہے؟ آپریشن کے لئے ہمارے لوگوں کو کیوں ایندھن بنایا جارہا ہے؟ آپریشن کے لئے ایک بار پھر ہمارے لوگوں کو IDPs کیوں بنایا جارہا ہے؟ آپریشن کے لئے ہمارے قبائل کو نقل مکانی پر پھر کیوں مجبور کیا جارہا ہے؟ اور صرف ایک ہی بارڈر ہمیشہ آپریشن کے لئے، ان کے پاس ایک ہی Option ہوتا ہے کہ جب بھی ان کو ڈالرز کی ضرورت ہوتی ہے، جب بھی ان کو Foreign Aid کی ضرورت ہوتی ہے، جب بھی ان کو باہر قوتوں کو خوش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو میرے پختون قبائل پر آپریشن لانچ کر دیتے ہیں، ایک لاکھ سے زیادہ شہادتیں ہم نے دیں، لاکھوں لوگ ہمارے نقل مکانی کر چکے ہیں، لاکھوں لوگ ہمارے IDPs بن چکے ہیں، کاروبار میں ہم لاکھوں، اربوں ڈالر کا نقصان کر چکے ہیں، جب بھی آپریشن ہوتا ہے اور جب آپریشن کا اختتام ہوتا ہے تو یہ ایک فگرز دے دیتے ہیں کہ جی آپریشن بڑا کامیاب ہوا، اتنے دہشت گرد مارے گئے ہیں، یہ علاقہ کلیئر ہو گیا، اس کے کچھ عرصے بعد دوبارہ وہاں پر آپریشن لانچ کر دیتے ہیں، سوال بڑا سادہ سا ہے کہ لاکھوں ڈالرز کا جو انہوں نے Fence لگائی، کئی مرتبہ انہوں نے آپریشن کئے، جب وہ آپریشنز کامیاب ہوئے تو وہ لوگ دوبارہ کیسے Settled ہو رہے ہیں، کون ان کو دوبارہ Settle کر رہا ہے، کون ان کو لے کر آرہا ہے؟ ان کو بارڈر پر کیوں نہیں روکا جارہا؟ کیوں باجوڑ میں ان کو Settle کیا جارہا ہے؟ کیوں ان کو مہمند میں Settle کیا جارہا ہے؟ کیوں تیراہ میں Settle کیا جارہا ہے؟ جب یہ وہاں سے چونسٹھ (64)، پینسٹھ (65) کلومیٹر سفر کر کے یہاں پہنچتے ہیں تو بارڈر سنبھالنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟ یا ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ یہ تحریک انصاف کو نشانہ بنائیں یا تحریک انصاف کے لوگوں کو سڑکوں پر گھسیٹ لیں، ان پر مقدمات بنائیں یا ان کی ذمہ داری بارڈر سنبھالنا ہے۔ جناب سپیکر، بات بڑی واضح ہے کہ ان کی ذمہ داری بارڈر سنبھالنا ہے، اگر بارڈر سے یہ لوگ یہاں پر Settled ہونگے تو ذمہ دار یہ لوگ ہیں، یہ جو ان کی ذمہ داری ہے، اس سے منہ موڑ کر ساری توانائی تحریک انصاف اور عمران خان کو ختم کرنے پر یہ زور لگا رہے ہیں، اس وقت میدان جنگ ہمارے علاقے بنے ہوئے ہیں، ہمیشہ ہمارے علاقے میدان جنگ کیوں بنتے ہیں، کیا قصور ہے ہمارا؟ ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم پختون ہیں، ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم یہاں پانچ ہزار سال سے زیادہ ہو کر ہم یہاں آباد ہیں، پاکستان بننے سے پہلے ہم یہاں آباد ہیں، ہمارے لئے یہ بڑے اچھے لفظ Use کرتے ہیں کہ یہ ہمارے Strategic assets

ہیں، ہم ہی Strategic assets ہیں، ہم ہی مریں گے، یہ لوگ ہمیں ہی ماریں گے، ہمارے کاروبار تباہ ہوں گے، ہمارے لوگ IDPs بنیں گے، ہم ہی شہادتیں دیں گے، ہم 1947ء سے لے کر آج تک شہادتیں دے رہے ہیں، گزشتہ پچھتر (75) سالوں سے ہم شہادتیں دے رہے ہیں، ہم بھی سوچتے ہیں، ہماری بھی ایک Thought process ہے کہ کب ہمارے علاقے میں امن آئے گا؟ کب ہم چین کی نیند سوئیں گے؟ جناب میرا تعلق کوہاٹ سے ہے، مجھ سے 50 کلومیٹر دور جنڈ کا بارڈر ہے، جب آپ 50 کلومیٹر سے سفر کرتے ہیں، جب آپ پنجاب میں Enter ہوتے ہیں، میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ بات کر رہا ہوں کہ جنڈ کے لوگوں کی نہ گھروں کی باؤنڈریز ہیں، نہ وہاں پر کوئی ان کی Safety کے لئے کوئی پولیس کی پٹرولنگ ہے، نہ وہاں پر کوئی تھانہ ہے، نہ وہاں پر کوئی پٹرولنگ ہے وہ بھی بارڈر کے اس پاس ہے لیکن وہاں پر امن وامان ہے۔ جناب سپیکر، ہم نہیں چاہتے کہ بارڈر کے اس پار دہشت گردی ہو، آپریشن ہو لیکن میرا سوال وہی ہے کہ آخر ہم ہی کیوں؟ آخر ہم پختون ہی کیوں جو ہمیشہ ان کے Strategic assets بنتے ہیں؟ جناب جب ان کو ڈالرز کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ یہاں پر یہ کارروائیاں شروع کر دیتے ہیں، یہاں پختونخوا میں تحریک انصاف کی حکومت ہے، یہ پہلی عوامی حکومت ہے جو عوام کے ووٹوں سے آئی ہے، آج یہ میری بہنیں پیچھے بیٹھی ہوئی ہیں، Reserved seats پر ان کو بھی عمران خان کا شکر گزار ہونا چاہیئے، بغض عمران خان میں ان کو سیٹیں ملی ہیں (تالیاں) ان کو بھی عمران خان کا شکر گزار ہونا چاہیئے، ہم سارے تو ہیں ہی عمران خان کے شکر گزار لیکن یہ جو بغض عمران خان میں ان کو سیٹیں ملی ہیں، ان کو مبارک ہوں، ہم ان کا مقابلہ کریں گے، Floor پر بھی اور میدان پر بھی، خیبر پختونخوا میں اس وقت تحریک انصاف کی حکومت ہے، عمران خان نے Floor پر یہ بات کی تھی کہ ملٹری آپریشن کسی بھی چیز کا حل نہیں ہے، ہمیشہ عمران خان نے ملٹری آپریشن کو پاکستان کے مفاد میں اچھا نہیں سمجھا تو یہ حکومت بھی آپریشن کے خلاف ہر حد تک جائے گی ان شاء اللہ، جناب سپیکر، ہمارے لئے لوگوں کا امن ضروری ہے، ہماری Priority عوام کا امن ہے، امن ہو گا تو ترقی ہو گی، امن ہو گا تو خوشحالی آئے گی، امن ہو گا تو یہ صوبہ آگے بڑھے گا، ہم بارہا یہ بات کر رہے ہیں کہ کسی بھی چیز کا حل آپریشن نہیں ہے، آپ کو آخر میں میز پر آکر بات کرنی پڑے گی، جب آپ کو آخر میں میز پر بات ہی کرنی پڑے گی تو پھر کیوں لاکھوں لوگوں کو ایندھن بنایا جا رہا ہے؟ کیوں لاکھوں لوگوں کو دوبارہ دربدر ہونے کی کوشش کی جا رہی ہے، جب Last time ہمارے آپریشن ہوئے ہیں، ابھی تک لوگ جو IDPs بنے تھے وہ اپنے گھروں تک نہیں گئے، ان کے گھر ابھی بھی نہیں بنے اور اسی طرح مسمار پڑے ہیں، کیا ہمیشہ خیبر پختونخوا ہی ان کی Strategic asset بنے گا؟ کیا ہمارا قصور یہ ہے کہ ہمارے پاس معدنیات ہیں؟ کیا ہمارا قصور یہ ہے کہ ہمارے پاس دنیا کی ہر چیز ہے سوائے امن کے؟ جناب سپیکر، ہماری حکومت، تحریک انصاف کی پارٹی ان شاء اللہ عمران خان کے ویژن کے مطابق آپریشن کے خلاف ہر حد تک جائے گی، ایک اور چیز کہ میں کل رات ایک آرٹیکل پڑھ رہا تھا لیکن مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آئی کہ جب ان کو آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے تو ہمارے ایک دم

سے افغانستان کے ساتھ حالات خراب ہو جاتے ہیں، راتوں رات افغانستان کے ساتھ ہمارے حالات کیوں خراب ہوتے ہیں؟ کیونکہ پی ڈی ایم کی حکومت اور طاقتور حلقے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم افغانستان کے ساتھ اپنے حالات خراب کریں گے تو خیبر پختونخوا میں ہم آپریشن کریں گے، آپ ان آپریشن کا ان سے پوچھیں، آپ ایک In camera session بلائیں، ان سب کو دعوت دیں، ان کو کہیں کہ آپ ہمیں بریفنگ دیں جو آپریشن آپ نے پہلے کئے ہیں، اس کے ریزلٹس کیا ہیں؟ ان کے فگرز کیا ہیں؟ آپریشن ہو جاتا ہے، کامیاب ہو جاتا ہے، چھ مہینے بعد پھر لوگ آ جاتے ہیں، اس بار یہ نہیں چلے گا، یہ حکومت، یہ کیبنٹ، یہ ممبران، یہ تحریک انصاف کی حکومت، یہاں کا وزیر اعلیٰ آپریشن کے خلاف ہر حد تک جائے گا، کچھ دنوں بعد پانچ اگست ہے، پانچ اگست کے حوالے سے بڑا سادہ سا پیغام اپنی پارٹی کے لئے اور عوام کے لئے یہ کہ ڈاکوؤں کا ٹولہ اس وقت ملک پر مسلط ہے، Duffer ڈاکو جو اس وقت ملک پر مسلط ہے، اگر پانچ اگست کو عام عوام ان کے خلاف نہیں نکلی کیونکہ حضرت علیؓ کا مشہور قول ہے کہ " کفر کا نظام چل سکتا ہے، ناانصافی کا نظام نہیں چل سکتا" پانچ اگست کو ان کے خلاف جہاد کا دن ہے، پانچ اگست کو ان ڈاکوؤں کے خلاف ریفرنڈم کا دن ہے جس طرح آٹھ فروری کو پوری عوام نکلی اور انہوں نے ووٹ عمران خان کو دیا، ان شاء اللہ پانچ اگست کو پوری قوم نکلے گی اور ان شاء اللہ ان ڈاکوؤں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دے گی، عمران خان کو ریلیز کرے گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: عبیدالرحمان صاحب، یہ اپنا، علی شاہ خان ایڈوکیٹ ادھر سوات میں کوئی واقعے کا کہتے ہیں تو اس پہ وہ دو منٹ بات کرنا چاہتا ہیں وہ کہتے ہیں کہ ضروری بات ہے، کوئی پولیس اور وکلاء کا کوئی وہ ہے۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب علی شاہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی شکریه جناب سپیکر صاحب، نن زه په دوه موضوعاتو باندې یو څو منټه خبرې کول غواړم جی۔ د ټولو نه مخکښې خو به زه په امن باندې خبره کوم ځکه چې په یو ملک کښې امن نه وی، په علاقه کښې امن نه وی نو هلته بیا هیڅ نه وی او نه هلته ترقی وی۔ جناب سپیکر، آپریشن زمونږه په سوات کښې زمونږ د مخے شوے دے، زه په خپل ځائې کښې موجود ووم، زه راوتلې نه ووم نو ما د آپریشن صورتحال لیدلے دے، مونږ به په لاسونو کښې ماشومان او خلق راغونډول او په بوجو کښې به مو د آپریشن د وجې نه راغونډول، دا د باجوړ مسئله نه ده، دا زمونږ د ټولو پختنو مسئله ده، دا زمونږ د صوبې مسئله ده، دا زمونږ د ملک مسئله ده، زه خپلو مقتدر ادارو ته دا وایم او جولئ ورته خوروم چې تاسو مونږ نه جدا نه یئی، زمونږ خلق یئی په دې فورسز کښې زمونږه خوریونه، زمونږ وریرونه، زمونږ وروڼره، زمونږه اوښې، زمونږه خپلوان، دا په دې فورسز کښې دی او تاسو

زمونږ د خلقو نه يئی، تاسو بل څوک نه يئی، نو زه دا ريکويسټ کوم چې د يو کور ګيټ نه وی، زمونږ ګيټ نشته پاکه خبره ده، زمونږ بارډر چې دے، هغه غير محفوظ دے، چې د يو کور ګيټ نه وی نو هغې ته سپی هم ننوځی، هغې ته پيشوګان هم ننوځی، هغې ته منګاکان هم ننوځی، هغې ته منزری هم ننوځی، نو زه دا وايم چې تاسو د کور دا ګيټ محفوظ کړئ، زمونږ بارډر محفوظ کړئ او بيا درته جولئ خوروم چې تاسو مونږه د ځان نه جدا مه ګڼرئی، تاسو څوک يئی خو زمونږ د دې قوم خلق يئی، زمونږه اداري يئی، د دې قوم د ټيکسونو پيسې تاسو له درکړې کيږی، زمونږ به حفاظت کوئ، باجوړ يواځې باجوړ نه دے، زما په تحصيل کښې نن هم يو زبردست طريقې سره امن پاسون شوے دے ان شاء الله، او که فرض کړه، دا د باجوړ آپريشن سټاپ نه شو نو مونږ ټول د صوبې خلق به روډونو ته رااوځو او دا به سټاپ کوؤ، آپريشن په هيڅ حال باندې مونږه نه منو، مونږه امن غواړو، مونږه امن غواړو، مونږه بدامنی چرته هم نه غواړو، مونږ د خپلو ادارو تضحيک هم نه منو، زمونږ چې کوم هغه شهيدان کيږی، هغه زمونږه ورونړه دی، مونږ په هغوی باندې هم خفه کيږو۔ جناب سپيکر صاحب، د دې نه علاوه زمونږه په مټه تحصيل کښې هغه بله ورځ چرته يو واقعه شوې ده، د KMU ايډمنسټريشن چې کوم دے نو هلکان ئے ډير زيات فيل کړی وو نو هغوی روډ ته راوتلی دی او يو مظاهره ئے کوله په هغې کښې زمونږ د مټې يو وکيل صاحب ښه معزز وکيل دے، Practicing lawyer دے، هغه راغلے دے او د خپل د ماما د ځوې تپوس ئے کولو نو هغه چې کله تهانړې ته تلے دے، هلته هغه متعلقه ايس ايچ او، ډی ايس پی صاحب هغه وکيل ئے وهلے دے، زدوکوب کړے ئے دے، جامې ئے پرې شلولی دی، بيا ئے حوالات ته ننه ويستلے دے، بيا ئے راويستے دے او بيا ئے دننه کړے دے او وهلې ئے دے، وکيلانو ته چې پته اولګيده هغوی لاړل او جج صاحب ته ئے Application ورکړو او بيلف لاړو چې يره ته ئے Recover کړه، هغه کس سره خو بيا هم هغوی هغه کس نه دے پريخودلے، بيا ئے د هغه تهانړې نه شفټ کړو بل يو چوکئ ته ئے بوتولو نو هغه مسئله جوړه شوے ده۔ جناب سپيکرصاحب، زه به درته د پښتو يو متل اوکړم او دې نه مخکښې به دا اووايم چې مونږه وکيلانو پاکه خبره ده، مونږ خو د مشرف غوندې ډکټيټر ځم کړے وو، سيدها کړے مو وو، که نه وو مو سيدها کړے؟ نو زه دا عرض کوم د خپلې صوبې سی ايم صاحب ته، تاسو ته د دې ايوان په وساطت باندې چې زمونږ د وکيلانو مرسته په ديکښې اوکړئ چې هغه ډی ايس پی چې دے، کوم ظلم ئے کړے دے او ايس ايچ او هغه دې برخاست کړے شی او د هغه ځائې نه د لرې کړے شی۔ ګورئ تاسو به نن کتلی وی چې د لاهور بار هم د وکيلانو دپاره هړتال کړے دے نو زه دا عرض کوم چې د وکيلانو نه دې قلار شی

ځکه که دا وکیل نه وی نو بیا به ځان په څه خلاصوئ، که پولیس والا هم اونیولے شی نو هغه راځی په وکیل پسې، که فرض کړه سیاسی خلق راشی، په دې تیر وخت کښې مونږ باندې چې کوم آفت راغلے وو نو بغیر د وکیلانو نه بیا بل څوک نه وو، زه دا عرض کوم چې په دیکښې د یو جوډیشل انکوائری اوشی او د دغه ډی ایس پی او ایس ایچ او خلاف دې سخت کارروائی اوشی او بیا یو مثل د رته کوم چې د وکیلانو مثال خو داسې دے، هغه خلق وائی "د پیریانو کور ته گټه اچول یا گټه گزارول دی" نو که بیا ځان خلاصولے شی نو خلاص د کړی، زما دا ریکویسټ دے د دې ایوان په Through باندې چې دغه ډی ایس پی او ایس ایچ او چې دے، دا د فوری طور معطل کړے شی، د دغه ځائې نه دې ټرانسفر کړے شی او هغه وکیلان چې دی، هغوی ته دې ریلیف ورکړے شی، ورنه په ملاکنډ ډویژن کښې خو هړتال شوے دے خو صبا به ان شاءالله په ټوله صوبه کښې هړتال کیږی۔ ډیره زیاته مهربانی۔ شکریه جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب وزیر قانون صاحب، آپ نے علی شاہ خان ایڈوکیٹ کی باتیں سن لی ہیں کہ نہیں سنی؟ مجھے لگتا ہے، آپ نے نہیں سنی، آپ اے جی صاحب کے ساتھ کوئی گفت وشنید میں مصروف تھے۔ علی شاہ خان، آپ منسٹر لاء سے بعد میں ملیں، مجھے پورا یقین ہے کہ یہ اس کا کوئی نہ کوئی اچھا حل نکال لیں گے۔

<u>جناب علی شاہ:</u> بڑی مہربانی، تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> وزیر قانون کا مائیک ذراOnکریں، یہ وکلاء اور پولیس کا ایک مسئلہ ہوا ہے سوات میں، اس کی ڈیٹیل انہوں نے بیان کی ہے تو یہ ایسی چیزیں جہاں لاء اینڈ آرڈر کی یہ سیچویشن ہو کہ باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک یہاں خلق خدا پریشان ہو، لوگوں کے بچے مر رہے ہوں، لوگوں کی بچیاں مر رہی ہوں، شہید ہو رہی ہوں، بوڑھے شہید ہو رہے ہوں، گھروں پہ بم برسائے جارہے ہوں، ایک طرف سے رات کو مسلح افراد آجاتے ہوں، دوسرے صبح دن کو مزید مسلح دستے آ جاتے ہوں تو لوگوں کے لئے بڑی Chaoticsituation میں جہاں Settled areas ہیں تو کم از کم وہاں ان چیزوں کو گورنمنٹ کا کام ہے کہ ان چیزوں کی طرف بھرپور توجہ دیں۔ جناب آنریبل منسٹر لاء صاحب، آپ سے ہماری بڑی توقعات ہیں۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون):</u> شکریہ جناب سپیکر، اس میں میری گزارش ہو گی کہ اے جی صاحب چونکہ ہمارے بار کونسل کو بھی چیئر کرتے ہیں، اس کی تفصیل یہ بتادیں گے اور یہ بڑا افسوسناک واقعہ ہوا ہے، بالکل آپ کی بات درست ہے اور وکلاء برادری تو ہماری وہ برادری ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت سخت حالات میں وہ عوام کی خیر خواہ ہوتی ہے، خاص طور پر ہمارے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وکلاء برادری ہر دور میں ہمیشہ جمہوریت کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔

وزیر قانون: Exactly اسی طرح ہے۔ جناب سپیکر، خاص طور پہ ہمارے اوپر جو حالات گزرے ہیں، ہمیں اور ہماری پارٹی کے لوگوں کو تو اس بات کا بخوبی ادراک ہے، میں گزارش کروں گا کہ اگر اے جی صاحب اس کے اوپر آپ کو ڈیٹیل ریپلائی دیں، میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ Concern DPO کو ادھر بلایا جائے، اس سے جواب طلبی کی جائے۔

جناب سپیکر: ابھی بیٹھے ہیں؟

ارباب محمد عثمان خان: سر، ایک ایشو کی طرف ریکویسٹ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا جو ایک بڑا مسئلہ درپیش ہے جو کہ ہم سب کا مسئلہ ہے، یہ Public interest کی بات ہے تو یہ وکلاء اپنی طرف سے کریں گے لیکن اس Matter کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ صحیح طریقے سے ممبر صاحب کی یہ چیز اور یہ ریکویسٹ ہم Take up کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: آنریبل ارباب صاحب، آپ پہلے ڈیبیٹ تو ہونے دیں، اس چیز کو اسے Limelight میں آنے دیں پھر اس کے لئے کمیٹی بھی آپ کے اختیار میں ہے، سپیشل کمیٹی بھی آپ کے اختیار میں ہے، ساری بن جائیں گی۔ جناب آنریبل ایڈوکیٹ جنرل صاحب، یہ والا مائیک On کر دیں، یہ اپنا ظاہر شاہ والا مائیک On کر دیں۔

جناب شاہ فیصل (ایڈوکیٹ جنرل): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں بطور ایڈوکیٹ جنرل اور Chairman KP Bar Council بھی ہوں یعنی اس صوبے کے تمام وکیلوں کا چیئرمین بھی ہوں، جب یہ واقعہ ہوا تو ہماری باڈی نے دوسرے دن اس پر Strike بھی کی ، Throughout the province پورے صوبے میں Strike تھی، تمام عدالتوں میں کوئی وکیل پیش نہیں ہوا، جہاں تک ان کی بات ہے، Proper scrutiny اور انکوائری کی بات ہے تو اب وہاں کے جو Concerned لوگ ہیں، وکلاء ہیں، اس پہ Proper اگر انکوائری ہو جائے تو Surface پہ یہ بات آجائے گی کہ Real controversy کیا تھی لیکن یہ ہے کہ ہم اپنے وکلاء اور جو وکیل بھائی تھا، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ہم نے باقاعدہ وہ Strike کی، مجھے آج بھی یاد ہے کہ جب Interim setup کا وقت تھا، میرے ساتھ میرے لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو ہائی کورٹ کے Premises سے Abduct کیا گیا تھا تو ان وکیل صاحب کے ساتھ بھی یہ سب کچھ ہو چکا ہے، اس طرح ہے کہ جیسے سر نے کہا کہ ایک کمیٹی بنانی چاہیئے تو جہاں تک اب ہمارا وہ ایشو ہے تو ہمارا جو وائس چیئرمین صاحب ہیں، ان سے میں بات کروں گا، ان سے میں کہوں گا کہ Proper inquiry کروائیں کیونکہ جو Functional activity ہے وہ وائس چیئرمین کرتا ہے اور چیئرمین جو ہوتا ہے وہ Ex-officio ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر، ہاؤس سے تشریف لے گئے)

(اس مرحلہ پر محترمہ ثریا بی بی، ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر لاء آفتاب عالم صاحب۔

وزیر قانون: میڈم سپیکر، اس میں میری گزارش ہو گی کہ اس ایشو کو ہماری جو ہوم سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس کو Refer کیا جائے تاکہ اس میں Fact-finding بھی ہو اور اس کے اوپر Proper inquiry کی جائے۔ شکریہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب عثمان صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ میڈم سپیکر، چونکہ یہ ہمارے ہاؤس کا ایک کافی Basic اور دیرینہ مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے، اس پہ بات ہوئی ہے، افسوس یہ ہے کہ یہ صوبے کی بات نہیں ہے، یہ مرجڈ ڈسٹرکٹس کی بات نہیں ہے، یہ پاکستان کی بات ہے، یہ ریجن کی بات ہے۔ میڈم سپیکر، میں کوشش کروں گا کہ پارٹی سے بالاتر ہو کر اس پر بات کروں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے نشانے پر رہے ہیں اور اگر آپ facts and figures دیکھیں تو سب سے زیادہ ٹارگٹ ہی ہوئے ہیں، اسی طرح ہمارے جو باقی پارٹی ممبران ہیں، اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے، میں پھر بھی یہ کہوں گا کہ میں اسے Politicized نہیں کرنا چاہ رہا ہوں لیکن ایک حقیقت پسندانہ عمل اور Road map ہمیں طے کرنا پڑے گا۔ میڈم سپیکر، 70 سال ہو گئے ہیں کہ ہم انہی مسائل سے گزر رہے ہیں اور The bottom line is the economy، ډاکټر صاحب، هغه د بل کلنټن (Bill Clinton) والا خبره وه چې ځنګه به ئے تاواؤ، هغه وائی: Economy is stupid dollar and sense کی بات ہے، میں یہ پیشکش کرتا ہوں، تجویز دیتا ہوں کہ جو فگرز آپ دیکھیں اور جس پر ہم Politics بھی کرتے آ رہے ہیں، ایک Narrative یہ بنایا گیا تھا کہ دہشت گردی ہماری وجہ سے آئی تھی، دہشت گردی ہمارے کولیگز کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے، ابھی ہمیں پتہ چل رہا ہے، اگر آپ 2024ء کا ریکارڈ چیک کریں تو دہشت گردی میں 45 فی صد اضافہ ہوا تھا اور بارہ سو سے زیادہ ہمارے یہاں پہ لوگ ٹارگٹ ہوئے تھے، مسئلہ یہ آتا ہے کہ پختونخوا اور ہمارے Western regions کیوں Isolated ہیں؟ بات ابھی اس میں یہ کی جاتی ہے کہ مائنز اینڈ منرلز، اس Sitting کے بعد میں اپنے تمام معزز اراکین کو ایک آرٹیکل بھیجوں گا اور آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، یہ میں نے 2017ء میں لکھا تھا، اس پہ میں نے Highlight کیا تھا آئل اینڈ گیس، ہمارے پاس سب سے Valuable assets is oil and gas۔ دوسری جو پیشکش اس دن جرگے میں ہوئی تھی، پی ٹی آئی کے جو اراکین ہیں، ہمارے معزز کولیگز بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو بھی کہوں گا کہ پارٹی کی سطح پر آپ اگر اس میں ایک APC یا آپ کوئی Road map بناتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ مرجڈ ڈسٹرکٹس اس سے زیادہ Affect ہو رہے ہیں، ہم سب اس کے متاثرین رہے ہیں لیکن یہ بھی مت سمجھیں کہ آپ کے اضلاع کے جو ہمارے ذمہ دار لوگ پچھلے پچاس سالوں سے تھے آیا وہ ان سے ملے ہوئے نہیں تھے؟ سہیل خان، آیا ہم جو تجاویز ابھی پیش کر رہے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ عوام یہ چاہتے ہیں، مجھے اس چیز کا پتہ ہے لیکن آپ عوام کو اس منظم طریقے سے نکال سکتے ہیں؟ نه ئے شو راویستلے، دا یو حقیقت دے، بله خبره دا ده چې ہم کسی کے خلاف نہیں

ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ کے لئے Afghan war، اس سے پہلے میں نے 1960ء جب ہمارے اوپر چائنہ کے خلاف زور ڈالا گیا تھا کہ آپ چائنہ کے ساتھ نہیں جائیں گے، ہم امریکہ کے ساتھ جاکر کھڑے ہو گئے، ہم نے United States of America کے لئے بہت ہی زیادہ قربانیاں دی ہیں، ابھی ایک خوش آئند بات ہے، ایک اتفاقاً بات ہے کہ ہمیں ایسا ایک President ملا ہے جو گھن گو ہے، He is going against the allies and in favour of the forces، ایسا ہم نے نہیں دیکھا ہے لیکن امریکن گورنمنٹ اگر (Donald Trump) ٹرمپ آ بھی جائے تو ان کو اس چیز کی اجازت نہیں ہے وہ Corporate America نہیں دے گا کہ وہ جاکر یہ Decision کریں، That's the decision of the corporate America جن میں بڑے بڑے Economists بیٹھے ہیں اور ان کا جو Revenue annual آپ دیکھیں، امریکن گورنمنٹ کا جو بجٹ ہے وہ اس سے زیادہ ہے، ہمیں ان کے ساتھ Cooperation چاہیئے، میں یہ پیغام اور ہماری اس پہ کافی ڈسکشن ہوئی ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ پارلیمنٹیرینز خواہ کسی بھی سطح پر ہو پھر پختونخوا میں تو کوئی حیثیت ہی نہیں رہی ہے، پارلیمان کی تعریف Constitutionally اگر آپ دیکھیں تو یہ نہیں ہے کہ ہم نالیاں، گلیاں، روڈز اور سکولز بنائیں گے، Our primary responsibility is legislation and policymaking.، میں نے جب پچھلی دفعہ سپیکر صاحب کو ریکویسٹ کی تھی کہ ہمارے لاء منسٹر اگر اتنے Busy نہ ہوں، یہاں پہ تو ہم ہائی کورٹ سے ٹکر لے ہی نہیں سکتے لیکن Consumer courts, district courts, session courts جس میں ہماری اتنی زیادہ عوام اور آپ کے حلقے کے لوگوں کا کام ہوتا ہے، مرجڈ ڈسٹرکٹس کے لوگوں کا کام ہوتا ہے، اس کو تو Streamline کر سکتے ہیں، Because at the end of the day we are a legislative body اور پھر میں یہ پیغام دنیا کی چھوٹی بڑی قوت کو بھی دینا چاہ رہا ہوں کہ ہم ان کے Against نہیں لیکن وہی 1970ء اور 1980ء والی دہائی اور 1990ء والی دہائی، وہی Impression اور وہی پیغام آپ ان لوگوں کو بھی پہنچاتے ہیں کہ We are with you اگر وہ ٹرمپ ہو، اوباما ہو، بل کلنٹن ہو، بش ہو، سینیئر بش ہو، ان کی Primary responsibility is to serve the national interests of United States of America، یہاں پر ہم آتے ہیں تو بات کیا ہوتی ہے، کس کی Interest serve کی جاتی ہے؟ پھر بھی میں ان کو پیغام پہنچا رہا ہوں کہ جو پیسے آپ کے ہوئے ہیں، Whatever has been done is dusted، وہ کل گزر چکا ہے، حقیقت یہ ہے کہ موازنہ کس سے کریں؟ حقیقت یہ ہے کہ افغانستان سے کریں یا بنگلہ دیش سے کریں، حقیقت یہ ہے کہ آخر کار یہ چیز **(Economic Development) Economic denvelopment** کے لئے بنائی گئی ہے، آپ امریکن کی ایک بات رکھیں کہ واجپائی کا دور تھا، میں آپ کو اس کی ترکی کی بھی مثال دے سکتا ہوں، George Fernandez ان کا فارن منسٹر تھا، امریکہ نے ان کو Suggestion یا احکامات جاری کئے، واپس میں George Fernandez ان کو کہتا ہے کہ "No,

first comply with us, and then we will see whether we stand with you or not.، انہوں نے Comply کیا ہے، They will only respect you if you respect yourself، آیا ابھی تک ہم نے اپنی Respect کی ہے؟ کیوں ہم یہ پیغام ان کو بھجواتے ہیں کہ "Just deal with us; wewill deal with our own people."، جب تک آپ اپنے آپ کی Respect نہیں کریں گے، کوئی بھی آپ کی Respect نہیں کرے گا، And Americans are way ahead of that; they are ahead in that spectrum. In fact, they have formed that spectrum میری گزارش اس میں اتنی ہو گی، احمد کنڈی اس پہ بات کریں گے، اس دن بھی اس پہ ایک Suggestion آئی تھی کہ بطور پارلیمان ہم سب سے پہلے پاکستانی ہیں، اس کے بعد پختونخوا کے اور مرجڈ ڈسٹرکٹس کے ہیں، ابھی بھی ہم ان کو یہ پیغام پہنچاتے ہیں کہ آپ نے پاکستان کے ساتھ جو کیا ہے، ہم نے نہیں کیا ہے لیکن لیکن جب بات Dollars and cents اور facts and figures کی آتی ہے تو بنگلہ دیش کا بجٹ 2025-26 کا 64 بلین ڈالرز کا ہے اور آپ کا بجٹ 62 بلین ڈالرز ہے، یہ کیوں ہوا ہے؟ اور وہ ملک جس کے پاس دنیا میں سب سے بڑا اثاثہ ہے وہ آپ کے Reserves نہیں ہیں وہ آپ کا Human capital ہے اگر آپ تاریخ Developed nations کی دیکھتے ہیں، Economic evolvement کا دیکھتے ہیں تو امریکن نے بھی اس ٹائم ترقی کی تھی جب World war-(II) کے بعد وہ ملک تھا جو متاثر اتنا نہیں ہوا تھا، Baby boomers آپ کی edge آئے تھے، ان کے پاس یہ Human capital موجود تھا جو ابھی میں اپنی پاپولیشن کو ایک Liability نہیں سمجھتا ہوں، میں Assets سمجھتا ہوں، ہمارے پاس Demographic and Dynamic بہت ہی Strong ہیں اور امریکن اس کو Utilize کرنا چاہتے ہیں، Hence تجویز کیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ نے پبلک کو Onboard لینا ہو گا، آپ کو ایک Win, win and win strategy بنانی ہو گی جو پبلک کی ہو گی، آپ کی ہو گی، United States of America کی بھی ہو گی اور آپ وہ ملک ہیں کہ آپ کا بجٹ ابھی 62 ,63 بلین ڈالرز ہے، آپ کی GDP around about 360 بلین ڈالر ہے، Peanuts ہے اور آپ کے پاس Potential ہے کہ آپ اس کو پانچ سالوں میں دس گنا زیادہ کر سکتے ہیں لیکن بغیر پبلک ڈیمانڈ کے نہیں کر سکتے اور ہم اتنے دھکے کھا چکے ہیں، اتنی مشکلات دیکھ چکے ہیں، اتنے زیادہ ظلم برداشت کر چکے ہیں کہ ہم آپ سے جو ہمارا حقیقی ایک مطالبہ ہے، ہمارا ایک حق ہے وہ بھی نہیں مانگتے، ہم یہ کہتے ہیں کہ خیر ہے پچیس فی صد، بیس فی صد آپ ہمیں دے دیں، پچھتر فی صد اور اسی فی صد آپ پھر اپنے پاس رکھ لیں، سب سے پہلے اگر آپ اس طریقے سے کام کریں گے، اس فارمولے میں کام کریں گے تو آپ پھر دیکھیں کہ آپ کی Proliferation, Production and Economic development ہو، یہاں پہ آپ کی جو ڈیویلپمنٹ ہو گی وہ کیسے ہو گی لیکن سب سے پہلے جب میں 90s میں US(United State of America) میں پڑھتا تھا، اس ٹائم انٹرنیٹ اتنا فعال نہیں تھا تو ہم جب اپنی رپورٹنگ Consolidate کرتے تھے، ابھی بھی

آپ آن لائن جاکر دیکھ سکتے ہیں کہ سی آئی اے کی باقاعدہ ریسرچ رپورٹس ہوتی ہیں، ہر ایکEconomy کے بارے میں، ہر ایک ملک کے بارے میں، اس میں سب سے پہلے ہمAssessments کرتے ہیں کہ Insurgency and risk assessments کوئی بھی بزنس ہو، کوئی بھی آپ کی Foreign direct investmentsہو اور اس میں کمپنیاںInvolveہوتی ہیں، گورنمنٹ کا یہ کام نہیں ہوتا، سب سے پہلے وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری یہاں پہUncertainty کتنی ہے، کتنی نہیں ہے۔ میڈم سپیکر، بنگلہ دیش نے کیوں ترقی کی ہے، من موہن سنگھ نے90s سے انڈیا کو کس راستے پہ لگایا ہے وہ تاریخ آپ کے سامنے ہے، ریسرچ آپ کر لیں،GDP growth دیکھ لیں جو ہم سی آئی اے کی کتابوں سے دیکھتے ہیں اورAssessment کرتے تھے کہ ډاکټر صاحب، زمونږه او هغه ټول سی آئی اے GDPاورGrowth GDP کا حجم ایک ہی تھا،90s سے تیس سالوں میں وہ G7 میں پہنچ گئے ہیں، Per capital income، بنگلہ دیش کی ہم سے بہتر ہو گئی ہے، ہم کہاں کھڑے ہیں، ہم پیچھے چلے گئے ہیں تو مہربانی فرمائیں، دباؤ سے،Harassment سے کچھ نہیں بننے والا، یہ خانزیب کی بات نہیں ہے، یہ اے پی ایس کی بات نہیں ہے، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں، بھگت رہے ہیں، برداشت کی ہوئی ہے،Used to ہیں ان چیزوں سے، آپ زیادہUsed to ہیں، اتنا فرق نہیں پڑا ہو گا یہاں پہ لیکن آج کل جہاں ایک پٹاخہ پھٹتا ہے، جہاں پہ ایک خانزیب شہید ہوتا ہے، ابھی بھی جاکر آپTrust time of Indiaاور سوشل میڈیا سارا اٹھا دیں کہ سارے لوگ یہ کہہ رہے ہیں Pakistan is a turbulent state. How, in the world,do you expect in the world do you expect to invest in this kind of a society and this kind of environment، یہ مت کہیں کہ ٹرمپ ہمیں، اور نگزیب صاحب کہہ رہے ہیں کہ کچھ مراعات دی ہیں، کچھ Discretion دیا ہے، کچھ Exports دیکھا جائے گا لیکنIn the true senseاگر ہم ان چیزوں پہCapitalize کرنا چاہتے ہیں، ہمCorporate America کو یہImage دنیا کو دینا چاہتے ہیں کہ یہ صرف امریکہ کی بات نہیں ہے، سب سے پہلے ہماری ڈیمانڈ یہ ہے، سب سے زیادہ فائدہ ان کو اس چیز پہ ہو گا کہ ہمیں امن چاہیئے، ہمیںSustainableامن چاہیئے،That would be وہ سب کے لئے Win-win strategy ہو گی اور آپ چھٹی بڑی قوت ہیں، عجیب بات ہے، یہاں پہ میرے کولیگز نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ دروازے کھلے ہیں، ڈیورنڈ لائن کی آپ بات کرتے ہیں، 2025ء میں آپ بیٹھے ہیں، پشاور بھی Safe city نہیں ہے، مجھے آپ ایک سال دیں، گورنمنٹ سے درخواست ہے، آپ دیکھیں کہ آپ کی ہر جگہ پہ ٹیکنالوجی موجود ہے، کمپنیوں کو خود اس کا فائدہ ہو گا، په ایمان که چرته یو سړے مو اوژنی زمونږ نه، کیوں یہ نہیں بنائی گئی، بنائی گئی ہیں، سوال نہیں پیدا ہوتا کہ ہمارا گھر خود کمزور ہے، ہم گھر کی حفاظت نہیں کر سکتے تو باہر سے لوگ کہتے ہیں، جہاں بھی کوئی چیز ہوتی ہے، بیرونی ہاتھ ملوث ہے، عجیب بات ہے، یہ جن عناصر کو انDecision سے اورPeace سے فائدہ ہو گا وہ یہی ہیں، سب سے پہلے ان کو

فائدہ ہوگا، ہم ان کے حق کی بات کریں اگر یہ ہم کو وہ Quote unquote یا Dash civilian نہیں سمجھتے ہیں، کچھ نہ کچھ میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی تھوڑی بہت عقل ہے، میرا خیال ہے کہ میرے کولیگز اس پہ بات کریں گے کہ پارلیمانی سطح پر ہمیں اس میں ذمہ داری اور Pragmatic approach کرنا پڑے گی، ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا پڑے گا، ان صاحبان کو ساتھ بٹھانا پڑے گا، یہ **"Doctrines of division"** ختم کرنا پڑے گا، یہ Images، آج سوشل میڈیا کا دور ہے، آپ کسی کو Harass کر ہی نہیں سکتے، ہمارے لوگ وہ ہیں کہ آپ اگر ان کو وہ یقین دہانی دیں کہ آپ ان کے ساتھ ان کے مفاد اور خاص کر ہماری جو یوتھ ہے، ان کے ساتھ کھڑے ہیں تو آپ کے ساتھ ہی ہوں گے، So let's not play and let's not fool each other اور آخر میں یہی کہوں گا کہ کم از کم میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارلیمان کی طرف سے یہ پیغام پہنچاتے ہیں کہ اگر آپ Substantively, credibly ہمارے ساتھ اس پر Practically کام کرنا چاہتے ہیں تو ہم خیبر پختونخوا کی طرف سے، پارلیمان کی طرف سے، ہر ایک زاویئے سے، ہر ایک سطح پہ، ہر ایک پبلک ڈومین میں آپ کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو ارباب صاحب۔ نیک محمد خان صاحب، ابھی اپوزیشن لیڈر عباد صاحب کو فلور دیں گے، اس کے بعد آپ کی ہوگی۔

<u>جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو میڈم، سب سے پہلے میں جو نیو ممبران ہیں، ہماری بہنیں ہیں، بھائی ہیں، ان کو مبارکباد دیتا ہوں، ان کا First day ہے (تالیاں) کہ After long journey یہ الیکٹ ہو کر ادھر آئے ہیں۔ میڈم، آپ اکیلی تھی، اس سائیڈ سے ابھی آپ کے نمبر بھی زیادہ ہو گئے ہیں، میں مشکور ہوں سپیکر صاحب کا کیونکہ سیشن ویسے Adjourned تھا چار تاریخ تک، ہم اپوزیشن نے ریکویسٹ کی کہ آج کل یہ Burning issue ہے اور یہ ڈیڑھ سال سے ہم کہتے چلے آرہے تھے کہ Law and order is the issue No. 1, of this province، سپیشلی پختونوں کا، بدقسمتی، ڈیبیٹ اس پر نہیں ہوئی۔ سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں کہ آپ نے یہ ریکویسٹ مان کر آج یہ ڈیبیٹ رکھی لیکن ایک میں تھوڑی سا چاہتا تھا کہ یہ ڈیبیٹ بھی کوئی ایسے طریقے سے ہو کہ Fruitful بھی ہو اور Interest بھی ہو کیونکہ کچھ لوگوں نے ادھر بات کی کہ لوگوں کا اسمبلی کے اوپر Trust نہیں ہے، ہمارے اوپر وہ Main issue یہ ہے کہ آج میں دیکھتا ہوں، ویسے جنرل ڈیبیٹ جو ہم نے کی ہے، کبھی آپ کے Protest پر ڈیبیٹ ہوئی، کبھی Abduction پر ڈیبیٹ ہوئی، کبھی ڈی چوک پر ڈیبیٹ ہوئی، کبھی لائٹ بند ہونے پر ڈیبیٹ ہوئی، کبھی شیلنگ پر ڈیبیٹ ہوئی تو یہ ہاؤس فل ہوتا تھا، آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ This is our issue No.1 اور ادھر میں دیکھ رہا ہوں (تالیاں) کہ کتنے لوگ بیٹھے ہیں اور کتنے سیریس ہیں، اس لئے تو لوگوں کو Seriousness نہیں ہے، اس لئے تو امن پاسونکے پاس لوگ جاتے ہیں، ان کی کال پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، اس Trust

لئے تو باہر لوگ آل پارٹیز کانفرنسیں (APCs) کرتے ہیں کہ ہم Concern ہی نہیں ہیں جو Real issues ہیں، اس پر بات ہی نہیں کرتے، It is very sad۔ وہ میں نے یہ تجویز دی تھی کہ اگر چیف منسٹر صاحب خود تشریف لائے Because he is the Leader of the House/ Government ہے وہ پالیسی بیان دے دیں کہ اس Scenario میں گورنمنٹ کا کیا Stand ہے تو پھر سپیکر صاحب نے کہا کہ آج وہ نہیں ہیں، پھر میں نے تجویز دی کہ آفتاب صاحب جو لاء منسٹر ہیں، یہ گورنمنٹ کا مؤقف دے دیں، اس پر ہم تجاویز دیں گے، یہ میں دل سے کہہ رہا ہوں کہ یہ بالکل Political affiliation سے بالاتر ہو کر جتنے بھی صوبے کے لوگ ہیں، جتنے بھی پختون ہیں، جتنی بھی پارٹیز ہیں وہ سارے affected تھے، اس کیس سے ہر بندہ affect ہوا ہے، Cross the border جس بھی پارٹی میں ہو، سب لوگوں نے قربانیاں دی اور دے رہے ہیں، اس پر اکثر جو میں کہتا ہوں کہ Minimalist agenda پر ہمیں ایک ہونا پڑے گا، بد قسمتی سے ہم ایک نہیں ہو رہے، ادھر ایک دوست نے بات کی کہ اسمبلی کیا کرے گی؟ اسمبلی نے جو کیا وہ آپ کی گورنمنٹ نے نہیں کیا، اسمبلی نے جو کچھ کیا، جب اکٹھے ہوئے تو وہ آپ کی فورسز نے بھی نہیں کیا، ادھر جو جرگہ تھا، پی ٹی ایم کی لاشیں گر رہی تھیں، پختونوں کی، ہم نے Initiative لے لیا، Peaceful ہوا کہ نہیں ہوا، یہ اس اسمبلی کو کریڈٹ جاتا ہے (تالیاں) پھر ہم نے ایک کمیٹی بنائی اور لیڈر آف دی ہاؤس کو ہم نے Leading role دے دیا لیکن بد قسمتی سے وہ جو ایجنڈا ہمیں ملا کہ یہ Grievances ہیں، اس پر بات کریں گے جو پراونس کے ساتھ تھے، سی ایم صاحب نے خود وعدہ کیا، ادھر جا کر تقریر کی کہ وہ ہم حل کریں گے جو باقی اداروں سے بات کرنی ہے، فیڈرل گورنمنٹ سے جو بات کرنی ہے وہ ہم Through اس کمیٹی بات پہنچائیں گے تو کیا پراگریس ہے؟ کیا ہوا اس کا؟ اس لئے جب ہماری Seriousness نہ ہو تو Space ہم خود چھوڑ رہے ہیں، ہم یہ اپنی Space، اپنی Political space of this House جو اسمبلی ہے وہ کیوں کسی اور کو ہم دے رہے ہیں؟ Seriousness نہیں ہے۔ جناب سپیکر، کل صبح میں سن رہا تھا، چیف منسٹر صاحب نے ایک تقریر کی، شام کو Same day اس نے بالکل 180 degree angle کا Turn لے کر دوسری تقریر کی تو میں کس کو ٹھیک مانوں؟ جو صبح اس نے کیا تھا وہ ٹھیک تھا یا جو شام کو اس نے کہا تھا وہ ٹھیک تھا، ویسے میں ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتا، میں دل کی جو باتیں ہیں وہی کر رہا ہوں جی۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> سہیل صاحب، پلیز آپ Cross talk نہ کریں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> یہ 180 degree turn میں نے لیا؟ میں نے 180 degree turn کا اس لئے کہا کہ آپ کو اس میں آسانی ہو کہ پہلے کیا بیان تھا اور جب Software update ہوا تو پھر کیا بیان تھا (تالیاں) تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ادھر آپ لوگ جو بات کرتے ہو، ابھی آپ نے جو باتیں کیں کہ فلاں کی گورنمنٹ میں، میں یہ دل سے بات کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ چھوڑ دیں، یہ روزانہ اگر میں شروع ہو جاؤں کہ ابھی جو Episode چل رہی ہے۔۔۔۔

(شور)

<u>قائد حزب اختلاف</u>:اپنے نمبر پر بات کریں یار، یہ کون سا طریقہ ہے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: تاسو خبرې اوکړئ کنه، ټول به خبرې اوکړئ کنه، یار یو بل اوریدل پکار دی کنه، میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ ایک دوسرے کو سن لیتے پھر آپ جواب دے دیتے لیکن میں یہی چاہتا تھا کہ یہ Political debate نہ بن جائے، Serious note پر ہو، اس لئے میں نے کہا کہ چیف منسٹر Clearance دے دیں کہ صبح والا بیان ہم مان لیں کہ گورنمنٹ کا کیا Stance ہے یا شام والا ٹھیک ہے، ہمیں یہ پوچھنا تو آپ سے پڑتا ہے کہ آپ گورنمنٹ ہیں، لاء اینڈ آرڈر آپ کی Responsibility ہے اگر آپ کہتے ہو کہ آرمی ادھر نہ جائے، ادھر نہ جائے تو یہ آرٹیکل 245 پڑھ لیں کہ کس کے پاس اختیار ہے اگر صبح میں Own کروں اور شام کو Disown کروں تو اس طرح تو نہیں چلے گا، یہ ہم کیا Message دے رہے ہیں اگر آپ نے میری پارٹی کے خلاف کچھ کہا اور میں نے آپ کی پارٹی کے خلاف کچھ کہا تو کیا اس سے یہ Militancy ختم ہو جائے گی؟ کیا یہ تباہی ختم ہو جائے گی؟ تو آپ کا بھی ڈومین ہے، آپ کی بھی Responsibility ہے اور وہ Mature show کرنا پڑے گا، اس ہاؤس میں ہم نے 95 فی صد ڈیبیٹ جو کی ہے وہ Irrelevant چیزوں پر کی ہے، کبھی Real issues پر ہم نے بات ہی نہیں کی، اس لئے تو یہ حشر نشر ہے، ابھی اگر آپ Serious ہو اور بعض یہ جو چیزیں ہیں جس کرسی پر بندہ پہنچ جاتا ہے تو باقی دنیا کو یہ پتہ نہیں ہے کہ اس بندے کا کیا Character ہے؟ کیا کردار ہے؟ آج Indian setup کیوں چلے گئے ہیں کہ پاکستان کو Grey list یا Black list میں ڈال رہے ہیں، کس چیز کو لے کر؟ وہ چیف منسٹر کی سپیچ کو لے کر گئے، تو At least یہ پوزیشن ہے، **ChiefExecutive of the Province** جو بیان دیتے ہیں تو یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ Grey list میں اگر ہم گئے، پہلے گئے تھے، کتنے مشکل سے باہر نہیں نکل آئے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ آپ کا جو لیڈر ہے، اس نے بھی پہلے اس طرح کے بیانات دیئے On record ہے، ریکارڈ کا حصہ ہے، میں ماحول کو خراب نہیں کر رہا۔۔۔۔۔

(شور)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ٹھیک ہے، آپ بتائیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>:لیڈر آف دی اپوزیشن کو بات کرنے دیں پلیز، اس کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا پلیز۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ بیانات نہیں دیئے، چلو چھوڑ دیں، آپ بھی کہیں، مجھے پتہ ہے سارا کچھ لیکن میں یہ Debate kill نہیں کرنا چاہتا کہ ایک Episode ختم ہو جاتی ہے، یہ چالیس ہزار طالبان کون لے کر آیا؟ یہ کوسچین بنتا ہے کہ نہیں، کون لے کر آیا؟۔۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: ته خو وزیر یئ کنه، ته خو وزیر یئ، ته خو خبر یئ، ته غوږ کیږده کنه بیا جواب ورکړه، بالکل شروع د هغه نه کوم، اس وقت Then the کمانڈر جنرل فیض (تالیاں) اور اس وقت کی گورنمنٹ خان صاحب Was Prime Minister of this country اور اب اس میں بیرسٹر سیف بھی Signatory ہے، میں سب کے ناموں کو کہہ رہا ہوں، میں مشکور بھی ہوں کہ First time سابق ڈی جی آئی Custody میں ہیں اور اس پر ایک کیس یہ بھی ہے کہ جو آج ہمارے پختونوں کا خون بہہ رہا ہے تو اس نے کیا تھا، جب وہ کمانڈر تھے، ابھی آپ کہہ رہے ہیں کہ فلاں نے کیا، فلاں نے کیا ہے تو یہ Ground reality ہے کہ یہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں، میں صرف آپ سے بات نہیں کر رہا، میں گورنمنٹ سے Categorically کہہ رہا ہوں کہ پہلے جتنے بھی آپریشن ہوئے، اس کے کوئی اچھے نتائج نہیں ہیں اگر اس طرح آپریشن ہو تو ہمیں آپریشن منظور نہیں ہے اگر آج بھی Good and bad concept کا آپریشن ہو تو ہم اس کو Reject کرتے ہیں، There should be no more good and bad concept یہ Good and bad concept ہمارے ساتھ ہوتا رہا ہے، پہلے سب آپریشنز کے ریکارڈ اٹھالیں، جب APS attack ہوا تو اس کے بعد جو Legislation ہو رہی تھی، اس وقت یہ پی ٹی ایم بھی نہیں تھی، کوئی اور بھی نہیں تھا، اس وقت 2014ء کی میں بات کر رہا ہوں، نیشنل اسمبلی میں میری سپیچ موجود ہے، میں نے اس وقت کہا تھا کہ ان کو ساری Power دے دو لیکن مجھے یہ بتائیں کہ Fazalullah was chairlift operator, even not the owner of chairlift، ان کو سوات کا ڈان کس نے بنایا؟ پھر کون لے کر گیا افغانستان، مسلم خان کو چوکوں پر لٹکانا چاہیئے تھا، اس نے ہمارے بچوں کو لٹکایا تھا تو کس نے غائب کر دیا؟ اس طرح شاہ دوران کو کس نے غائب کر دیا؟ اس طرح آپ کے جو حلقے میں ادھر ایک تھا، کیا نام تھا؟ اس کا کوئی ملا جٹ تھا تو اس کو کس نے لیڈر بنایا تھا؟ میں اداروں کو بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ Enough is enough, good bad concept ختم کریں، Insurgency تب تک Tackle کرنا Impossible ہے، جب تک لوکل سپورٹ نہ ہو، جب تک لوکل کوئی راستہ دینے والا نہ ہو، کوئی کھانا دینے والا نہ ہو، کوئی ٹھہرانے والا نہ ہو تو پھر یہ بہت آسان کام ہے لیکن Trust deficit ہے، لوکل لوگوں کو سپورٹ پہ لینا یہ پولیٹیکل لوگوں کا کام ہے لیکن تب Convince ہوں گے، جب Good and bad ختم ہو، تب Convince ہوں گے کہ کوئی بندہ Culprit ہے، ان کو چوک میں لٹکاؤ، سارے لوگ ساتھ کھڑے ہوں گے، میں ابھی بات ختم کر رہا ہوں، میں نے جو اپنا Point of view دینا تھا، کچھ میں نے دیا ہے لیکن ابھی بھی میری ایک تجویز ہے کہ اس اسمبلی کو خدارا Irrelevant نہ کریں، میں نے مثال بھی دی کہ جب ہم ایک Page پر ہوں گے تو ہم نے Impossible کو Possible بنایا ہے، ابھی On serious note کمیٹی بنائیں، اس پر کمیٹی بنائیں، اب میں ایک تجویز دوں گا کہ ابھی جو سب سے زیادہ Burning area ہے، That is Bajaur، اس ہاؤس کی کمیٹی کو یہ اختیار بھی ہو کہ ہم باجوڑ بھی جائیں، ان کے ساتھ بیٹھ جائیں

اگر کوئی چیز ہمیں غلط لگتی ہے تو ڈٹ کر ہم بات کریں، کھل کر بات کریں لیکن پھر میں کہہ رہا ہوں کہ گورنمنٹ اپنے آپ کو Clear کرے، اسی دن جواے پی سی APC آپ نے کی تو یہ طریقہ بھی نہیں ہے، پہلے نہ ہمیں ایجنڈا ملا، نہ کسی نے بات کی، کس طرح Upload کیا، رات کو آپ فون کرتے ہو کہ کل APC ہے، آپ آ جاؤ اور شکر ہے کہ ہم نہیں گئے، اس APC کے بعد جو بیان اس نے دیا، Next day اس سے الٹ بیان دے دیا، ہم تو دوسرے دن الٹ بیان نہیں دے سکتے، ہم جو کہہ رہے ہیں تو وہی کرتے رہیں گے، کھڑے رہیں گے، ابھی میں جو Feel کرتا ہوں، خدا کرے کہ ٹھیک ہو، ابھی جو لیڈر شپ ہے، میں ملٹری لیڈر شپ کی بات کر رہا ہوں، یہ جو Pitch ہماری چلی گئی ہے اس ملک کی، ابھی ان چیزوں کی، یہ بہت Superficial چیزیں ہیں، پہلے آپ لوگ جو کسی نے بات کی، منرلز ہیں، مائنز ہیں، فلاں ہیں، فلاں ہیں، ابھی ہماری Pitch بہت High گئی لیکن اس کو Convince کرنا پڑے گا، اس طرح وہ Dialogue سے Convince نہیں ہوتے، کیا اس صوبے میں کسی نے بغاوت کی ہے؟ نہیں کی، Still ہم سارے لوگ پاکستان زندہ باد کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ ہم نے کوئی Separation کی تحریک شروع کی ہے؟ نہیں، اب بھی باجوڑ میں مارننگ کا آغاز ہوتا ہے وہ پاکستانی ترانے سے ہوتا ہے، پاکستان زندہ باد سے ہے تو کون اتنا بے وقوف ہوگا کہ ہم کوئی خدا نخواستہ اور تحریک شروع کریں، لوگوں کو اس قدر دیوار سے نہ لگائیں کہ واپسی کا راستہ نہ ہو اور وہ کوئی اور تحریک شروع کریں، ابھی Space ہے، بات ہو سکتی ہے، On serious note پھر میں کہہ رہا ہوں خدا کے لئے اس پر Serious ہو جائیں، یہ اپنے آپ کو Irrelevant نہ کریں، You are government، اگر آپ ایک دن کہتے ہو، میں اتنا بے بس ہوں تو پھر Resign دے دو اگر بے بس نہ ہو تو اپنے آپ کو Irrelevant نہ کرو اگر ہم کہتے ہیں کہ اپوزیشن آپ کے ساتھ کھڑی ہے لیکن پہلے ہمیں تو Convince کریں کہ آج ہم ادھر بات کریں اور کل اس پر یوٹرن ہو تو ہم تو روزانہ یوٹرن نہیں لے سکتے، آپ کے لئے تو آسان کام ہے، آپ کے لیڈر نے تو کہا ہے کہ یوٹرن بڑے لیڈر کی نشانی ہے، آپ کے لئے تو آسان ہے لیکن ہمارے لئے آسان نہیں ہے۔۔۔۔

<u>Madam. Deputy Speaker:</u> No cross talks, please.

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تو میڈم یہ گزارشات ہیں، ایک کمیٹی بنائیں، On serious note اس اسمبلی کا Role بڑھائیں اور جو جو چیزیں ہیں جس جس فورم پر ہو، جس طرح میں نے آج Open کہا ہے کہ کون کر رہا ہے، کیا ہو رہا ہے؟ تو میں نے دل سے باتیں کیں، میں آج As a مسلم لیگی یا As a اپوزیشن لیڈر بات نہیں کر رہا، آج میں As a پختون بات کر رہا ہوں جس پختون کے گھر میں خود کش پھٹے ہیں، جس پختون نے اپنے ستاون جنازے اٹھائے ہیں، جس پختون کی عورتیں بے عزت ہوئی ہیں تو میں اس حوالے سے بات کر رہا ہوں، باقی سیاست کے لئے پوری عمر ہے، ایک دوسرے کے خلاف کرتے رہیں گے لیکن Lead لینا آپ کا کام ہے، You are government اور Lead لے کر شروع کریں، بسم اللہ کریں اور یہ جو Presence ہے، یہ بھی بہت افسوسناک ہے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> *تھینک یو، اپوزیشن لیڈر عباداللہ صاحب۔ جناب نیک محمد خان صاحب۔*

<u>جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی امداد، بحالی و آبادکاری):</u> شکریه میډم سپیکر، د امن په باره کښې خبرې شروع دی، زه به د خپل نارتھ وزیرستان په باره کښې یو دوه خبرې درته اوکړم چې د نارتھ وزیرستان خلق د ډیر ټائم نه په دې باندې لګیا دی چې امن راشی، مونږ امن غواړو، په دیکښې د نارتھ وزیرستان یوه جرګه ده چې هغې ته اتمانزئی وائی، دغه خلق لګیا شول د څوارلسو میاشتو نه دوئ جرګې اوکړی خو جرګه ځائې ته او نه رسیده چې کومې محکمې دی د نارتھ وزیرستان د هغې سره به د دوئ جرګې کیدے، په دې باندې چې مونږ نه بلکه دا ټول د مرجډ ایریاز خلق امن غواړی او ټوله صوبه امن غواړی خو دغه شېی که تاسو ته پته وی په نارتھ وزیرستان کښې د ډیر ټائم نه شروع وو چې هلته کښې به ټارګټ کلنګ شو، ډرون به وو او بدامنی به وه لکه دا خلق به ډیر ټائم نه پاسیدل د امن په نوم باندې چې مونږ امن غواړو او زه د امن یو دوه خبرې درته کوم چې د امن خوند څه دے لکه په نارتھ وزیرستان کښې محمد خیل بویا ورته وائی چې په هغې کښې یو پراجیکټ دے، هغه ځائې کښې امن دے او لوئے خوند ئے دے، د دې نه بعد په نارتھ وزیرستان کښې کیډټ کالج دے چې په هغې کښې امن دے، ډیر خوند ئے دے، په هغه علاقه کښې، د هغې نه بعد په دغه نارتھ وزیرستان کښې سکولونه او کالجونه دی، د هغې نه خلق ځی ډی آئی خان ته، بنوں ته او پیښور ته، دا ولے؟ ځکه چې په هغه علاقه کښې امن نشته۔ دویمه خبره به زه د امن په باره کښې درته اوکړم چې کله دا خلق پاسیدل او څوارلس میاشتې دوئ جرګې اوکړے خو ناکامه وی، هغې نه بعد څه ټائم بیا Break پکښې راغلو دوه درې میاشتے، اوس بیا څه ټائم بعد که تاسو ته پته وی، تاسو به په سوشل میډیا یا په هغې باندې کتلې وی چې څلور واړه واړه بچیان ډرون کښې شهیدان شو، دغه خلق راااوتل د پاسون په نوم باندې یوه هفته روډونه بند، کالجونه بند، ټول نارتھ وزیرستان بند، هغه په دې باندې چې یره مونږ سره دې دا ظلم او زیاتې بند شی، دا ډرون د کوم ځائې نه راغلو؟ نو ټائم ئے ورته کیخودو چې یره مذاکرات دې اوشی، په دې باندې دې خبرې اوشی، پته نشته میډم سپیکر، لږ توجه شه، چې دا مذاکرات ولې ناکامه کیږی؟ کله د GOC (General Officer Commanding) سره مذاکرات، کله د نارتھ وزیرستان ډپټی کمشنر سره مذاکرات خو تر اوسه پورې څوارلس میاشتې اوشوے خو مذاکرات بیا هم ناکامه شی۔ میډم سپیکر، زه یو مثال درته پیش کوم لکه چرته تاسو ته به هم پته وی چې یو ډاکټر وو، هغه ته به یو بیمار ورتلو، علاج به ئے ترینه کولو خو ناکامه به وو، درې څلور ځل ورته

ورغلو نو هغه ډاکټر ته اووئیل چې یره زما خو فرق نه کیږی ورسره یعنی صحت مې نه ټهیک کیږی، زه به بل ډاکټر ته لاړ شم، کله چې دې بل ډاکټر ته لاړو نو هغه ورته اووئیل چې تا د بیمارئی کومه دوائی خوړلے ده هغه راؤړه، کله چې ئے هغه دوائی راؤړه او هغه Tablet ئے کهلاؤ کړل نو په هغې کښې دوائی نه وه او د چائنه والا پلاسټک پکښې وو نو مقصد دا دے چې هغه ډاکټر به صحیح وو خو دوائی نه وه صحیح۔ میډم سپیکر، زه دا وایم چې دا کوم مذاکرات چې کیږی، هغې ته د صحیح ډاکټر او دا Tablet هم داسې چې دا مذاکرات اوشی چې د هغې صحت او یا د بیمارئ نه ورته څه فائده اورسوی۔ دویمه خبره دا ده چې د نارتھ وزیرستان خلقو ته اوس Message ملاؤ شو چې یره په نارتھ وزیرستان کښې به آپریشن کیږی نو د نارتھ وزیرستان خلق دې آپریشن ته تیار نه دی، هغه ولې نه دې تیار؟ هغه ځکه چې په نارتھ وزیرستان کښې مخکښې دا نمونه آپریشنونه شوی دی، کله پرې یو نوم کیږدی او کله بل نوم، د ضرب عضب په نوم باندې په نارتھ وزیرستان کښې یو آپریشن شروع شو نو خلقو ته ئے وئیل چې دلته ډیر لوئے دهشت گرد دی، تاسو به راته دا نارتھ وزیرستان خالی کوئ، مونږه به دغه آپریشن کوؤ نو د نارتھ وزیرستان خلق ډیر مجبوره شو او آخر دې ته راضی شو او په ډیر تکلیف باندې د نارتھ وزیرستان نه رااوتل او نارتھ وزیرستان ئے خالی کړو او دا خلق لرې لرې لاړل بلکه تر کراچئ او تر لاهور پورې اورسیدل چې په دغه ځایونو کښې په رینټ باندې دې خلقو هغه وخت تیرولو۔ محترمه سپیکر صاحبه، لږ شان متوجه شه جی، دې خلقو به وخت تیرولو او په ډیر سوال او زارئ بلکه زه دا ثبوت در کولې شم چې یو ټائم زه یو رشته دارته وراغلم نو هغه په جماعت کښې پاتې کیدو نو په دې خلقو باندې لوئے تکلیف تیر شو، د هغې نه بعد دوئ ته بیا Message راغلو چې تاسو ته مو نارتھ وزیرستان بالکل کلیئر کړو او اوس تاسو راتلے شئ، دا خلق د هغې نه په دې باندې بالکل راضی شو چې ټهیک شوه، مونږ ځو نارتھ وزیرستان ته خو په دغه شرط باندې چې مونږ سره به لږ لیک او پړه هم کوئ نو نارتھ وزیرستان ته په واپس راتلو باندې به څه شرطونه، څه لیکل او څه ایګریمنټ به هم شوے وی نو دا خلق نارتھ وزیرستان ته واپس راغلل نو د دوئ کورونه وران، بازارونه وران، سکولونه، هسپتالونه او کالجونه وران، بیا دا خلق لګیا شو او چار لاکھ روپئ د حکومت طرف نه ورته کیخودے شوے، په چار لاکھ روپئ باندې تاسو ته پته ده چې نن سبا یو واش روم هم نه جوړیږی او زمونږ خلق نوکر پیشه ډیر کم دی، زمونږ خلق ټول په بهر ملکونو دوبئ، قطر او سعودیه کښې کارونه کوی نو د هغه ځایونو نه د دوئ خلقو پلارانو او ورونړو پیسې رااولیږلے او کورونه ئے پرې جوړ کړل، راغلل د الله مهربانی وه، بیا آباد شو نو اوس دوئ ولې نه شی

برداشت کولے ، دغه شې چې تاسو بیا اوځئ لکه څه رنګ چې تاسو ته پته ده چې یو څیز ته ته قربانی ورکړی، د نارتھ وزیرستان خلقو قربانی ورکړه، بازارونه ئے ویران شو، کورونه ئے ویران شو نو بیا دا څیز نه شی کولے، تاسو ته به پته وی یو مشهور مثال درته پیش کوم لکه څه رنګ د غنم یوه دانه وی چې کله ئے پټی ته ور واچوی، هغه دانه ځان خو قربان کړی خو د ځان سره بیا نورې چالیس دانې رااوباسی، د نارتھ وزیرستان خلقو دا نمونه قربانئ ورکړې دی او دوئ بیا دې څیز ته نه دی تیار چې دوئ بیا آپریشن اوکړی۔ دریمه خبره د آپریشن ده چې دې ته دا خلق بیا تیار نه دی۔ جناب سپکر، په نارتھ وزیرستان کښې بکاخیل کیمپ کښې تر اوسه پورې د اووه اته کالو نه پاتې کیږی خو هغوی سره چې کوم شرطونو شوی وو چې تاسو ته به مونږ خوراک درکوؤ، تاسو ته به هر شپې پوره پوره در کوؤ، دغه خلق په ژبه ورسره نه رسیدل بلکه په Message باندې ورسره د هر فیملی دپاره بیس بیس هزار روپئ کړے وے چې نن هغه خلق په دې خیموں کښې په ګرمئ کښې چې اوبه ئے نشته، تمبوان ئے زاړه او په حقیقت کښې ډیر ظلم او زیاتې ورسره کیږی، اوس دا خلق وائی که چرته تاسو مونږ د نارتھ وزیرستان نه اوباسئ او آپریشن کوئ نو مونږ ته خو پته ده چې هغه بل ځل مونږ په جماعتونو کښې پاتې کیدو، مونږ ته خو پته ده چې کوم لوظ تا کړے وو، هغه خلق اوس هم په بکاخیل کیمپ کښې پاتې کیږی۔ محترمه سپیکر صاحبه، خبرې ډیرې نه اوږدوم خو دا ما چې درته کوم د دې څلورو بچیانو چې شهیدان شو، په دغه ټائم کښې د پاسون په نوم باندې دوئ روډونه بند کړل او ډیر زیات لوئے لوئے خلق رااوتل دپاسون په نوم باندې، د نارتھ وزیرستان د ډی سی طرف نه یو لیټر اوشو چې نارتھ وزیرستان ته خوراکی مواد بند، پټرول بند، د افغانستان چې کوم غلام خان بارډر دے ، دغه بند، دا ترقیاتی ډیویلپمنټ بند، هسې تاسو سوچ اوکړئ چې په ضرب عضب کښې دومره تکلیف سره یوه غټه ضلع چې په هغې کښې د هغه اتھ، نو، دس لاکھ پورې آبادی ده او ته پرې دومره سختی لګه وے ، دا خو زه وایم چې انصاف نه دے ، زه وایم چې دې ته ډیر غټ نوم ورکړو چې آیا د دې نه بل غټ ظلم شته؟ دې خلقو څه کړی دی؟ ته خو وائی چې دهشت ګرد دی نو هغوی سره کوه کنه، آیا د ناتھ وزیرستان دا آتھ، نو، دس لاکھ دا ټوله آبادی غونډ دهشت ګرد شو چې ته په دوئ باندې خوراکی مواد بند کړی، پټرول بند کړی، د دوئ خو بازارونه او کورونه ړنګ دی، ترقیاتی کارونه دې پرې بند کړل، دا خو زه وایم چې نا انصافی ده او ډیره زیاته نا انصافی ده۔ میډم سپیکر، د دې نه بعد په مونږ باندې چې کله دا ضرب عضب تیر شو چې د هغې نه واپس راغلو، په مونږ باندې یو ورځ کرفیو وه، د اتوار په ورځ باندې هغه مونږ برداشت کولے نه شوه خو د مجبورئ نه مونږ برداشت کړه، ته سوچ اوکړه چې په

ټوله یوه ضلع کښې آټه، نو، دس لاکه آبادي وي او دیکښې چوبیس ګهنټې کرفیو وي چې ته به د کور نه نه اوځې، سوچ کوه، لکه دلته پشاور کښې دا شپې وي نو دا به څوک برداشت کړي، په اوس وخت کښې چې درې درې ورځې کرفیو اولګولے شي او بیا د هغې نه بعدپه څلورمه ورځ ورته وائي چې کرفیو خلاصه شي نو ورته وائي چې د دس بجو نه تر ګیاره بجو پورې به روډ کلیئر کیږي، مقصد دا دے چې درې درې نیمې څلور ورځو پورې دغه کرفیو وي نو ته سوچ کوه، زمونږه ټول لرې لرې پهاړي علاقه ده، پوسټ غلام خان، دته خیل، مداخیل، رزمک په دغه علاقو کښې چې څه حادثه اوشي نو دا خلق به څه کوي او هغې نه بعد په ټوله دنیا کښې یو قانون دے چې د ایمبولینس دپاره په دبئ کښې، دلته زمونږ ملګرې اورنګزیب دوئ ته پته شته دے، د دې دپاره یو بیل روډ جوړ وي چې ایمبولینس په لار کښې نه بریک کیږي چې نیغ هسپتال ته رسیږي، په نارتھ وزیرستان کښې په ایمبولینسن باندې هم کرفیو ده، په ایمان سره وئیلے شم چې څو ورځې مخکښې د رزمک طرف نه د یو زنانه کیس وو، ماته ئے ټیلیفون اوکړو چې ډیر سیریس دے، یوه واړه ناکه وه د عوامی نمائنده ایم پي اے، منسټر دومره حیثیت نشته چې دا ورته اووائي چې د ښځې ډیر سیریس کیس دے، دا پریږدئ، ورته وائي چې نه کرفیو ده، جرنیل او کرنیل نه وو، میجر نه وو، هغه نه وو، یو عام سپاهي ورته وائي چې نه کرفیو ده، نه شې تلې نو هغه ښځه په هغه ځائې په انتظار انتظار باندې په حق اورسیده۔ زه دا غواړم چې ظلم کوه خو لږ ئے کم کړه، ته سوچ کوه چې یوه مور دا نمونه په ظلم باندې مړه کیږي، هغه فیملی به څه وائي، دا خو ته وائي چې مونږ د عوامو سره نزدیکت اوکړو، ته سوچ کوه چې د هغې بچیان به نزدیکت اوکړي چې دا ظلم ورسره کیږي، د دې ورور، د دې خاوندبه نزدیکت اوکړي چې ته دا نمونه ظلم ورسره کوې۔ میډم سپیکر، د دې نه بعد غلام خان کښې زمونږ د ټولو خلقو روزګار روان دے، دا چې د کوم ځائې نه څه راځي هغه ځائې کښې زمونږ باؤنډري لائن دے، دا ټول د رسد ګاډي بند وي نو دوئ څه کړي دي؟ ته چې څه غواړې، کوم ستا مقصد دے، د هغوی سره کوه کنه خو عام وزیرستانیان ټول آټه، نو، دس کروړ آبادي ده نو دا ټول خو دهشت ګرد نه دي کنه۔ میډم سپیکر، زه دلته خبرې ډیرې کمې کوم او زما دا همیشه دپاره سوچ وي چې که ښه ډیر شور اوکړو خو هیڅ هم نه کیږي، زه دا وایم چې په نارتھ وزیرستان کښې مخکښې به مونږ دا خبرې کولې چې ټارګټ کلنګ دے، کرفیو ده، هغه خو اوس مونږ ډیر په دغه سره ذکر اوکړو چې دا خو وړې او معمولي خبرې دي، ډرون راشي، پته ئے نه لګي چې څوک ئے چلوي، هغه ځائې کښې په لوبو کښې په ولي بال، په فټ بال، په کرکټ کښې هلکان اولګي، سکولونو ته بچي ځي، په ډرون

باندې مړه شی، شهیدان شی۔ میډم سپیکر، مونږ دا غواړو چې نارتھ وزیرستان سره، تهیک ده چې په ټول KP کښې یا ټوله مرجه ایریاز کښې کیږی خو د نارتھ وزیرستان خلقو سره ډیر ظلم کیږی او ډیر زیاتې کیږی۔ میډم سپیکر، مونږ یو ځائې کښې میټنگ کولو نو مونږ ته ئے وئیل چې تاسو ته به کس راشی او د رسره به کښینی خو زمونږ نه شی خیال چې دوئ به کرفیو یا ډیویلپمنټ کارونه اوکړی، زه دا وایم په دې فلور باندې چې مونږ ډیر سخت په ضرب عضب کښی ځپلې شوی یو او دلته مونږ سی ایم نه یا بل محکمې نه په سوال او په منتونو باندې فنډونه اوړو او دوئ هلته کښې پرې Ban لګوی، دا یو ډیر ظلم دے او ډیر زیاتې دے۔ شکریه میډم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جناب میناخان صاحب۔

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُبِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ۔میڈم سپیکر صاحبہ،آج لاء اینڈآرڈر کے اوپر خیبرپختونخواکے اندراور پھر Particularly جوہمارے قبائلی علاقہ جات ہیں،وہاں پہ جوحالات بنے ہوئے ہیں،اس کے اوپر یہ سیشن جاری ہے اور یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے کہ یہ اسمبلی تمام خیبرپختونخواکے Citizens کا نمائندہ فورم اور خوش آئند بات یہ بھی ہے کہ یہاں پہ حل کی طرف تجاویزدی جارہی ہیں،میں یہ بھی کہنا چاہتاہوں کہ تب تک اس سیشن کو Off بھی نہ کیا جائے بلکہ تواتر کے ساتھ اس کو چلایاجائے کہ جب تک ہم ایک متفقہ حل کی جانب نہ پہنچیں اور ایک جامع پلان لے کر نہ آئیں،میں امن کے اوپر بات کروں گا لیکن اس سے پہلے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کچھ باتیں کیں،Start وہی سے لوں گا چونکہ یہاں پہ Lack of interest کی بات انہوں نے کی تو دیکھیں جو نہیں آئے وہ تو نہیں آئے لیکن جو آئے وہ سیشن کو چھوڑ کر گئے تو اس سے پھر زیادہ Lack of interest اور کوئی نہیں ہو سکتا،لیڈر آف اپوزیشن کا عہدہ بڑا معزز عہدہ ہے، میرے خیال میں ان کو Last end تک یہاں پہ بیٹھنا چاہیئے تھا،ان کو یہ ڈیبیٹ سننی چاہیئے تھی اور آخر میں ہم کسی نتیجے پہ پہنچ جاتے،ہر ایک کو جو اس اسمبلی کا ممبر ہے،اس کو اس ڈیبیٹ کے اندر اپنی Participation کرنی چاہیئے تھی،Financial Action Task Force (FATF) کی بات کی گئی کہ سی ایم صاحب نے Statement دیا۔دیکھیں سی ایم صاحب نے Statement دیا،انہوں نے جو کہا تو آپ نے بھی اپنی تقریر میں وہی Good and bad کی بات کی لیکن Dawn leaks کی بات نہ میرے لیڈر نے کی،نہ ہم نے کی،نہ چیف منسٹر نے کی،نہ Dawn leak 1 کی بات کی اور نہ Dawn leak 2 کی بات کی (تالیاں) جو خواجہ آصف نے کہا تھا کہ یہ Dirty کام ہم سے امریکہ کراتا رہا ہے وہ بھی پی ٹی آئی نے نہیں کیا تھا بلکہ ریکارڈ اٹھائیں کہ کس نے کیا تھا؟ان کے اوپر FATF میں جانا چاہیئے تھا وہ اس قوم کے غدار بنے ہوئے ہیں،ایسے موقع پہ کہ جہاں پہ ہمیں یکجہتی کرنی چاہیئے،جہاں پہ

ہمارے ان لوگوں کی آواز اٹھانی چاہیئے، ان لوگوں کی آواز بنی چاہیئے ہمیں، جو مظلوم ہیں جن کے اوپر ظلم ہو رہے ہیں، وہاں پہ بھی ہم اپنے پوائنٹ سکورنگ کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں؟ وہ ایسی بات اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کے پاس کچھ بتانے کے لئے ہے نہیں، ان کے پاس کوئی پلان نہیں ہے، وہ کہتے ہیں ناں کہ "شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے" شریک جرم ہیں، ملے ہوئے ہیں، ان کے پاس اخلاقی جرات نہیں ہے، ان کے Bosses یہ کر رہے ہیں وہ تو ان کے نیچے حکومت کر رہے ہیں، 17 سیٹوں کے ساتھ وہ ان کے سامنے کیا بات کریں گے۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، ابھی میں آتا ہوں امن کے اوپر، 2001ء میں 9/11 کے بعد امن کے حوالے اور آپریشن کے خلاف جو سب سے توانا آواز ہے جس کو دنیا سنتی ہے جو سب سے Consistent آواز ہے وہ چیئرمین عمران خان کی ہے کہ جب 2004ء میں یہ آپریشن Start ہو رہا تھا تو Floor of the House ایک بندے نے آواز اٹھائی، انہوں نے کہا کہ آپریشن نہیں ہونا چاہیئے، آج تک وہ مرد قلندر اپنی بات کے اوپر قائم ہے، آج بھی ان کا یہی مؤقف ہے کہ Drone attacks نہیں ہونی چاہیئے، آج بھی ان کا یہی مؤقف ہے کہ ملٹری آپریشن نہیں ہونا چاہیئے، آج بھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا حل ملٹری آپریشن نہیں ہے اور جو یہ سمجھتے ہیں، ملٹری آپریشن کے Through وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے خیبر پختونخوا میں اور قبائلی علاقہ جات میں آپ کوئی خیر خواہی کر رہے ہیں، اگر آپ واقعی خیر خواہی کرنا چاہتے ہیں اور خیر خواہ بنتے ہیں تو مرجر کے بعد ان مرجڈ اضلاع کا جو آپ نے 100 billion per year commit کیا تھا، سرتاج عزیز کمیٹی نے وہ دے دیں جو آپ کا این ایف سی ایوارڈ کے اندر ان کا Due share بنتا ہے، 14.62 سے 19.46 تک وہ شیئر دے دیں، آپ وہاں پہ تیز ترقی لے کے آئیں، آج جو خیبر پختونخوا کے Eighteenth Amendment اور Twenty-fifthAmendment کے جو اختیارات ہیں وہ نہ کاٹیں، آپ یہاں پہ ایسی خود ساختہ کمیٹیاں نہ بنائیں، آپ یہاں پہ پی اینڈ ڈی کے نیچے فنڈ کی ڈائریکٹ تقسیم وفاق سے نہ کریں جو کہ ڈائریکٹ Eighteenth Amendment کے اوپر آپ حملہ کر رہے ہیں، آپریشن کے جو خواہاں لوگ ہیں وہ کہتے ہیں، ہم یہاں پہ امن لانا چاہتے ہیں تو دیکھیں، یہ ڈیبیٹ تو بعد میں ہو گی کہ آپریشن سے امن آتا ہے یا نہیں؟ 2004ء سے جو آپریشن ہوا ہے، Billions of dollars اس کے اوپر ہمارا خرچہ آیا، ہمارا نقصان ہوا، ہزاروں کی تعداد میں ہمارے سویلین اور ہمارے فوجیوں کی زندگیاں ضائع ہو گئیں، شہادتیں ہو گئیں لیکن ہم کسی نتیجے پہ نہیں پہنچے، اب کوئسچن یہ ہے کہ کیا اتنے ریکارڈ تاریخ کے بعد پھر بھی ملٹری آپریشن سے امن آ سکتا ہے؟ یہ تو ضمنی سوال ہے، اس سے پہلے جو سوال ہے وہ ہے عوام کے درمیان Trust deficit ہے، عوام میں Trust deficit پایا جاتا ہے وہ سوال نمبر ایک یہ کرتے ہیں کہ جو لوگ یہاں پہ بدامنی پھیلا رہے ہیں، یہاں پہ آئے کیسے؟ 2022ء میں بارہا تنبیہ کرتے رہے کہ وہ آ رہے ہیں، امن پاسون کرتے رہے کہ آ رہے ہیں وہ کراس کر رہے ہیں باؤنڈریاں، ان کو روکو پھر سے وہ 2004ء سے Onward سلسلہ شروع ہو گا، خیبر پختونخوا کے ہر چوک چوراہے میں خون ہو گا، خیبر پختونخوا کی ہر مسجد میں دھماکہ ہو گا، ہمارے

شہر اجڑیں گے، ہمارے دیہات اجڑیں گے لیکن کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا، کسی کے کان پہ جوں نہیں رینگ رہی تھی، ہم بار بار سوات میں امن پاسون، خیبر میں امن پاسون، باجوڑ میں امن پاسون، وزیرستان، اورکزئی، کرم میں امن پاسون، ساؤتھ میں امن پاسون، پشاور میں امن پاسون لیکن نہیں آئے، اب لوگوں کے اندر Trust deficit ہے کہ اتنا بتانے کے باوجود وہ لوگ آئے یہاں پہ، تو پھر کیا؟ اگر ہم وہ والا بارڈر Secure کر سکتے ہیں تو افغانستان کے ساتھ بارڈر ہم کیوں Secure نہیں کر سکتے؟ اگر اس بارڈر پہ دہشتگرد نہیں آتے تو اس بارڈر پہ دہشتگرد کیوں آ رہے ہیں؟ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، حکومت خیبر پختونخوا اپنے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے، حکومت خیبر پختونخوا نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سردار علی امین گنڈاپور صاحب کی سربراہی میں All Parties Conference بلائی، اس میں تمام جماعتوں کو دعوت دی کہ آپ آئیں، آپ آئیں مل کر بیٹھیں، ڈیبیٹ کریں اور جن پوائنٹس کے اوپر ہمارا اتفاق ہوتا ہے، اس کے اوپر ہم آگے چلیں، امن کے حوالے سے لیکن Unfortunately چونکہ ان کا شاید Priority نہیں عوام کیونکہ عوام نے تو ہمیں ووٹ دیا ہے، عوام کے Elected تو ہم ہیں اور جوابدہ ہیں تو وہ جو APC کا بیانیہ ہے، ہماری حکومت اس کے اوپر من وعن سٹینڈ کرتی ہے پھر اس کے بعد ہماری پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ ہوئی، اس میں جو decisions لئے گئے، اس کے اوپر بھی ہم سٹینڈ کرتے ہیں، ہم نے decision لیا کہ ہم یکم تاریخ کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلائیں گے، اس میں امن وامان کے اوپر ڈیبیٹ کریں گے، اس میں سیر حاصل بات ہو جائے تو وہ نتائج برآمد کریں گے، اس کے اوپر ہمارا سٹارٹ ہے۔ میڈم سپیکر، اس کے بعد ہم نے Decide کیا کہ ہم Apex Committee بلائیں گے تو On the next day اگلے ہی دن ہم نے Apex Committee بلائی اور وہاں پہ فیصلے ہوئے پھر ہم نے decide کیا کہ ہم Actions in aid of civil power میں میں ذاتی حیثیت سے اس کو ناسور سمجھتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ یہ سیشن جب Conclude ہو جائے تو سب متفقہ طور پہ یہ فیصلہ کریں، یہ اسمبلی فیصلہ کرے کہ اس کو حکومت فی الفور لے گی ان شاء اللہ لیکن پوری اسمبلی کی طرف سے ایک جامع آواز دینی چاہیئے کہ اس کو فی الفور واپس لیا جائے، Actions in aid of civil power کو اور آخر جو فیصلہ کیا وہ یہ کہ ہم دو تاریخ سے جتنے ہمارے قبائلی علاقہ جات ہیں، وہاں سے ہم جرگے کا انعقاد کرنے چلے ہیں، اس جرگے میں تمام لوگوں کی شمولیت ہو گی، تمام لوگوں سے مقصد ہر وہ بندہ جو امن پاسون میں ہے، اس کی Leading کر رہا ہے، تمام Political parties کے Candidates اس میں ہوں گے، تمام Elders ہوں گے، تمام ایم پی ایز ہوں گے، اس میں سے سب لوگوں کو بلائیں گے چونکہ ہماری حکومت عوام سے ہے، ہم ان لوگوں کو سنیں گے اور ان کی منشاء کے مطابق ہم ان شاء اللہ تعالیٰ امن کے حوالے سے فیصلے کریں گے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، یہ جو تیراہ میں ہوا، یہ جو باجوڑ میں ہوا، تیراہ میں امن احتجاج تھا، ایک معصوم سی بچی زخمی ہوئی، اس واقعہ کے خلاف احتجاج تھا، ہم نے توڈی چوک میں بھی سیدھی گولیاں آتے ہوئے دیکھی ہیں، بے رحم گولیاں ہمارے کارکنان کو چیرتے ہوئے نکلی ہیں، 150

کارکنان جن میں 14 شہید ہوئے، تیراہ والے لوگ تو اپنی زخمی بچی کے لئے احتجاج کر رہے تھے کہ ظالموں روکو، ہمارے لوگوں کو شہید نہ کرو، ہم پر امن لوگ ہیں، ہم پاکستان زندہ باد کہنے والے لوگ ہیں، ہم سبز ہلالی پرچم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے لوگ ہیں، ہم پاکستانی ترانے کو ماننے والے لوگ ہیں، ہمارے اوپر کیوں گولی چلاتے ہو؟ وہ خون ابھی خشک نہیں ہوا تھا کہ باجوڑ میں خون کی ہولی کھیلی گئی، باجوڑ میں لوگوں کو شہید کیا گیا، باجوڑ میں ایسی بے رحم گولیاں چلائیں گئیں کہ اس میں تمیز ہی نہیں تھی کہ بوڑھا ہے، عورت ہے، بچہ ہے، بچی ہے وہ شاعر کہتا ہے کہ:

بہالو خون سڑکوں پہ میرے معصوم پشتونوں کا
مگر اتنا بتا دو تم وطن جب خون مانگے گی
تمہارے پاس کیا ہو گا، تمہارے پاس کیا ہو گا

(تالیاں)

آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چیئرمین عمران خان کہتے ہیں کہ No operation, so no operation، عمران خان کہتے ہیں No drone attack, so no drone attack، یہی ہمارا راستہ ہے یہی ہماری پالیسی، اسی راستے کے اوپر ہم چلیں گے۔ بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ مینا خان صاحب۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ میڈم سپیکر، سب سے پہلے میں اپنے تمام جو ہمارے نئے ممبران آئے ہیں، میں اپنے Newly elected ممبران کو مبارک باد دیتا ہوں (تالیاں) اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ پارلیمان جو کہ ایک سپریم ادارہ ہے اور اس کی Effective functioning کی وجہ سے ہی ہم اس کو سپریم بنا سکتے ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ یہ نئے ممبران Parliamentary practices, rules & regulation, customs & conventions, practice & procedures کو Follow کریں گے تو اس پارلیمان کی توقیر بھی بڑھے گی اور ان کی بھی نیک نامی ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ بڑے اہم موضوع کے اوپر بڑی غیر سنجیدگی کے ساتھ بات چیت ہوئی اور میڈم سپیکر، اس کے ساتھ غیر سنجیدگی کے ساتھ یہ Treat ہو رہا ہے، آپ دیکھیں، کابینہ کی کرسیوں کی حالت میرے خیال میں میڈیا بھی یہاں پہ بیٹھا ہوا ہے، یہ تصویر اگر خیبر پختونخوا کے لوگوں کے پاس چلی جائے تو ان کو پتہ چل جائے گا کہ ہماری صوبائی حکومت لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے کتنی Concerned ہیں، ہم ان شاء اللہ عشاء کی نماز تک یہیں پہ رہیں گے، آپ کے وزراء کو ہم دیکھتے ہیں اگر عشاء کی نماز تک آجائیں تو پھر بھی ہم مان لیں گے جو آپ اس حوالے سے Concern رکھتے ہیں لیکن ہمیں توقع نہیں ہے۔ میڈم سپیکر، یہاں پہ بڑی جذباتی باتیں ہوئیں، مینا خان صاحب کی تقریر جب میں نے سنی تو شاید یہ تقریر جو میں ابھی کر رہا ہوں، یہ مجھے نہ کرنی پڑتی، میں صرف تجاویز دینا چاہتا تھا کیونکہ ڈیڑھ سال سے ہم انہی باتوں کے اوپر بات چیت کر رہے

ہیں، ہم نے مختلف واقعات میں حکومت کو سپورٹ کر کے اس بحران سے نکالا ہے لیکن پس منظر کی طرف جانا آج ضروری اس لئے ہے کہ مینا خان صاحب نے جو باتیں کیں ہیں اور جذبات میں اپنے ورکرز کو مطمئن کرنے کی کوشش کی، ہم وہ پردہ چاک کریں گے جو صوبائی حکومت دوغلی پالیسی کر رہی ہے جس طرح مینا خان صاحب نے کہا، کافی شعر انہوں نے سنائے، یہ ورکرز کو بھی مطمئن کرتے ہیں اور رات کی تاریکی میں ان لوگوں سے بھی ملتے ہیں جن کے خلاف تقریریں کرتے ہیں، عجیب ان کی سیاست ہے، یہ یزید سے بھی مراسم رکھنا چاہتے ہیں اور یہ حسین کو بھی سلام کرنا چاہتے ہیں (تالیاں) گزارش یہ ہے میڈم سپیکر، آپ مجھے بتائیں وہ جماعت آج امن پہ بھاشن دے رہی ہے جس نے اس ملک میں انہی جرنیلوں کو سیاست میں داخل کیا، پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے اٹھارہویں ترمیم دے کر ساتواں این ایف سی ایوارڈ دے کر جنرل پرویز مشرف کو ہم نے گارڈ آف آنر دے کر اس کو سیاست سے رخصت کیا تھا، اس ملک میں جو Fault lines تھیں، اس کو ختم کر کے سیاستدانوں کے ہاتھ میں بھاگ دوڑ دے کر اس ملک کی Fault lines کو ہم نے ختم کیا اٹھارہویں ترمیم کی صورت میں، جس میں تمام پارلیمان یک زبان ہوئی، اس خیبر پختونخوا کا اور چھوٹے صوبوں کا شیئر ہم نے بڑھایا جس کی یہ بات آج کر رہے ہیں، ان حضرت سے پوچھیں کہ آپ کے دور میں کیا ہوا؟ ہم نے تو 47.5 سے 57.5 جس سے خیبر پختونخوا کو تین سوارب کا فائدہ ہوا، یہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے کیا، یہ ساتواں این ایف سی ایوارڈ ہم نے کیا، آپ کی تو وہ جماعت ہے جو جنرل پاشا کی گود میں بیٹھی تھی، 2016ء میں آپ نے 126 دن کا دھرنا دیا، ان جرنیلوں کے کہنے پہ جب چائنہ کا Chinese President, Xi Jinping یہاں پہ آنا چاہتا تھا (تالیاں) آج آپ ہمیں امن پہ بھاشن دے رہے، یہ لوگ کون لائے اور یہ کہانی جنرل پاشا پہ ختم نہیں ہوتی، کدھر گیا آپ کا فیض یاب جنرل فیض، یہ تحریک انصاف کی تحریک نہیں ہے، یہ جنرل فیض کی رہائی کی تحریک چلانا چاہتے ہیں۔ میڈم سپیکر، آج پشتونوں کا جو قتل عام ہو رہا ہے، آج جو شہادتیں ہو رہی ہیں، یہ انہی کی حکومت میں جنرل فیض اور عمران خان کی حکومت میں یہ لوگ لائے گئے اور یہاں پہ ایجنڈا تیار کیا گیا، یہ کس سے ڈھکی چھپی بات ہے (تالیاں) ہم تو اس پس منظر میں نہیں جانا چاہتے تھے، ہم تو آگے کی طرف جانا چاہتے ہیں، آج یہی وہ جرنیلی تربیت ہے جس کی وجہ سے صبح یہ ایک بیان دیتے ہیں، شام کو دوسرا بیان دیتے ہیں، جب عوام کا پریشر آتا ہے تو کہتے ہیں آپریشن نہیں ہوگا اور جب ان سیاسی جرنیلوں کا پریشر آتا ہے تو کہتا ہے بابا، یہ میرا بیان نہیں ہے تو آپ کی ٹانگیں کانپتی ہیں، یہ تمہاری صوبائی حکومت کی حیثیت ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اتنی ذمہ دار پوزیشن پہ جب آپ بیٹھتے ہیں تو آپ کا اپنا کوئی نظریہ ہوتا ہے، آپ کی ایک فکر ہوتی ہے، آپ کی ایک سوچ ہوتی ہے لیکن آپ مجھے بتائیں؟ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو بیان دیا، ایک تو میری بڑی دست بستہ گزارش ہے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ خدارا وہ کم بولا کریں، میری یہ دست بستہ گزارش اس تک پہنچادیں کیونکہ جب وہ زیادہ بولتے ہیں تو ان کو زیادہ صفائیاں دینی پڑتی ہیں، زیادہ ویڈیو پیغامات دینے پڑتے ہیں اور یہی ہوا جو FATF

یہ آج ان کا بیان اٹھا کے مودی سرکار پہنچ گئی ہے (تالیاں) نقصان کس کا؟ نقصان پاکستان کا، خیبر پختو نخوا کا۔ میڈم سپیکر، گزارش یہ ہے کہ آج ان سیاسی جرنیلوں کو طاقت انہی لوگوں نے دی تھی، یہی ان اسمبلیوں میں ان کرنیلوں اور ان جرنیلوں کو یہ داخل کر کے لائے تھے کیونکہ یہ سیاست کے اوپر یقین نہیں رکھتے تھے، یہ گفت وشنید سے بات نہیں کرتے تھے، آج وہی Space ہمیں بھگتنی پڑ رہی ہے، ابھی جو آپ نے بو یا وہ تو آپ کو کاٹنا پڑے گا، ہم نے تو نہیں کہا تھا جو 126 دن کا دھرنا، آپ نے جرنیلوں کے کہنے پہ دیں، ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ آپ 09 تاریخ کو جناح ہاؤس کے اوپر چڑھائی کریں، خیبر پختو نخوا پشاور کے ریڈیو سٹیشن کو جلائیں، ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ آپ میانوالی کے ایئر بیس کو جلائیں، ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ 26 نومبر کو آپ کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی حکومت نے کہا تھا، الجہاد کا نعرہ ہے، کفن پہن کے جائیں گے، ماروگے تو مر جائیں گے، کدھر گئے آپ لوگ اور 26 نومبر پہ پھر لوگوں کو چھوڑ کر وزیر اعلیٰ صاحب چھپ کر نکل آئے، کدھر گئے وہ کفن؟ کدھر گئے وہ مارنا مرنا؟ (تالیاں) میڈم سپیکر، یہ لوگ Confused ہیں، ان کی ترجیحات پہ عمل نہیں ہے، ان کی ٹانگیں کانپتی ہیں جب یہ ان سیاسی جرنیلوں کے آگے جاتے ہیں، پہلے پہلے جب یہ کابینہ بنی تھی تو کور کمانڈر ہاؤس گئے تھے، وہاں پہ مبارک باد دینے، وزیر اعلیٰ کے ساتھ کون گیا تھا؟ آج ہمیں بھاشن دیتے ہیں (تالیاں) آج ہمیں بھاشن دیتے ہیں، یہ آپ کو سننا پڑے گا، یہ سیاسی جرنیلز آپ کی پیداوار ہیں جو آج آپ بھگت رہے ہیں (شور) ہو جائے گا، آرام سے ہو جائے گا۔ میڈم سپیکر، کہنے کا مقصد یہ ہے، ان سے برداشت نہیں ہوگا، گزارش ہماری یہ ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ اس چیز کو آگے لیکر چلیں، خیبر پختو نخوا چترال سے وزیرستان تک روڈوں پہ ہے، یہ ایک حقیقت ہے، ڈیرہ اسماعیل خان کو آپ لیں، جنوبی اضلاع کو آپ لیں، نادرن ایریاز کو لیں، خیبر کو لیں گزارش، سوات، باجوڑ، ڈیرہ اسماعیل خان جس ضلع کا بھی آپ نام لیں، وہاں پہ لوگ روڈوں پہ ہیں، یہ جو Trust deficit کی بات کر رہے ہیں، آپ تو حکومت میں ہیں، آپ اس اعتماد کو بحال کریں، یہاں پہ وزیر تقریریں کر رہے ہیں، ایسے رو رہے ہیں، جیسے آپ کہیں گے کہ یہ اپوزیشن میں ہیں، بابا، یہ فیصلے کون کرے گا؟ Action in aid میں کروں گا؟ آج ہی تمہیں اسمبلی یاد آ گئی کہ ساری اسمبلی اس کو پاس کرے کیونکہ تم میں جرات نہیں ہے، تم میں وہ حکومت کی رٹ قائم کرنے کی صلاحیت نہیں کیونکہ آپ سیاسی جرنیلوں کی پیداوار ہیں، آپ سیاست پہ یقین نہیں رکھتے، سیاست ہم نے کی ہے، جرنیلوں کو رخصت کر کے، اٹھارہویں ترمیم کر کے، ساتواں این ایف سی ایوارڈ کر کے، گزارش میری یہ رہے گی، میں تجاویز کی طرف آتا ہوں، تجاویز کی طرف آتا ہوں اور Conclude کرتا ہوں، آپ کا وقت زیادہ نہیں لینا چاہتا۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ جناب کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعتوں کا ایک Charter of peace ہونا چاہیئے کیونکہ یہ خیبر پختو نخوا وقت کی ضرورت ہے اور Charter of peace پارلیمنٹری کمیٹی کے اندر ہونا چاہیئے جس

کی چیئر پرسن شپ اپوزیشن کے پاس ہونی چاہیئے۔ میڈم سپیکر، اس کے پیچھے دلیل ہے، ہم ہمیشہ کہتے ہیں یہاں پہ فکری بحث و مباحثہ ہو گا، یہاں پہ دلیل و دلائل پہ بات ہو گی کیونکہ جب پشتون جرگہ ہوا تو ہم نے ان کے کہنے پہ وزیر اعلیٰ کو بڑا بنایا، ہم نے اس بحران سے حکومت کو نکالا، ہم نے تجویز دی کہ آپ بڑے ہیں، آپ بڑے کا کردار ادا کریں، انہوں نے کردار ادا کیا؟ الحمد للہ وہ جرگہ جو لوگ نہیں چاہتے تھے کہ ہو گا مگر ہم نے کر کے دکھایا، پرامن ہوا لیکن اس کے بعد پھر کیا ہوا، یہ سارے بیٹھے ہیں، اس کے بعد کیا ہوا، یہاں پہ بیٹھ کر وزیر اعلیٰ نے کہا تھا، یہ چارٹر ہے، اس کے اوپر بات چیت ہو گی، لوگوں کو بلایا جائے گا لیکن ہمیں پتہ ہے، وزیر اعلیٰ صاحب جب رات کی تاریکی میں جن سے ملتے ہیں تو صبح ان کا بیان تبدیل ہوتا ہے۔ گزارش میری یہ ہے کہ اس Charter of peace کو Ensure کیا جائے اور Implement کیا جائے، کوئی بھی اگر اس میں رکاوٹ بنتا ہے تو پوری اسمبلی کھڑے ہو کر بتائے کہ یہ لوگ رکاوٹ ہیں، اس میں چاہے وہ اسٹیبلشمنٹ کے لوگ ہیں، چاہے وہ سول بیوروکریسی کے لوگ ہیں، چاہے وہ سیاستدان ہیں۔ میڈم سپیکر، ابھی یہاں پہ چھپن چھپائی خیبر پختونخوا میں نہیں کھیلا جائے گا، لوگ آپ کو سپورٹ نہیں کرتے اگر آپ پیچھے رہ گئے تو لوگ آپ سے آگے ہوں گے اور یہ اسمبلیاں Irrelevant ہوں گی۔ میڈم سپیکر، آخر میں میری گزارش یہی ہے، یہ بات کرتے ہیں، بھئی، ساری اسمبلی کھڑی ہو بابا، صوبائی حکومت سے میں پوچھتا ہوں کہ فاٹا ہاؤس کس کا ہے؟ خیبر پختونخوا کا پوری اسمبلی نے ٹھپہ لگایا، ہاتھ سے پاؤں سے ٹھپے لگا کر اس صوبائی حکومت کو دیئے، جا کر پوچھ تو لو، جا کر پوچھ تو لو، یہ صوبائی حکومت ستوپی کے سوئی ہوئی ہے، ان کی ٹانگیں کانپتی ہیں، جب کابینہ کی میٹنگ میں اس طرح کے فیصلے کرتے ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جناب کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> تو مجھے بتائیں، ہم کس کے پاس جائیں، مجھے بتائیں، ہم کس کے پاس جائیں؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> کنڈی صاحب، Please wind up کریں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> میڈم سپیکر، یہ جو کہتے ہیں، Action in aid in civil powers، آپ لکھیں، ہم دستخط کرتے ہیں اور آگے بڑھیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ میں وہ صلاحیت وہ طاقت وہ چیز نہیں ہے جو ہم آپ سے توقع کر رہے ہیں، آخر میں۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو کنڈی صاحب، اس پر بعد میں بات ہو گی، تھینک یو کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> یہ اپنے ورکرز کو بھی مطمئن کرنا چاہتے ہیں جن کے مینڈیٹ پہ آئے ہیں اور سیاسی جرنیلوں کو بھی مطمئن کرنا چاہتے ہیں جن کی خاطر یہاں پہ بیٹھے ہیں۔ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو کنڈی صاحب، آپ کو آپ کے سارے سوالوں کے جوابات ملیں گے۔ جی سہیل آفریدی صاحب۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات):</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ سب سے پہلے اپوزیشن کے جتنے بھی ارکان ہیں وہ کھڑے ہو کر مبارک باد دے رہے ہیں (شور) یہ پیچھے والے فون پہ لگے ہوئے ہیں، یہ آپ کی Seriousness ہے یار، یار یہ فون پہ لگے ہوئے ہیں، خدا کا خوف کرو۔ اچھا میڈم، یہ جو۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ سہیل صاحب، میری تمام ممبران سے گزارش ہے کہ سب اپنی باری کا انتظار کریں، یہاں ہم کوئی ایک دن کے لئے نہیں بیٹھے ہیں پلیز۔

<u>معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات:</u> میڈم سپیکر صاحبہ، اس طرح مبارک باد دے رہے ہیں، ایک غیر آئینی ترمیم کے ذریعے، غیر آئینی بینچ نے غیر آئینی فیصلہ کر کے پاکستان تحریک انصاف کی جو سیٹیں ہیں وہ غیر شرعی طریقے سے زکواۃ و خیرات میں ان کو دے دی ہیں اور یہ مٹھائیاں بانٹ رہے ہیں واہ جی واہ (تالیاں) اور میں مولانا صاحب کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے حسب روایت یہ خیرات وزکواۃ لے لی ہے، ماشاء اللہ آپ کو مبارک ہو (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، اپوزیشن کی طرف سے جتنی بھی سپیچز ہوئی ہیں، ان میں ایک نے بھی اپنے آقاؤں کے پیچھے بات نہیں کی، ایک بندے نے اٹھ کر یہ نہیں کہا کہ No more operations، ایک بندے نے بھی اٹھ کر یہ نہیں کہا کہ No more drone attack کیونکہ جو آمروں کی پیداوار ہوں، جنہوں نے اپنی سیاست کا آغاز آمروں کی گود سے کیا ہو وہ کبھی بھی اپنے آقاؤں کے پیچھے بات نہیں کرتے۔ کنڈی صاحب نے کہا کہ Charter of peace، آپ لوگوں نے تو Charter of democracy بھی کیا تھا، CondoleezzaRice کی جو کتاب ہے، "No Higher Honour" اس میں ایک ایک چیز واضح لکھی گئی ہے کہ آپ لوگوں نے رات کے اندھیرے میں ایک دوسرے کو دھوکہ دے کر آمروں کے ساتھ Deal کی تھی اور 2008ء میں اپنی حکومت بنائی تھی (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، سب سے زیادہ قبائلی علاقہ جات پر ڈرون اٹیکس اور ملٹری آپریشنز ان کے دور میں ہوئے ہیں، انہوں نے کروائے ہیں، ان کی اجازت سے ہوئے ہیں اور خیبر پختونخوا آج کی حکومت، پاکستان تحریک انصاف آج کی حکومت، عمران خان کے یہ سپاہی آج بھی کہتے ہیں کہ آپریشن نامنظور، ڈرون اٹیک نامنظور، معدنیات پر قبضہ نامنظور (تالیاں) یہ ہماری پالیسی ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہمارا پہلا بندہ جب کھڑا ہوا تھا اور اس نے یہ بات کی کہ No more operation، آپ لوگوں میں سے کس نے ان کا ساتھ دیا؟ کس نے مہر لگائی اس بات پر؟ صرف اور صرف ان کو یہ آتا ہے کہ باتوں میں لوگوں کو ورغلائے لیکن یہ 2008ء نہیں ہے، یہ 1997ء بھی نہیں ہے، یہ 1993ء بھی نہیں ہے۔ میڈم سپیکر! یہ 2025ء ہے، عمران خان نے اس قوم کو شعور دیا ہے کہ جو اس قوم کے مفاد میں نہیں ہو گا تو اس خیبر پختونخوا کا ہر بندہ اس ہر فیصلے کے خلاف کھڑا ہو گا جو ان کے حق میں نہیں ہو گا، ہم اپنی عوام کا ساتھ دیں گے، تم لوگوں کی طرح ڈکٹیٹروں کا ساتھ نہیں دیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، میرا تعلق ضلع خیبر سے ہے، میں ایک قبائلی ہوں،

پچھلے کچھ عرصے سے قبائلیوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے وہ وہی ہے جو 2004ء سے لے کر 2018ء تک، یہ سامنے جو اپوزیشن بیٹھی ہوئی ہے، ان کے دور حکومت میں ہوتا رہا، آج بھی ان کا دور حکومت ہے، ہمارے ساتھ پھر وہ ہونے جا رہا ہے لیکن خوش قسمتی سے اس دفعہ حکومت میں ہم بیٹھے ہیں، ہم ان کے آڑے آ رہے ہیں، ہم ان کو اجازت نہیں دے رہے کہ ایک دفعہ پھر میرے لوگوں کو اپنے گھروں سے نکال کر ایک دفعہ پھر وہاں پر ملٹری آپریشن کریں، ایک دفعہ پھر وہاں پر ڈرون اٹیکس کریں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، پرسوں تیراہ میں پرامن مظاہرین پہ ملٹری فورسز کی طرف سے فائرنگ کی گئی، ان کو شہید کیا گیا اور زخمی کیا گیا، ہمارے ایک دوسرے ممبر نے امریکہ، ترکی، جرمنی اور فرانس ان سب کی Examples دیں، او میرے بھائی، ہم پاکستان میں رہ رہے ہیں، یہ پاکستان ہے، آپ وہاں سے ہو کر آئے ہوئے ہیں، ہم 1989ء سے لے کر 2025ء تک اسی ملک میں رہ رہے ہیں، ہمیں اور کچھ نہیں چاہیئے، ہمیں امن چاہیئے، آپ لے کر دیں جو ملٹری آپریشن سائن ہوئے تھے وہ آپ کے دور حکومت میں ہوئے تھے لیکن بدقسمتی سے ان کی حکومت جب بھی آتی ہے جو 17 سیٹوں سے اس ملک میں اقتدار سنبھالے ہوئے ہیں وہ کیا اپنے فیصلے کر پائیں گے جو 08 فروری کو پاکستان کے 25 کروڑ عوام کے مینڈیٹ پر ڈاکہ ڈالے وہ کبھی اپنے فیصلے کر سکتے ہیں؟ سارے فیصلے وہی ہو رہے ہیں جو ایک ڈکٹیٹر کو فائدہ دے رہے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، چھبیسویں غیر آئینی ترمیم جس کی وجہ سے ساری عدالتیں مفلوج ہو چکی ہیں، یہ لے کر آئیں ہیں، یہ سارا گیم جو فاٹا میں یا مرجڈ اضلاع میں ابھی ہو رہا ہے اور خیبر پختونخوا میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کا Impact آئے گا، یہ سب چیزیں صرف اور صرف ستائیسویں آئینی ترمیم کے لئے ہو رہی ہیں جس سے ایک خاص بندے کو بادشاہت کی طرف لے کر جایا جا رہا ہے، پاکستان میں جس طرح میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب نے کہا ہے کہ یہاں پر عاصم لاء نافذ ہے وہ کیوں کہہ رہا ہے چونکہ مارشل لاء میں کبھی نہ کبھی اس طرح ہوتا ہے، مارشل لاء میں کبھی نہ کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ پاکستان کا تھوڑا بہت فائدہ ہو جاتا ہے لیکن عاصم لاء میں صرف اور صرف ایک ہی فائدہ ہے، ایک ہی بندے کو پہنچ رہا ہے، پاکستان کا اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے، اس لاء میں صرف نقصان ایک ہی بندے کا جو ہو رہا ہے وہ قیدی نمبر 804 ہے جو اڈیالہ جیل میں بیٹھا ہوا ہے، عاصم، نواز اور زرداری گٹھ جوڑ۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ثوبیہ بی بی پلیز، Assembly decorum کا خیال رکھیں پلیز۔

(مغرب کی اذان)

<u>معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات</u>: میڈم سپیکر صاحبہ، جیسا کہ میں نے کہا کہ ابھی جو ملک میں عاصم، نواز اور زرداری گٹھ جوڑ چل رہا ہے وہ صرف ایک بندے کو تقویت دینے کے لئے اور اس کے فائدے کے لئے کیا جا رہا ہے لیکن میری درخواست ہے، ان لوگوں سے جو حقیقی معنوں میں پاکستان کا بھلا چاہتے ہیں جو حقیقی معنوں میں پاکستان اور پاکستانی قوم کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں کہ وہ سوچیں وہ بیٹھیں اور سوچیں، پاکستان کا سسٹم جو چل رہا ہے، اس کو پرکھیں کہ 09 اپریل 2022ء سے جب Regime

change operation ہوا،اس وقت سے لے کر آج تک جتنی بھی کارروائی پاکستان میں ہوئی ہے ،اس سے فائدہ کس کو ہوا ہے ؟ایک شخص کو ہوا ہے یا پوری قوم کو ہوا ہے ؟ایک شخص کو ہوا ہے یا پورے ادارے کو ہوا ہے وہ اپنے دل میں سوچے ، مسجد میں بیٹھ کر سوچے ، حجرے میں بیٹھ کر سوچے ، گھر میں بیٹھ کر سوچے ، جی ایچ کیو میں بیٹھ کر سوچے ، قلعہ بالا حصار میں بیٹھ کر سوچے اور سوچ لیں کہ جو پاکستان میں چل رہا ہے ،اس سے فائدہ صرف ایک بندے کو،ایک شخص کو ہو رہا ہے یا پورے پاکستان کو ہو رہا ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ ،ان کو تب پتہ چلے گا کہ صرف ایک شخص کو فائدہ کیوں پہنچ رہا ہے ؟کیونکہ چھبیسویں آئینی ترمیم آیا، پوری پاکستانی قوم کو صرف اور صرف عدلیہ پر بھروسہ تھا کہ وہاں سے ہمیں انصاف ملے گا لیکن طاقتور بہت زورآور ہیں ،ان پر ناجائز چیزیں کرتے ہیں ، چھبیسویں آئینی ترمیم سے عدلیہ کو مفلوج کیا گیا، فائدہ کس کو ہوا؟ایک شخص کو۔ میڈم سپیکر صاحبہ ،الیکشن کمیشن آف پاکستان سے ایسے فیصلے آرہے ہیں کہ جو بادشاہ سلامت چاہ رہے ہیں، وہی فیصلے آرہے ہیں، عدلیہ سے چٹ کے ذریعے وہ فیصلے آرہے ہیں جو بادشاہ سلامت چاہ رہے ہیں، میڈیا وہی دکھا رہا ہے جو بادشاہ سلامت چاہ رہا ہے ، پارلیمنٹ صرف اور صرف بوٹ پالش کرنے کے علاوہ اور کچھ کر ہی نہیں رہی ، جیسے ہی بوٹ کی بات آتی ہے تو وہاں سے رونا دھونا شروع ہو جاتا ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ ،اگر یہی چلتا رہا اور اگر ہمارا Interest صرف کچھ لوگوں کو مراعات دینا، کچھ لوگوں کے لئے آئین اور قانون کو روندنا، اداروں کو تباہ کرنا،یہی رہ گیا ہے تو برائے مہربانی ہمیں معاف کریں، ہمیں ایسی سیاست نہیں آتی جس میں بوٹ پالش کرکے ایوان اور اقتدار میں آئیں۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ثوبیہ پلیز،آپ اپنی باری میں بات کریں ،پلیز۔

<u>معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات:</u> ہم عوام کی طاقت سے آئے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ ،ایک کام تو کریں، اچھا کنڈی صاحب ، مجھے یہ بتائیں کہ وہ ٹاس سے کون آیا ہے ؟ وہ ٹاس والا کدھر ہے ؟ (قہقہے)

میڈم سپیکر صاحبہ ،اس طرح کریں کہ جو اپوزیشن کے ہیں وہ ایک سائیڈ پہ بٹھادیں اور باقی جو ہمارے ہیں وہ اس سائیڈ پہ بٹھادیں، ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ He کون ہے اور She کون ہے ؟ یہ بھی Reserve سے آیا ہے۔ اچھا میڈم سپیکر صاحبہ ، 9 مئی کنڈی صاحب نے بات کی کہ 9 مئی کا پاکستان تحریک انصاف کی یہ ڈیمانڈ پہلے سے آرہی ہے کہ جس نے سی سی ٹی فوٹیج چرائی، انہوں نے 9 مئی کرائی، Free trial ہونا چاہیئے کہ جو جو ملوث ہے ،ان کو سزائیں دینی چاہیئے ، عمران خان تو پہلے دن سے بول رہا ہے لیکن اس طرح نہیں ہوگا کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ اس میں ملوث کون ہیں ؟اسی کیس میں ہمارے تمام لوگوں کو دس دس سال سال کی سزائیں دی جارہی ہیں، یہ دس دس سال کی سزائیں اور دس دس سال کے لئے حکومت میں آنا، یہ دس دس سال کے لئے Extension لینا، یہ سب ہمیں سمجھ آرہا ہے میڈم سپیکر صاحبہ ، لیکن یہ بھی تمام لوگوں کے علم میں ہونا چاہیئے کہ دس دس سالوں میں ایک کیپٹن جنرل بن جاتا ہے ،اس کے اوپر والے سارے ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ ، دس سالوں میں چھوٹے چھوٹے بچے جوان ہو جاتے ہیں، بوڑھے چلے جاتے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ ، دس دس سالوں کے لئے وکیل جج بن جاتے ہیں،

جج ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں، ہم نے سوچنا ہے کہ پاکستان دس سالوں میں کہاں کھڑا ہوگا؟ پچھلے تین سالوں میں کہاں کھڑا تھا، آگے دس سالوں میں کہاں کھڑا ہوگا؟ بھائی جان، دس دس سالوں کی سزائیں ملی ہیں لیکن وقت ایک جیسا نہیں رہتا، مشرف کو بھی پھانسی کا اعلان کیا گیا تھا، اس طرح باقی لوگوں کو بھی سزائیں دی گئی تھیں لیکن ابھی وہ اقتدار میں ہیں، وہ پہلے جو مفرور تھے، ابھی وہ اقتدار میں ہیں، وقت ایک جیسا نہیں رہتا، خدا کے لئے آواز اٹھائیں، آئین اور قانون کے لئے آواز اٹھائیں، جمہوریت کے لئے آواز اٹھائیں، پارلیمنٹ کے لئے آواز اٹھائیں (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، چونکہ انہوں نے امن کی ڈیبیٹ کو دوسری طرف لے کر گئے ہیں۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ثوبیہ بی بی، آپ اپنی باری کا انتظار کریں، آپ کو موقع دیا جائے گا، آپ اپنی باری پہ جواب دے دیں ناں۔

<u>معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات:</u> میڈم سپیکر، جو صوبے کا امن خراب کر رہے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو صوبے کا امن خراب کر رہے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کا ساتھ دے رہے ہیں جو اس دہشت گردی کو ایک دفعہ پھر خیبر پختونخوا پر مسلط بھی کیا اور ابھی ان کا ساتھ بھی دے رہے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، پانچ اگست کو جوڈیشری کو انہوں نے دفن کر دیا، پارلیمنٹ کو انہوں نے دفن کر دیا، میڈیا کی آزادی کو انہوں نے دفن کر دیا، پانچ اگست کو پاکستانی عوام نکلے گی اور جن کو انہوں نے دفن کیا ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ پوری قوم ان سب کا جنازہ پڑھے گی۔ وماعلینا الاالبلاغ۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جناب لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ **نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔** آج امن وامان کے حوالے سے اسمبلی میں جو بحث شروع ہے، انتہائی اہم اور انتہائی سنجیدہ گفتگو ہے لیکن سپیکر صاحبہ، مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے، مجھے اس ستم ظریفی پہ بھی افسوس ہوتا ہے کہ آج ہم Blame game کی طرف گئے، ہم ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے ہیں اور الزامات لگا کر کیا آپ اپنی ذمہ داریوں سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں (شیم شیم کے نعرے) میڈم سپیکر صاحبہ، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ امن وامان کا مسئلہ صرف اپوزیشن کا ہے یا آپ کا بھی ہے یا یہ صرف آپ کا مسئلہ ہے؟ یہ اپوزیشن کا مسئلہ بھی ہے کہ نہیں ہے؟ میڈم سپیکر صاحبہ، مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ آج جن لوگوں کی ذمہ داری ہے جس حکومت کی ذمہ داری ہے امن وامان قائم کرنا، تو مجھے حیرانی اس بات پہ ہو رہی ہے کہ وہ رونا دھونا کر رہی ہے، اپنے ساتھ زیادتیوں پر اسمبلی میں امن کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، مجھے اس بات پہ بھی افسوس ہے اور مجھے آج یہ سمجھایا جائے کہ کیا جس آپریشن کی مخالفت یہ Floor of the House کر رہے ہیں، کیا یہ اپنی قوم کے ساتھ دھوکہ نہیں کر رہے؟ یہ اپنی قوم کے ساتھ جھوٹ نہیں بول رہے ہیں؟ اگر اس آپریشن کے حوالے سے آپ کی صوبائی حکومت نے اگر ان کو

اجازت نہیں دی توآپریشن کیسے ہو سکتا ہے؟اگر اس کے باوجود آپریشن ہو رہا ہے تو آپ کھڑے ہو کر اس پہ بات کریں تو پھر آپ کو صوبے میں حکومت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ یہ بتائیں؟ یہ سوال ہے میرا کہ اگر آپ لوگوں نے آپریشن کے حوالے سے اجازت نہیں دی توFloor of the House کہیں کہ نہیں، ہم نے اجازت نہیں دی تو پھر آپ کو حکومت کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے، امن وامان کی ذمہ دار حکومت ہے، صوبے میں امن قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن آج سوال کس سے کیا جارہا ہے؟ اور یہ دوغلی بات نہیں چلے گی، جھوٹ سے معاملات نہیں چلیں گے، جب آپ پارلیمنٹ میں آکر اس پہ بات کریں گے تو آپ کو حقیقت سامنے رکھنی پڑے گی ورنہ پھر اس پہ بات نہیں ہو سکے گی، اس کے کوئی نتائج نہیں نکلیں گے۔ میڈم سپیکر، آج صوبے میں جو صورتحال ہے، انتہائی افسوسناک صورتحال ہے، بہت سارے علاقے ایسے ہیں کہ جس میں شام کے بعد حکومت کی رٹ ختم ہو جاتی ہے، کیا یہ ذمہ داری آپ لوگوں کی نہیں ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ جو نیشنل شاہراہ ہے، نیشنل شاہراہ کے اوپر آپ کی رٹ رات کو ختم ہو جاتی ہے، وہاں آپ کو کوئی پولیس رات کو نظر نہیں آئے گی اور جوMilitants ہیں، ان کی وہاں رات کو اجارہ داری ہوتی ہے اور جب صبح 8,9 بجتے ہیں تو اس کے بعد پھر اس حکومت کی دوبارہ پولیس سامنے آتی ہے اور وہ اپنی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں، کیا اس طرح آپ اپنی حکومت کو چلائیں گے؟ امن وامان آپ کی ذمہ داری ہے، آئینی ذمہ داری آپ کی ہے، آپ اپنی آئینی ذمہ داری کس پہ ڈالنا چاہتے ہیں؟ تو آپ صوبے میں امن وامان کے حوالے سے اس طرح رٹ قائم کریں گے اور حالات آپ کے یہ ہوں گے، میں نے پہلے بھی کہا کہ بددعاؤں سے حکومت نہیں چلائی جاتی، عمل کے ساتھ آپ کو حکومت چلانی ہو گی اگر آپ عمل نہیں کر سکتے جو ذمہ داری آئین نے آپ کو دی ہے، جو ذمہ داری قوم نے آپ کو دی، اگر آپ اس کو پورا نہیں کر سکتے تو پھر آپ کو علی الاعلان استعفیٰ دینا چاہیئے کہ ہم سے یہ حکومت نہیں چلائی جا سکتی، رٹ قائم کرنا، گورننس دینا، لوگوں کی معاونت کرنا، لوگوں کو امن وامان دینا، صوبے کی ڈیویلپمنٹ کرنا اور معیشت کو بہتر بنانا، یہ ساری آپ کی ذمہ داری ہے۔ میڈم سپیکر، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ امن وامان اور معیشت لازم وملزوم ہیں، امن کے بغیر معیشت قائم نہیں ہوتی، امن کے بغیر آپ خوشحالی نہیں لا سکتے، امن کے بغیر پرامن زندگی نہیں گزاری جا سکتی، کاروبار نہیں کیا جا سکتا، عملی طور پر سب سٹاپ ہو جاتا ہے تو یہ ذمہ داری کس کی ہے؟ کیا آپ اگر اس طرح اسمبلی میں آکر سپیچز کریں گے، آپ دوسروں پہ الزامات لگائیں گے تو اس طرح کے الزامات سے تو پاکستان کی تاریخ بھری ہوئی ہے، آپ کبھی بوٹ پالش کرنے کا الزام لگاتے ہیں، یہ آپ پر الزامات لگائیں گے تو اس الزامات سے آپ کی تاریخ بھری ہوئی ہے، آپ کس کس پر یہ الزامات لگائیں گے؟ جب سے پی ٹی آئی بنی ہے، آج تک جو صورتحال سامنے آئی ہے تو کم از کم اگر آج آپ بوٹ کے ساتھ نہیں تو ماضی میں آپ نے جو کچھ کیا، اس پہ معافی تو مانگ لیں ناں، قوم کے سامنے پارلیمنٹ میں معافی مانگ لیں کہ پہلے ہم سے غلطی ہوئی تھی، آج ہم صحیح معنوں پہ سیاست میں آئے ہیں (تالیاں) اور ہم سیاسی لوگوں کا ساتھ دے رہے ہیں، پارلیمنٹ اور جمہوریت کا

ساتھ دے رہے ہیں، ہم نے جمہوریت کو مضبوط کرنا ہے، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ جب بہتر جمہوریت کا نعرہ لگائیں گے اور پھر آپ اسمبلی پہ حملہ کریں گے، آپ بہتر جمہوریت کا نعرہ لگائیں گے اور 126 دن کا دھرنا دیں گے، آپ ٹی وی پہ، میڈیا پہ، پارلیمنٹ ہاؤس پہ یا وزیراعظم ہاؤس پہ حملہ کریں گے، یہ کس کے کہنے پہ اور کیوں؟ تو پہلے ان باتوں پہ معافی مانگو پھر دوسروں کو الزام دو، قوم کے سامنے معافی مانگو اس بات پہ کہ ہم جمہوریت، آئین اور جمہوری اداروں کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم نے ملک میں جمہوریت کا نظام مضبوط کرنا ہے، پاکستان کے آئین کو مضبوط کرنا ہے، پاکستان کے آئین پر عمل کرنا ہے، تب جا کر آپ امن وامان کی بات کریں تاکہ قوم بھی اس کو سن سکے، اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ پر الزام ہو کہ آپ لوگ Militants کو بھتہ دیتے ہیں، آپ کی حکومت کا جو چیف منسٹر ہے، اس پہ الزام ہے کہ وہ بھتہ دیتے ہیں (تالیاں) تو پھر آپ کس طرح سے کہ جب آپ لوگ Militants کو سپورٹ کریں گے، اس کو شہ دیں گے، آپ جو کر رہے ہیں تو اپنی مجبوری بیان کرو، اگر آپ حکومت کرتے ہو اور مجبوری کی بات کرتے ہو تو پھر آپ کو حکومت کرنے کی اجازت نہیں ہے، اس طرح نہیں چل سکتا، الزام آپ پر ہو کہ آپ Militants کو سپورٹ کرتے ہیں، اس کو شہ دے رہے ہو اور پھر کہتے ہو کہ میں نے Militants سے اپنے صوبے کو امن وامان دینا ہے، یہ دونوں باتیں اکٹھی نہیں چل سکتیں اور یہ حقیقت ہے کہ آپ پر الزام ہے، آپ اس حوالے سے جو آپ پر الزام ہے اس کا آپ جواب دیں، اس حوالے سے اس طرح نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے پر الزامات لگائیں گے، امن وامان کی بات کریں گے اور پھر اس میں سنجیدگی نہیں ہو گی، جب امن وامان قائم نہیں ہو گا تو اس کے لئے سنجیدہ ہونا پڑے گا، یہ پارلیمنٹ تمام کی ہے، پورے صوبے کی پارلیمنٹ ہے، اس تمام پارلیمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ مشترکہ طور پر بیٹھ کر اس مسئلے کا حل دیں، پارلیمنٹ آپ کا ساتھ دے گی، امن وامان ہر ایک کی ضرورت ہے، اس میں اپوزیشن کی طرف سے حکومت کو سپورٹ ملے گی لیکن آپ سنجیدگی سے امن وامان کی بات تو کریں اگر آپ الزامات کی بات کریں تو الزامات تو یہ سارے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کئے، اس کے علاوہ بھی بہت ہیں لیکن آج جو کچھ ہو رہا ہے، جو خون بہہ رہا ہے، آپ کی فورسز کا خون، آپ کے عام لوگوں کا خون جو بہہ رہا ہے، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ آپ کس کس پہ ذمہ داری ڈالیں گے؟ اس سے مسئلہ حل نہیں ہو گا، آپ نے سنجیدگی سے اس طرف جانا ہے کہ ہم نے ان حالات سے کیسے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔ میڈم سپیکر، مجھے تو افسوس ہوتا ہے کہ آج بھی بلوچستان میں قتل ہوا ہے، اگر بلوچستان میں Militants ایک تحریک چلا رہے ہیں تو وہاں وہ ملک کی تقسیم کرنے کی بات کرتے ہیں اگر ہمارے کے پی میں Militants ایک مہم چلا رہے ہیں تو وہ یہاں پہ حکومت قائم کرنے کی بات کرتے ہیں، دو مختلف نظریئے سے وہ اپنا کام کر رہے ہیں اور ہم بیٹھ کر یہ سوچتے ہیں کہ ہم نے ایک دوسرے پہ الزامات کیسے لگانے ہیں، اس کا حل کون نکالے گا؟ اس حل کی ذمہ داری کون لے گا اور اس کا Start کون لے گا؟ اگر حکومت اس چیز کی ذمہ داری جوان پہ ہے، اس کو پورا نہ کرے تو اس سے حکومت نہیں چلے گی اگر امن وامان نہیں ہو گا تو صوبہ میں یہ حکومت فضول ہے، اس کا

کوئی فائدہ نہیں ہے، آپ نے رٹ قائم کرنا ہوگی، آپ نے اپنے ادارے چلانے ہیں، آپ نے اس صوبے کو ترقی دینی ہے، آپ نے معیشت کو بہتر بنانا ہے، امن وامان قائم کرنا ہے اور یہ ساری چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ میڈم سپیکر، یہ انتہائی اہم معاملہ ہے، ہمارے اپنے صوبے کے معدنی وسائل ہیں، ہمارے پاس بھرپور پانی ہے، ہمارے پاس سب کچھ ہے، ہمارے پاس ہر موسم ہے اور پھر بھی ہم اس میں اپنی کامیابی حاصل نہیں کر سکے، ہمیں ہر روز رونا دھونا ہے اور فیڈرل سے بھیک مانگنے کی بات کرتے ہیں، ہم اپنے صوبے میں بہت کچھ پیدا کر سکتے ہیں جو پورے پاکستان کو چلایا جا سکتا ہے، پورے پاکستان کو بھرپور انداز میں چلایا جا سکتا ہے لیکن ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے، ہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہیں، ایک دوسرے پہ بس الزامات لگاتے ہیں اور ہم حل کی طرف نہیں جاتے۔ میڈم سپیکر، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ اس طرح صوبائی حکومت چلائیں گے کہ آپ صرف الزامات کی حد تک رہیں گے، آپ ایک دوسرے پہ الزامات لگائیں گے اور پھر آپ کہیں گے کہ اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا، اس سے مسائل حل نہیں ہوں گے، آپ کے اس رونے دھونے سے مسائل حل نہیں ہوں گے تو برائے کرم اپنی ذمہ داری کو سمجھو، اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر اس کے حل کی بات کریں، جیسے کنڈی صاحب نے یہ مشورہ دیا کہ سپیشل کمیٹی بنائی جائے اور اس میں باقاعدہ سنجیدگی سے بات کر کے عمل کی طرف جایا جا سکے، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، تب ہی جا کر ہم مسائل کو سمجھیں گے کہ کہاں پہ مسئلہ ہے اور اس کو کس طرح حل کرنا ہے؟ کہاں پہ کوئی Misunderstanding ہو رہی ہے، اس کو کیسے ختم کرنا ہے اور کہاں پہ آپ نے اتحاد دکھانا ہے؟ یہ Good and bad سے کام نہیں چلے گا، صرف باتوں کی حد تک نہیں ہے کہ آپ لوگ صرف یہ ذمہ داری پوری کرو کہو کچھ اور کرو کچھ، دوسروں کے اوپر Blame لگاؤ تو اس طرح بات چل نہیں سکتی، میں نے ساری تقاریر سنیں، رونا بھی آپ کی طرف سے لیکن ذمہ داری آپ کی ہے، عملاً آپ کرتے کچھ اور، اور بات کچھ اور کرتے ہیں، یہ بھی نہیں چلے گا، حقائق سامنے رکھیں گے، حقیقت پر آپ کو بات کرنی ہوگی، جھوٹ نہیں بولنا ہوگا، قوم سے جھوٹ بولنے سے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ میڈم سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے، اس کو سنجیدگی سے حل کرنا ہے اور جھوٹ بول کے نہیں بلکہ سچائی کے ساتھ کام کرنا ہوگا، تب مسئلے کے حل کی طرف آپ جا سکتے ہیں، میں انہی الفاظ پر اجازت چاہتا ہوں وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ مولانا صاحب۔ اب جناب عبیدالرحمان صاحب۔

<u>جناب عبیدالرحمان:</u> اَعُوذُبِاللهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ شکریه میډم سپیکر صاحبه۔ نن خو مونږه په دې دغه راغلي یو چې امن وامان صورتحال باندې دلته Session دے خو د بدقسمتئ نه مولانا صاحب هم لاړو او زما په خیال دا ټول لاړل چې دوئ لږ ناست وے نو ډیره به ښه وه، اپوزیشن لیډر صاحب، دغه شان کنډی صاحب او دا ټول مونږ ته ټوله ورځ لګیا

وی، د جمهوریت درس راکوی او مونږ ته د جمهوریت او د سیاست خبرې کوی خو زه دا یوه خبره کوم چې کم سے کم نن چونکه د دوئ د ممبرانو کوم چې په دې چور دروازه باندې راغلی دی، کوم چې زمونږ حق وو، زمونږ مینډیټ وو، کم سے کم نن ورځ باندې دوئ له خاموشی پکار وه او دا ئے تسلیم کړے وے په دې فلور باندې چې دا حق د پی ټی آئی وو او دا حق چې دے، دوئ ته ملاویدل پکار وو-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب عبیدالرحمان: ته دې لپاره راځې چې کورم پورا نه دے، بل څه کار دې نشته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں پلیز۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ بی بی، آپ اپنے ساتھ سارے لوگوں کو باہر کرتی ہیں اور پھر کورم کی نشاندہی کرتی ہیں، آپ کی یہی عادت ہے۔ اچھا کورم پورا نہیں ہے، لاء اینڈ آرڈر پر بحث جاری رہے گی، سپیشل کمیٹی بنائیں گے جس میں آپ لوگ بھرپور حصہ لیں جس کے لئے باقاعدہ طور پر ہم لوگ ToRs بھی بنائیں گے اور نوٹیفکیشن ہوگا، آئندہ اجلاس میں یہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی، اب میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں۔

We will meet again at 02:00 pm, afternoon, Thursday, the 7th August, 2025.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 07 اگست 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)